

اس سے زیادہ بیوٹی فل نہیں ہو سکتی کیونکہ میری بیوی پر بیوٹی اینڈ ہے۔ وہ آہستہ سے اس کے لبوں کو سہلاتا ایک پیار بھری جسارت کرتا پیچھے ہٹا تھا۔

اس میں اپنا اور سامان بھی لکھ دو ایک ہی دفعہ سب کچھ لے آتا ہوں اور ایسا کرو چادر نکالو اپنی ساتھ چلتے ہیں۔ لانگ ڈرائیو پر چلتے ہیں ویسے بھی اس بیڈ روم میں صرف میرے جذباتوں کا قتل ہو رہا ہے۔

وہ اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے بولا تو وہ کنفیوز سی اسے دیکھنے لگی تھی یہاں اس بیڈ روم میں اس کے کون سے جذبات کا قتل ہو رہا تھا وہ سمجھ نہیں پاتی تھی جبکہ باہر جانے والی بات پر وہ اگلے ہی لمحے اٹھ گئی تھی۔

میں نقاب کر کے آتی ہوں وہ خوشی خوشی اپنی چادر اٹھانے اندر چلی گئی تھی جبکہ وہ مسکراتے ہوئے ارزک کے کمرے کی طرف گیا تھا تاکہ وہاں سے گاڑی کی چابی لے سکے۔

ooooooo

وہ آرام سے اپنے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا جبکہ آنکھوں کے سامنے لیپ ٹاپ پر اس نے زمش کی انسٹاگرام کی پروفائل کھول رکھی تھی جس میں وہ ساری تصویروں کو زوم کر کے دیکھ رہا تھا ویسے تو اس کی انسٹاگرام کی آئی ڈی بالکل پرائیویٹ تھی لیکن اپنا ہیکر لگا کر وہ اس کی ساری پوسٹس کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا تھا اس کی زیادہ تر پوسٹ اپنی سہیلیوں کے ساتھ تھی۔

ٹوٹل ملا کر کوئی نو لوگوں کو وہ فالو کر رہی تھی جبکہ اس کے فالو صرف سات تھے۔

اسے افسوس ہوا تھا اتنی خوبصورتی اور صرف سات فالورز شاید اس کی آئی ڈی پبلک ہوتی تو وہ لاکھوں فالورز گین کر چکی ہوتی لیکن شکر تھا کہ اس کی آئی ڈی پرائیویٹ ہی تھی وہ ہرگز اپنی ہونے والی بیوی کو دنیا والوں کے سامنے نمائش نہیں بنانے والا تھا اس نے تو وہ ساری آئی ڈیز بھی چیک کی تھی جو اسے فالو کر رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ اس نے وہ ساری آئی ڈیز بھی چیک کی تھی جس کو وہ فالو کر رہی تھی۔

ڈر تھا کہ کہیں کسی لڑکے کو ہی نہ فالو کر رہی ہو اور بیچ میں ایک لڑکا اسے نظر بھی اگیا تھا ریحان خان کے نام پر اس نے اگلے ہی لمحے ریحان خان والی پروفائل کھول کر دیکھی تھی۔ جس پر 13 14 سال کا بچہ تھا۔

اب یہ بچہ کون تھا اسے ہرگز پتہ نہیں تھا سو بیک کرتے ہوئے وہ ریلیکس ہو گیا۔ اس کی آئی ڈی پر پوسٹ کی بمبار تھی وہ بہت تصویریں بناتی تھی اور اپلوڈ بھی بہت کرتی تھی اس کی آئی ڈی پر تقریباً کوئی سو کے اس پاس پوسٹ ہو چکی تھی۔

دو تین پیارے پیارے سیو کر لیتا ہوں۔

"تم نہ سہی ظالم

تمہاری تصویروں سے دل بہلائیں گے"

وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے اس کی تصویریں سیو کرنے لگا تھا جب اچانک دروازہ کھلا تھا اور زارق کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اور وہ اس طرح سے حیران ہوا تھا جیسے چور چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا ہو۔

زارق کا کوئی ارادہ نہ تھا یہ چیک کرنے کا کہ وہ لیپ ٹاپ پر کیا کر رہا ہے لیکن اس کا اس طرح سے گھبرا کر لیپ ٹاپ کو پیچھے کر دینا اسے مجبور کر گیا تھا۔

وہ میں ڈیٹیلز چیک کر رہا تھا کچھ اس کیس کے بارے میں اس نے کچھ کہنا چاہا تھا جب اگلے ہی لمحے وہ لیپ ٹاپ اپنی طرف کرتا انسٹاگرام پہ کھلی پروفائل اور ساتھ میں لگے ہیکر کو دیکھ کر اسے گھور کر رہ گیا۔

او مجنوں کی اولاد کون سے کاموں میں لگ گیا ہے بھائی ہم اس کی کالج میں ایک مقصد لے کر گئے ہیں ہم نے وہاں پر ان لوگوں کو پکڑنا ہے جو ایسی معصوم لڑکیوں کو بے وقوف بنا کر ان کو اغوا کر کے جگہ جگہ بھیج رہے ہیں۔

اور تو یہاں بیٹھ کر کام کرنے کے بجائے لڑکیاں تاڑ رہا ہے بلکہ لڑکیاں کہاں تو تو مس زمش خان کو تاڑ رہا ہے۔ اس نے چبا چبا کر "زمش خان" کا نام ادا کیا تھا

عزت سے بھا بھی ہے تیری اب کی دفعہ وہ انگلی اٹھا کر بے فکر انداز میں میڈ پر لیٹ گیا تھا اگر وہ پکڑا ہی جا چکا تھا تو پھر مزید ڈرامہ کرنے کی اسے ضرورت نہ تھی۔

ابھی نہیں ہے جب ہوگی تب عزت بھی دے لوں گا فی الحال تو میری شاگردی ہے اور تیرے لیے جادو گر نی ہے جو تجھے کسی طرف کا نہیں چھوڑ رہی بند کریہ سب کچھ اور سو جا وقت سے صبح جلدی جاگنا ہے۔ اس حسینہ کا دیدار کر کے بعد میں آہیں بھرتے رہنا۔

اور گاڑی کی چابی دے مجھے ذرا اپنی بیگم کو باہر لے کر جانا ہے۔ وہ سائیڈ دراز سے گاڑی کی چابی نکالتے ہوئے بولا تو اب کی دفعہ ارزک نے اسے گھورا تھا۔

ڈونٹ وری تیری طرح اپنے مشن سے ہٹ کر اس کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے نہیں جا رہا اسے شاپنگ کروانے لے کر جا رہا ہوں۔ اب بیوی ہے میری اس کی ضروریات کا خیال رکھنا میرا فرض ہے۔ وہ چابی اٹھاتے ہوئے اسے تفصیل بتا رہا تھا۔ جب کہ وہ تو اسے شکی نظروں سے دیکھ رہا تھا اب کی دفعہ لیپ ٹاپ او ف کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گیا تھا جبکہ موبائل بھی اس نے لیپ ٹاپ سے ایچ کر رکھا تھا اس کے اچانک فون اتارنے پر زارق زیر لب مسکرایا تھا۔

اچھا بیٹا تصویریں فون تک بھی آچکی ہیں واہ بڑا تیز جا رہا ہے تو۔ ویسے یہ ہیکنگ سسٹم ہمیں کسی لڑکی کی پرائیویٹ پکچرز اپنے موبائل میں سیو کرنے کے لیے ہرگز نہیں دیا گیا۔

اس نے جیسے یاد دلایا تھا اب کی دفعہ ارزک بیزار سا اسے دیکھنے لگا۔

اب جانا یا رجا کے اپنی والی کو شاپنگ کرا اس کے ساتھ وقت گزار کیوں میرا دماغ کھا رہا ہے۔ وہ جان چھڑاتے ہوئے بولا تو زارق ایک ہاتھ کی مٹھی اس کے منہ تک کرتا لعنت والے انداز میں کھولتا باہر نکل گیا تھا جبکہ وہ اسے انور کرتے ہوئے اپنے موبائل میں موجود زمش کی ابھی ابھی ٹرانسفر ہوئی تصویروں کو دیکھنے لگا تھا۔

تم حسین زیادہ ہو یا معصوم زیادہ ہو۔
کسی دن تنہائی میں ملو تفصیل سے معائنہ کرنا ہے۔
وہ اس کی تصویر کو چومتے ہوئے اپنے دل کے ساتھ لگا گیا۔

ooooooo

تو اب تو کیا چاہتا ہے تو نے کرنا کیا ہے کچھ مجھے بھی بتا۔ مجھے نہیں پتہ تھا تیرے نکاح۔
والا معاملہ اتنا سیریس ہو جائے گا تو تو کہہ رہا تھا کہ تو وہ رشتہ نہیں رکھنا چاہتا تو اسے طلاق دے گا لیکن اب تو قاسم بابا ضد پر اڑ چکے ہیں۔
ارحم بے چینی سے اسے دیکھ رہا تھا سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ کہ آخر اس مسئلے کا حل کیا ہے۔
ٹھیک ہے اگر قاسم بابا اپنی ضد پر اڑے ہیں تو میں بھی انہی کا خون ہوں انہیں وہ لڑکی چاہیے نا اپنی حویلی میں تو ٹھیک ہے میں اس لڑکی کو کیسے بھی
ان کی حویلی پہنچاتا ہوں۔ پھر میں اپنی مرضی سے اپنی پسند کی لڑکی سے شادی کروں گا۔ اور دیکھوں گا کہ کون مجھے کیسے روکے گا اگر انہیں یہ لگتا ہے
کہ ان کی پوتی کی خاطر میں بلیک میل ہو جاؤں گا تو ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔
انہیں ان کی پوتی چاہیے نا تو ان کی پوتی میں ان تک پہنچاؤں گا۔
وہ غصے سے بول رہا تھا جب کہ ارحم پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا وہ کیسے اپنی محبت کی خاطر ایک دوسری لڑکی کی زندگی برباد کرنے کی بات کر رہا تھا
وہ بھی وہ جو اتنے سالوں سے اس کے نکاح میں تھی۔
رائک جانی تو جذباتی ہو کر کچھ نہیں کرے گا ارحم نے اسے سمجھانا چاہا تھا جبکہ وہ غصے سے اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹکتا نفی میں سر ہلا گیا تھا وہ
فیصلہ کر چکا تھا اور اب وہ اپنے فیصلے سے پیچھے ہٹنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

ooooooooo

ہیلو زارق مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے اس وقت فارغ ہو تم رائک فون کان سے لگائے اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا۔
جب کہ وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھی پریز کو دیکھتا ہلکا سا مسکراتے ہوئے اس کی بات سن رہا تھا۔
ہاں بالکل فارغ ہوں بتاؤ کون سی ضروری بات کرنی ہے۔ وہ گاڑی مین روڈ پر ڈالتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔
ایک لڑکی کو اغوا کرنا ہے۔۔۔۔۔ اس نے جیسے جھٹکا دیا تھا جب کہ اس کی بات سن کر اس نے اچانک گاڑی کو بریک لگائی تھی۔
دماغ خراب ہے تیرا کیا بکواس کر رہا ہے۔ او یار ہم سکریٹ ایجنسی کے لوگ ہیں ہم یہ سب کچھ نہیں کرتے۔ وہ پریشانی سے کہنے لگا تھا یقیناً اس
کی بات نے اسے جھٹکا ہی تو دے دیا تھا۔
یار بات سن میری پہلے ٹھیک سے جو میں کہہ رہا ہوں سمجھنے کی کوشش کر۔ وہ لڑکی جو میرے نکاح میں ہے اس کو غواہ کرنے والا ہوں میں تجھے تو پتہ
ہے کہ زنی خاندان کے لوگ اسے مجھ سے نہیں ملنے دیں گے۔

جب کہ قاسم بابا اب ضد پر اڑے ہیں کہ انہیں رخصتی کروانی ہے۔ ہم نے رخصتی کی بات کی تو انہوں نے طلاق کی بات کر دی وہ لوگ چاہتے ہی نہیں ہیں کہ قاسم بابا کی پوتی ان سے ملے شاید ان لوگوں نے اس لڑکی کے دل میں بھی قاسم بابا اور ہمارے خاندان کے لیے نفرت بھر دی ہوگی یقیناً اب وہ مجھ سے ملنا نہیں چاہے گی اور نہ ہی کبھی مجھ سے شادی کرنا چاہے گی اس لیے میں نے سچ کا راستہ نکالنے کے بارے میں سوچا ہے اور اس میں سوائے تیرے اور کسی کو شامل نہیں کر سکتا۔

اسی لیے میں یہ کر رہا ہوں اور تجھے اس میں میرا ساتھ دینا ہوگا تجھے پتہ ہے میں ازبک کو ان سب چیزوں میں شامل نہیں کر سکتا وہ اس معاملے میں بہت جذباتی ہے اور پھر اس کی سگی بہن ہے وہ یہ نہ ہو کہ وہ اپنی بہن کے معاملے میں تھوڑا نرم پڑ جائے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ اس کی بہن اس کے سامنے اپنی نفرت کا اظہار کرے یا میں اپنے ٹوٹے ہوئے خاندان کو جوڑنا چاہتا ہوں اس لڑکی پر سب سے زیادہ ہمارا حق ہے۔

وہ میرے نکاح میں ہے اور میں اسے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں وہ بہت سوچ سمجھ کر بول رہا تھا۔ اس معاملے میں سوائے زارق کے وہ کسی کی مدد نہیں لے سکتا تھا اور زارق کو اس نے اپنے طریقے سے مطمئن کرنا تھا۔ تو بے فکر ہو جا تیرا کام ہو جائے گا۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اگر ایسا کرنے سے قاسم بابا کو خوشی مل سکتی ہے اور تم لوگوں کا ٹوٹا ہوا خاندان جڑ سکتا ہے تو میں اس کام میں تمہاری مدد ضرور کروں گا اس نے پورا اطمینان دلویا تھا۔ جب کہ رائے بے فکر ہو کر فون کاٹتا اب اپنے اگلے قدم کا انتظار کر رہا تھا۔

ooooooo

کس کا فون تھا زارق آپ کس سے بات کر رہے تھے اسے فون رکھنے کے بعد گاڑی چلاتے مصروف پا کر وہ پوچھنے لگی تھی شاید وہ اس ڈیٹ میں اس کے ساتھ تھوڑا زیادہ وقت گزارنا چاہتا تھا۔ ناکہ اس کی چپ برداشت کرنے۔ اور پری خود بھی تو اس سے باتیں کرنا چاہتی تھی۔

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdunovelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

<https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI>

تمہارے رائٹ لالا کا فون تھا جو ہمارے نکاح میں شامل تھے تمہیں یاد ہوگا شاید۔۔۔۔۔" اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا۔

ہاں وہ آپ کی خالہ کے بیٹے ہیں نا میں جانتی ہوں وہ دو تین دفعہ حویلی آئے ہیں پچھلے دو تین مہینوں میں جب تک میں وہاں پر تھی۔ اس نے فوراً بتایا تھا جب کہ وہ جانتا تھا رائٹ اپنی خالہ کا حال چال پوچھنے آتا جاتا رہتا تھا۔ اسے رشتے نبھانا آتا تھا۔ ہاں اس کی لائف میں کچھ پرابلز چل رہی ہیں میرا مطلب ہے اس کا نکاح بچپن میں ہوا تھا لیکن اب اس لڑکی کے گھر والے طلاق کروانا چاہتے ہیں۔ وہ اسے بتانے لگا۔

اوویہ تو بہت غلط بات ہے۔ اور وہ لڑکی کیا چاہتی ہے۔۔۔۔۔؟ میرا مطلب ہے رائٹ لالا کی منکوحہ۔۔۔۔۔" پتا نہیں یا۔۔۔۔۔ میرے خیال میں وہ لڑکی وہی کرے گی جو اس کی فیملی کرنے کے لیے کہے گی۔ کیونکہ وہ اتنے وقت سے ان کے ساتھ ہے۔ ان لوگوں نے یقیناً اس بیچاری کو رائٹ کے خاندان کے خلاف بہت بھڑکایا ہوگا۔ وہ ہرگز اسانی سے اس کے ساتھ آنے کو نہیں مانے گی لیکن بچپن کے رشتے اس طرح بڑوں کی ضد سے توڑے تو نہیں جاسکتے نا۔

جی زارق آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں آپ کو ان کی مدد کرنی چاہیے۔ لیکن آپ کیسے ان کی مدد کریں گے وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی جب کہ وہ اسے بتا نہیں سکتا تھا کہ رائٹ اس سے ایک لڑکی کو اغوا کروانے والا ہے اسی لیے ایک جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے اس نے باتوں کا رخ ہی بدل دیا تھا۔

دوسروں کی سٹوریز میں کم انٹرسٹ دکھایا کرو لڑکی اپنے شوہر میں زیادہ دلچسپی لینی چاہیے تمہیں وہ اس کے چہرے پر جھکتا ہوا اس کے لبوں پر بڑی بے باک جسارت کر گیا تھا جبکہ یوں بھرے بازار میں اس کی اس طرح کی حرکت پر وہ بری طرح سے بوکھلا گئی تھی جب کہ وہ گاڑی ایک سائیڈ پر روکتا اسے گاڑی سے باہر آنے کا اشارہ کر گیا۔

oooooooo

یہاں آکر پری جیسے پچھتا رہی تھی وہ جس چیز کی طرف دیکھتی زارق اسے بھی خرید لیتا تھا حالانکہ اسے پسند نہ پسند کرنے کا موقع مل ہی نہیں رہا تھا۔

بس وہ اس کی ہر پسند پر ریس کرتے اسے خرید رہا تھا وہ نہیں نہیں کرتی رہ گئی لیکن وہ تو اس کی کوئی بھی بات سننا ہی نہیں چاہتا تھا۔ ارے تمہیں ریس نو کرنے کے لیے نہیں کہا ہے بس بتاؤ تمہیں کیا کیا پسند آ رہا ہے زندگی میں پہلی دفعہ میں شاپنگ کرنے نکلا ہوں۔ مجھے شاپنگ سے اتنی چڑ ہے کہ میری چیزیں بھی ارزک لے کر آتا ہے۔

اس کی بات سن کر اس نے ہاں میں سر ہلاتے جلدی جلدی اپنے لیے کچھ ڈھونڈنا چاہا تھا۔ اسے لگا کیا وہ اسے آپشن دے رہا ہے لیکن اسے احساس ہوا کہ وہ غلط سوچ رہی ہے کیونکہ ایک دفعہ پھر سے اس کی نظر سامنے اس گلابی رنگ کے جوڑے پر پڑی ہی تھی کہ اس نے فوراً اسے اسے کھینچ لیا۔

453

وہ پوری طرح سے اس پر سایہ فگن ہوتا اس کی ساری مزاحمتوں کو کنٹرول کرتے ہوئے اس کی باہوں کو اوپر کی طرف اپنے ایک ہاتھ سے لاک کرتا اس کے لبوں کو چوم رہا تھا۔

اس کی منمنیائوں سے اس کے لب تھوڑی ہی دیر میں لہو چھلکنے لگے تھے جب کہ اس کے سرخ گلابی لبوں پر اپنی شدتیں نچھاور کر کے وہ بے باکی سے مسکرایا تھا۔

تمہارے لبوں پر میری چاہتوں کا رنگ کھلتا ہے وہ کہتے ہوئے ایک دفعہ پھر سے اس کے لبوں کو اپنی بے باک جارہانہ گرفت میں لیتا انہیں مزید لہو رنگ کرنے لگا تھا۔

جب کہ وہ پوری طرح سے اس کی باہوں میں بے بس ہوتی اس کے ظالمانہ لمس کو محسوس کرتی اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے چھڑواتے اس کے گرد حائل کر گئی تھی۔

جب کہ اس کی اس حرکت نے یقیناً ازبک کو خوش کیا تھا اسی لیے تو اس نے مسکرا کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اس کے دونوں نین کٹوروں کو چومتا اب کی دفعہ مزید شدت سے اس کے نرم و نازک سراپے کو اپنی باہوں میں قید کر گیا تھا۔

لمحہ لمحہ اس کی بڑھتی ہوئی شدتیں آہ کو بری طرح سے بے بس کر گئی تھیں وہ اتنی شدت پسندی سے اس کے وجود میں گم تھا جیسے آج اسے فنا کر دے گا ایک بات تو طے تھی کہ آج کے بعد وہ صبح اس کی اجازت کے بغیر کمرے سے ہرگز نہیں نکلنے والی تھی۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم توبہ کر رہی تھی کہ آج کے بعد وہ اس کی اجازت کے بغیر کمرے سے نہیں نکلے گی جب اس نے ایک جھٹکے سے اسے پکڑ کر الٹا گھما دیا تھا اس کی فراک کی زپ بڑی فرصت سے کھولتے ہوئے اس نے کندھے سے اس کی شرٹ ہٹاتے وہاں اپنے لبوں کے بے قرار لمس سے چھواتو اسے مزید گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔ جبکہ اس کے سخت کھردرے ہاتھ اپنے جسم پر بے باکی سے چلتے محسوس کر کے آہ کو اپنے دل کی دھڑکنوں میں ہلچل ہوتی محسوس ہوئی تھی۔ جبکہ وہ بے باکی سے اس کے پورپور کو اپنی سانسوں سے مہکاتا اپنے لبوں کی بے باکی سے روشناس کروا رہا تھا۔

اس کا بوجھ اٹھانا آہ کے لیے آسان نہیں تھا جہاں اس کے لبوں کا لمس اسے بری طرح سے بے چین کر رہا تھا وہیں اس کی مسکراہٹ کی نیچے دبا اس کا چھوٹا سا وجود اس کا بوجھ اٹھانے سے قاصر تھا۔ جب کہ وہ اس کے کندھے سے بال ہٹاتا اس کے کان میں سرگوشانہ بولا۔

"تمہیں یوں پکڑنا۔۔"

ساتھ لگانا۔۔۔۔۔"

گردن سے بال ہٹا کر چومنا۔۔۔"

ہائے۔۔۔۔۔!

پھر بے قابو ہو جانا۔۔۔۔۔"

اس کے گمبھیر لہجے پر وہ مچلی تھی۔

خان آپ بہت بھاری ہیں۔۔۔۔۔" وہ ایک جھٹکے سے سیدھے ہوتے ہوئے اسے خود پر جھکے پا کر دبی دبی آوازیں بولی تو وہ زیر لب مسکرایا تھا اس کے ہائسیںز اور سکس پیکس اسے کافی منفرد بناتے تھے۔ اس کی باڈی بہت دلکش تھی۔

جیسا بھی ہوں برداشت کرو میں نے نہیں کہا تھا مجھ سے شادی کرنے کے لیے اتنے پاڑ بیلو خود ہی تو تم نے مجھے چُنا ہے میں نے نہیں منہیں کی تھیں میرے نکاح میں آو اور اپنی جان عذاب میں ڈالو وہ دلکشی سے مسکراتا اس کے لبوں پر جھکتا اس کے لبوں کو قید کر چکا تھا۔ جبکہ اس کے باڈی بلڈر جسمانت کے بیچ اس کا نازک سا وجود کہیں چھپ گیا تھا۔

وہ اسے حیرت کی انتہا پر لے گیا تھا وہ اتنی بڑی بات کو مذاق میں ٹال گیا تھا۔ اتنی بڑی بات کو آج پہلی دفعہ اس نے مسکرا کر کیا تھا جیسے اس بات کا اسے کوئی افسوس نہ ہو آج پہلی دفعہ اس کے قریب آتے ہوئے خوش لگ رہا تھا۔

اس کی مونچھوں کے چبن پر کسمسا کر چہرہ پھیرنے لگی تھی جب اچانک ہی ازبک نے اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے دونوں ہاتھوں میں اس کے نازک سے چہرے کو بھرتے ہوئے اس کے لبوں کو پوری شدت سے چوما تھا۔

اس کا موڈ بے حد خوشگوار تھا اور اپنے اس خوشگوار موڈ کو وہ اس کے ساتھ ٹائم سپینڈ کر کے مزید خوشگوار بنا رہا تھا۔

لیکن اس کا یہ خوشگوار موڈ آہرہ کا موڈ ہرگز خوشگوار نہیں رہنے دینے والا تھا کیونکہ اس کی شدتوں کو سہنا اس نازک سی جان کے لیے خاصا مشکل عمل تھا۔ لیکن مزاحمت کرنے کا حق وہ دیتا کہاں تھا وہ تو اپنا حق سود سمیت لیتا تھا۔ اور بقول اس کے اس وقت تو وہ اسے سزا دے رہا تھا۔ اور سزا دیتے ہوئے تو وہ واقعی بالکل بھی ترس نہیں کھاتا تھا۔ اسی لیے تو وہ اس پر اپنے جان لیوا جذبات لوٹاتا اسے خود میں قید کرتا چلا جا رہا تھا۔

oooooooooooo

اوکے بابا جانی میں ہاسپٹل جا رہی ہوں پہلے یونیورسٹی جانا ہے وہاں پر کچھ کام ہے اس کے بعد ہوسٹل جاؤں گی زمش سے ملنے کے لیے اور اس کے بعد ہسپتال جاؤں گی۔

وہ تیار ہو کر باہر آئی تو تقریباً دوپہر کے 11 بج رہے تھے۔ جب کہ بابا آج گھر پر ہی تھے انہیں اور چچا جان کو آج گھر دیکھ کر اسے کافی حیرت ہوئی تھی۔

نہیں بیٹا آج آپ کہیں نہیں جا رہی یہاں بیٹھو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے وہ اسے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے بولے تو وہ ان کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی تھی جبکہ کہیں نہ جانے والی بات پر وہ کچھ الجھی تھی۔

دیکھو الوینہ تم یہ بات تو جانتی ہی ہو کہ تم ہماری بیٹی نہیں ہو تمہاری امی درحقیقت تمہاری خالہ ہے۔ تمہاری ماں کے انتقال کے بعد میں اور تمہاری خالہ تمہیں اپنے پاس لے آئے تھے تاکہ تمہیں ماں باپ دونوں کا پیار مل سکے ہماری بھی کوئی اولاد نہیں تھی تم ہماری پہلی اولاد بن کر ہماری زندگی میں شامل ہوئی۔

تم سچ میں ہمارے لیے ہماری سگی ساری اولادوں سے بڑھ کر ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے تو الوینہ نے مسکرا کر ان کے سینے پر اپنا سر رکھا تھا ہاں یہ حقیقت تھی وہ اپنی اولادوں سے بڑھ کر اس سے محبت کرتے تھے ان لوگوں نے تو کبھی اسے احساس بھی نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ ان کی اپنی بیٹی نہیں ہے۔

بابا جانی یہ باتیں آپ کو مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتی ہوں میں آپ کے لیے کتنی خاص ہوں۔

ہاں بیٹا جی لیکن ان سب کے علاوہ ایک اور بات بھی ہے جو تمہیں بتانا بہت ضروری ہے جو تم نہیں جانتی ہو اور وہ بات دراصل یہ ہے کہ تمہارے اس مطلب پرست دادا نے بچپن میں تمہارا نکاح اپنے پوتے سے کر دیا تھا۔

میں جانتا ہوں یہ بات سن کر تمہیں بہت عجیب لگ رہا ہوگا لیکن یہ حقیقت ہے۔ تمہارے اصل باپ نے تمہیں بعد میں ہم سے چھیننے کے لیے یہ آخری تعلق بنایا تھا جس سے وہ تمہیں بعد میں ہم سے الگ کر سکیں تمہارا نکاح بچپن میں ہی کر دیا تھا اور اب وہ لوگ رخصتی کے نام پر تمہیں ہم سے مانگ رہے ہیں۔

لیکن ہم ہرگز ایسا نہیں ہونے دیں گے ہم اپنی بیٹی کی شادی زبردستی اس انسان سے نہیں کریں گے بلکہ تمہاری شادی وہاں ہوگی جہاں تم کرنا چاہو گی۔

اس لیے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم تمہیں اعتبار میں لے کر تمہاری طلاق کروادیں گے تمہیں کچھ نہیں کرنا بس ہمارے ساتھ عدالت چلنا ہوگا اور وہاں پر گواہی دینی پڑے گی کہ تم یہ رشتہ نہیں رکھنا چاہتی اور تم اس انسان سے طلاق چاہتی ہو اس کے بعد ہم تمہاری شادی رانک سے کر دیں گے۔ اور یہ قصہ یہیں تمام ہو جائے گا وہ اس کے چہرے کی پریشانی دیکھتے ہوئے اسے تفصیل سے بتا رہے تھے

لیکن بابا جانی ہم رانک کو یہ سب کچھ بتائیں گے نا میرا مطلب ہے ہم اس سے کچھ چھپائیں گے تو نہیں کہیں آگے فیوچر میں یہ ساری چیزیں سامنے آئی تو۔۔۔۔۔" وہ انہیں دیکھتے ہوئے کنفیوز سی بولی تھی وہ جانتی تھی رانک دا مانسٹر ایک شدت پسند انسان ہے اور اس کے سارے گھر والے اس رشتے پر بہت خوش ہیں۔

وہ ایک دوپٹے کو لے کر اتنا ایشو بنا سکتا تھا تو پھر اس کی پچھلی زندگی کو لے کر کیوں نہ بناتا۔۔۔؟ اس کا ارادہ اس رشتے سے انکار کرنے کا تھا لیکن اپنے گھر والوں کی خوشی دیکھ کر وہ اس رشتے کو قبول کرنے کو تیار ہو گئی تھی لیکن وہ اپنی زندگی میں ماضی کی کوئی تلخی نہیں لا سکتی تھی۔ ہم فی الحال رانک کو کچھ نہیں بتائیں گے۔ اس رشتے کا کوئی وجود نہیں ہے اس کے ختم ہونے سے تمہاری زندگی پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا بابا نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔ جب کہ وہ آگے سے کچھ بھی نہیں بولی تھی۔

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

oooooooo

www.urdu novelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

<https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI>

ارے یہ کیا آپ کام ختم بھی کر کے آگئے۔ اس نے بے یقینی سے مسکراتے ہوئے دروازہ کھولا تھا۔ آج صبح آترہ نے کہا تھا کہ اسے شاپنگ پر جانا ہے جس پر ازبک نے کہا کہ وہ جلدی گھر واپس آنے کی کوشش کرے گا حالانکہ اس نے کہا تھا کہ وہ اس کے کام ختم ہونے کے بعد شام کو آرام سے شاپنگ پر چلے جائیں گے لیکن پھر بھی ازبک وقت سے پہلے واپس آگیا تھا۔

ہاں میری خاناں تم نے شاپنگ کرنی تھی نا سوچا شاپنگ کو زیادہ انتظار نہیں کرواتے اور ویسے بھی لیڈیز کو تو بالکل بھی نہیں وہ اندر داخل ہوتا ہوا بولا

جاؤ جلدی سے تیار ہو جاؤ لنچ باہر کریں گے ساتھ میں بہت ساری شاپنگ کریں گے آتے ہوئے فلم دیکھیں گے اور پھر رات تم میری باہوں میں گزارو گی۔

پھر تمہارے ان لبوں سے۔

ہمیں ذرا مخاطب ہونا ہے

کچھ قصے سناتے ہیں۔

کچھ باتیں منوانی ہیں۔

اگر بات نہ مانی میری تو۔

یاد رکھنا خاناں۔

ان کی خیر نہیں۔۔۔۔۔

وہ اس کے لبوں کو اپنی انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے دھمکی امیز مگر رومینٹک لہجے میں بولا۔ جبکہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے اس کے سرخ و سفید گال پر نرمی سے اپنے لب رکھ گیا تھا جبکہ آترہ اس کے نرم و گرم لمس پر لمحے میں سرخ ہوئی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اچانک ازبک کو ہو کیا گیا تھا۔ نہ کوئی پرانی بات نہ کوئی پرانا تانہ وہ بالکل بدل چکا تھا۔

میں تیار۔۔۔۔۔ ہو کے آؤں۔۔۔۔۔ "یوں اپنے قریب کھینچنے پر وہ اجازت مانگنے لگی تھی جبکہ اس نے مسکرا کر اسے اپنی باہوں سے آزاد کیا۔ جبکہ اس نے ایک بھرپور نظر ازبک کو دیکھا تھا وہ پرکشش نیلی آنکھیں سرخ و سفید رنگت گھنے کالے بال جو ماتھے تک آکر بکھرتے تھے۔ بے انتہا مغرور ناک، خوب روچہرہ وہ بلا کا پرکشش مرد تھا، ہلکی ہلکی لیکن کافی گھنی داڑھی تھی۔ جبکہ گھنی مونچھ جو اسے مزید مغرور بنا دیتی تھی وہ بے شک اپنے خاندان کا سب سے دلکش مرد تھا۔

اور اس پر قیامت اس کی کسرتی جسمانت اور دراز قد تھا۔ حسن ختم تھا اس پر۔

جبکہ شرٹ کے اوپری دو بٹن جو ہمیشہ کھلے رہتے تھے۔ اس کے چیسٹ کٹس گلے سے صاف نظر آتے تھے جب کے پسینے سے بھیگی ہوئی اس کی شرٹ میں اس کے سکس پیکس بھی نظر آرہے تھے۔

خان۔۔۔۔۔"بسکٹ چائے میں ڈبو کر کھانے کے لیے ہوتے ہیں یوں نمائش کرنے کے لیے نہیں۔ آپ بھی پلیز کپڑے چینج کر لیں وہ اس کے سکس پینکس ایبس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تو سکس پینکس کو بسکٹ سن کر وہ ہنسا تھا۔

ہنسیں نہیں خان لڑکیاں آپ کو دیکھیں گی تو مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا اب کی دفعہ اس کے لب و لہجے میں ایک مان تھا جب اس نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا۔

کوئی دیکھتا ہے تو دیکھتا رہے فرق نہیں پڑتا بات صرف اتنی سی ہے تمہارا خان صرف تم سے ہے صرف تم تک ہے تمہارے بدلے کوئی مجھے سارا جہان بھی دے دے تو بھی ٹھکرا کر صرف تمہیں مانگوں گا وہ اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھتا سرگوشی نما اوازیں بولا تھا۔

یعنی آپ چینج نہیں کریں گے وہ اس کے سینے پہ سر رکھتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا کر اس کے ساتھ روم میں چل دیا تھا جب کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ آئی تھی۔ ہاں وہ بس اس کی بات مان رہا تھا اس نے اسے کپڑے بھی تو نکال کر دینے تھے۔

اس نے گھر پر دو نئی ملازمہ رکھی تھیں جو صبح شام اس کے ساتھ رہتی تھیں جب تک وہ گھر واپس نہ آجاتا وہ اسے چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جاتی تھی جبکہ اس سے پرانی والی ملازمہ کو وہ اوٹ کر چکا تھا اس کے حساب سے وہ ایک غیر ذمہ دار عورت تھی۔ جبکہ ان سب کے درمیان جو کام سب سے زیادہ ضروری تھا جو کرنے وہ یہاں آیا تھا۔ وہ تھی ہوٹل کی کرسٹرکشن جس پر وہ پورا دھیان دے رہا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آثرہ کا بھی وہ بہت زیادہ خیال رکھ رہا تھا وہ شام چھ بجے سے ایک منٹ اوپر نہیں ہونے دیتا تھا اور کل تو یوں ہی باتوں باتوں میں اس نے کہہ دیا تھا کہ اسے شاپنگ پر جانا ہے۔

جس پر وہ 11 بجے ہی اپنا سارا کام ختم کر کے گھر آگیا کیونکہ اسے اپنی بیوی کو شاپنگ کروانی تھی ازبک کا یہ بدلا ہوا انداز جتنا پیارا تھا اتنا ہی اسے خوف میں مبتلا کر رہا تھا وہ اچانک سے اتنا کیسے بدل گیا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آتا تھا۔

اف آثرہ ازبک درانی تم سوچ سوچ کر ایک ہی بات اپنی خوشیوں کو نظر لگا دو گی وہ واش روم میں داخل ہوتی آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ کے خود کو ڈانٹتے ہوئے بولی تھی۔

اور پھر جلدی سی الماری سے اپنے کپڑے ڈھونڈنے لگی ازبک اسے کہیں باہر شاپنگ کے ساتھ ساتھ لنچ پر بھی لے کر جا رہا تھا۔ سب کچھ کتنا اچھا ہوتا جا رہا تھا۔ جبکہ آثرہ اپنے دل میں نہ جانے کتنے ہی وہم و فکر پالے ہوئے تھی۔

ہاں اس سے ازبک کا یہ بدلا ہوا رویہ قبول نہیں ہو رہا تھا وہ اچانک سے اتنا کیسے بدل گیا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ خوش تھی بے تحاشہ خوش تھی۔ اس سے اپنی خوشی سنبھالی نہیں جا رہی تھی اس رات کے بعد وہ پوری طرح سے بدل گیا تھا۔ وہ جلدی جلدی سے تیار ہوتے باہر نکلی تھی سامنے اس نے بیڈ پر ازبک کے کپڑے رکھے تھے جو اب وہاں موجود نہیں تھے یعنی وہ چینج کر کے نیچے جا چکا تھا

ooooooo

یار میں نے تھوڑی بہت انفارمیشن لی ہے میں نے اسلام آباد میں برلاس خان کے پیچھے اپنے کچھ لوگ لگائے تھے وہاں سے مجھے پتہ چلا ہے کہ برلاس خان کی بھانجی اس وقت کراچی میں اس کی سگی بہن کے گھر پہ ہے

اور اس وقت ہی نہیں بلکہ اس لڑکی کی سکو لنگ بھی یہیں کراچی سے ہوئی ہے یہیں کے کسی کالج میں پڑھتی تھی اور اب یہیں کی میڈیکل یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہے۔

وہ رہنے والی بھی یہیں کی ہے مطلب وہ کراچی کی ہی رہائشی ہے وہ فون کان سے لگائے اسے تفصیل سے بتا رہا تھا۔

یار ان چیزوں سے مجھے کوئی لینا دینا نہیں ہے تو وہ کرجو کرنے کے لیے کہہ رہا ہوں وہ لڑکی کیسے بھی تو نے اسلام آباد پہنچانی ہے۔

بس ماما بابا آج ایک ضروری کام پٹا کر یہاں سے اسلام آباد کی فلائٹ میں بیٹھ جائیں گے اور پھر جیسے ہی تو اس لڑکی کو وہاں پہنچائے گا میں بھی اسلام آباد چلا جاؤں گا یہ مسئلہ اب کسی بھی طرح حل کرنا ہے ایک دفعہ قاسم بابا کو ان کی پوتی مل جائے پھر زندگی میں سکون ہی سکون ہے۔ پھر میں اپنی زندگی اپنے طریقے سے جیوں گا وہ ریلیکس انداز میں بولا تو زارق تھوڑا الجھا تھا۔

کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہیں صرف قاسم بابا کی پوتی ان تک پہنچانی ہے یا تیری منکوحہ بھی۔۔۔۔۔!! تو تو اس کے ساتھ یہ رشتہ نبھانے کا ارادہ رکھتا تھا نا مجھے تیری باتیں سمجھ نہیں آرہی ہیں رانک درانی تو اس لڑکی کے ساتھ کچھ غلط تو نہیں کرے گا نا وہ پریشانی سے کہنے لگا تھا۔ جبکہ رانک پچھتایا تھا اسے ہمیشہ سے ہر بات اس کے سامنے کھل کر کرنے کی عادت تھی۔

لیکن وہ بھول گیا تھا کہ اس دفعہ اس نے کھل کر اس کے سامنے بات نہیں کرنی ہے جو راز چھپے ہوئے ہیں انہیں چھپے ہی رہنے دینا ہے۔ ارے اف کو رس یار میری منکوحہ بھی ہے وہ اور قاسم بابا کو ان کی پوتی مل جائے گی ہمارا اصل مقصد تو یہ ہے کہ قاسم بابا کو ان کی بچھڑی ہوئی پوتی ملانا ان کا خاندان جوڑنا میری منکوحہ وہ بہت بعد میں بنتی ہے پہلے وہ قاسم بابا کی پوتی ہے جسے وہ اپنے سینے سے لگانے کے لیے اتنے سالوں سے تڑپ رہے ہیں۔ اب کی دفعہ وہ بات کو کور کرتے ہوئے بولا تو زارق کچھ ریلیکس ہوا۔

ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا تو بالکل فکر مت کر اس لڑکی کے بارے میں پتہ کروا چکا ہوں کہ وہ کب سے گھر سے نکلتی ہے اور کہاں کہاں جاتی ہے اس کی انفارمیشن ملتے ہی میں نے اپنے پرائیویٹ جیٹ انتظام کر لیا ہے تو بالکل بے فکر رہ تیری منکوحہ کو حویلی پہنچانا اب میری ذمہ داری ہے وہ اسے ریلیکس کرتے ہوئے بولا تھا جبکہ رانک جانتا تھا کہ یہ کام اس نے بالکل صحیح آدمی کے ہاتھ سونپا ہے۔

oooooooo

مجھے زمش برلاس خان سے ملنا ہے آپ پلیز دیکھیں نا وہ ہو سٹل کے اندر ہی ہوگی۔ مجھے بس ایک دفعہ اسے دیکھنا ہے میں اس کا باپ ہوں۔ برلاس خان تقریباً دو بجے کراچی پہنچا تھا اور یہاں آتے ہی وہ سب سے پہلے اپنی بیٹی کے ہاسٹل گیا تھا۔

سر اس وقت آپ کی بیٹی کالج میں ہوتی ہے وہ یہاں نہیں ہوگی۔ سامنے بیٹھی عورت نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا جب کہ وہ کچھ الجھا تھا۔ کالج سے چھٹی ہوئے تو ایک گھنٹہ ہو چکا تھا۔ اس وقت تو ڈھائی سے اوپر جا چکا تھا ٹائم اور اس کا ڈرائیور بھی باہر ہی کھڑا تھا۔

اور اس کے ڈرائیور نے یہی کہا تھا کہ میڈم کو وہ بس ابھی لے کر آیا ہے اور میڈم نے کہا ہے کہ تھوڑی دیر وہ آرام کرے گی اس کے بعد چار بجے کے اس پاس اسے شاپنگ پر جانا ہے اسی لیے وہ ہاسٹل کے باہر ہی کھڑا ہے لیکن اب یہ یہاں ہو سٹل کی وارڈن اس سے کہہ رہی تھی کہ اس کی بیٹی ہاسٹل میں موجود ہی نہیں ہے۔

دیکھیں میں جانتا ہوں میری بیٹی اندر ہی ہے ڈرائیور باہر کھڑا ہے وہ کہیں جا نہیں سکتی اس وقت شاید وہ اندر سو رہی ہوگی آپ ایک دفعہ دیکھیں تو صحیح اب کی دفعہ برلاس خان کو غصہ اگیا تھا۔

فائن سر میری بات سنیں آپ جب یہاں اندر تشریف لا رہے تھے تبھی ہم نے آپ کی بیٹی کو انفارم کر دیا تھا کہ آپ یہاں آئے ہیں لیکن آپ کی بیٹی نے اگے سے کہا کہ وہ آپ سے نہیں ملنا چاہتی اسی لیے کہہ دیا جائے کہ وہ ہاسٹل میں موجود نہیں ہے اب آپ بتائیں کہ اگر آپ کی بیٹی آپ سے ملنا ہی نہیں چاہتی تو ہم زبردستی آپ کو کیسے اس سے ملوائیں۔۔۔۔۔؟

ہم کسی کو زور زبردستی تو آپ کے سامنے پیش نہیں کر سکتے نا آپ کی بیٹی کی مرضی ہونا بھی تو ضروری ہے وہ نہیں ملنا چاہتی آپ سے۔ ایم سوری میں آپ سے روڈ ہو رہی ہوں لیکن آپ کی بیٹی اپنی مرضی کی مالک ہے اس نے کافی سختی سے کہا ہے۔

جب بھی آپ ہاسٹل آئے یا آپ کا فون آئے تو ہم اس کو اسے ٹرانسفر نہ کریں کیونکہ وہ آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی۔ آپ کی پرسنل پرابلمز میں نہیں جانتی ہوں لیکن میں اس بچی کو زبردستی بھی آپ کے سامنے پیش نہیں کر سکتی وارڈن نے معذرت خواہ انداز میں کہا تھا۔

اٹس اوکے کوئی بات نہیں میں آپ کا مسئلہ سمجھ سکتا ہوں شاید میری ہی غلطی ہے میں بیکاریں آپ پر اس طرح سے سختی دکھا رہا ہوں آپ پلیز ریلیکس ہو جائیں میں چلا جاتا ہوں یہاں سے وہ کچھ شرمندہ ہوتے ہوئے خاموشی سے وہاں سے باہر کی طرف جانے لگا تھا۔

اس کی بیٹی اس سے ملنا نہیں چاہتی تھی ملنا تو دور اس کی آواز نہیں سننا چاہتی تھی اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی جس کے لیے وہ اتنا کچھ کر رہا تھا جس کی ایک جھلک پانے کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا وہ اس کے سامنے تک نہیں انا چاہتی تھی۔

oooooooo

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdu novelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

<https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI>

462

میں الوینا خان زنی ہوں اس نے کہتے ہوئے اگلے ہی لمحے دروازہ کھولنا چاہا تھا جب زارق نے ہاتھ میں پکڑا کلوروفام کا رومال اس کے منہ پر رکھ دیا۔ وہ ایک ہی لمحے میں ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

جی نہیں محترمہ آپ الوینا خان درانی ہیں بلکہ الوینا رائک خان درانی اپنے شوہر باپ دادا کا نام اپنے نام کے ساتھ لگانے کی بجائے دشمنوں کا نام لے کر اپنی پہچان دینا بہت غلط بات ہے بھابی جی

زارق نے سیدھے ہوتے ہوئے اپنا فون ان کرتے ہوئے کسی کو فون کیا تھا۔

ارزک لیپ ٹاپ اپنے سامنے رکھے تیزی سے کام کر رہا تھا جب فون کی طرف متوجہ ہوا وہ آج کل زیادہ تر وقت کلج میں ہی گزارتا تھا کیونکہ گھر وہ زارق کے ساتھ ہی واپس آتا تھا۔

اور زارق اس وقت پتہ نہیں کہاں اوارہ گردیاں کر رہا تھا۔ خیر اس کی خبر تو وہ بعد میں سکون سے لینے والا تھا لیکن اسے اتنا پتا تھا کہ وہ اپنا کوئی پرسنل کام کر رہا ہے۔

پرائیویٹ جیٹ ریڈی کر دیا کیا۔۔۔؟ اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے اسے سنا تھا اسے یاد تھا صبح زارق اسے کہہ کر گیا تھا کہ پرائیویٹ جیٹ کو مطلوبہ جگہ پر منگوا لیا جائے اور اس نے فوراً ہی منگوا لیا تھا لیکن یہ کس کام کے سلسلے میں منگوا لیا گیا تھا یہ ارزک نہیں جانتا تھا اور نہ ہی زارق نے اسے بتایا تھا بس اس نے یہی بتایا تھا کہ وہ اپنا کوئی پرسنل کام کر رہا ہے۔

ہاں منگوا دیا تھا تو کہیں جا رہا ہے کیا۔ اس نے تفصیل جاننا چاہی تھی۔

ہاں یار ایک بہت ضروری کام کے سلسلے میں اسلام آباد جا رہا ہوں رات تک واپس آجاؤں گا ڈونٹ وری ڈنر ساتھ ہی کریں گے۔ اس نے کہہ کر فون بند کر دیا تھا جب کہ ارزک مزید اس سے کچھ بھی نہیں پوچھ پایا۔

زارق نے ایک نظر پیچھے دیکھ کر فون بند کرتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی تھی اسے جلد سے جلد اپنے پرائیویٹ جیٹ میں اس لڑکی کو اسلام آباد حویلی چھوڑنا تھا۔

oooooooooooo

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdu novelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

<https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI>

خان ہم اتنے اوپر پہاڑی پر کیوں آئے ہیں۔۔۔۔۔؟ وہ اس کے ساتھ ایک بڑی سی زیر تعمیر بلڈنگ میں آتے ہوئے پوچھنے لگی جب کہ وہ اپنے لبوں پر انگلی رکھتا اسے خاموش کر گیا تھا۔

وہ اسے ایک ہوٹل لے کر آیا تو سامنے ہی بڑا سا حال تھا جو بالکل خالی تھا جب کہ ہال کے بیچوں بیچ ایک ٹیبل رکھا گیا تھا۔ اور ساتھ میں دو کرسیاں لگی تھیں بیچ میں خوبصورت سا گلدستہ تھا۔

زمین پر کافی سارے غبارے تھے اسے سمجھ نہیں آیا تھا کیا یہ ہال صرف ان کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ کیونکہ سامنے آئرش ازبک کا بہت بڑا لائٹنگ میں نام لکھا گیا تھا۔

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی تھی پنک اور وائٹ کلر کی خوبصورت لائٹنگ کے ساتھ زمین پر ریڈ کلر کے بہت سارے غبارے تھے جب کہ ٹیبل پر کینڈل لائٹس تھیں وہ اندر داخل ہوئی تو اچانک ہی اندھیرا ہو گیا تھا سامنے ٹیبل کے علاوہ اور کہیں پر روشنی نہیں تھی جبکہ وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے لیے اس ٹیبل کی طرف چلنے لگا۔

خانا۔۔۔۔۔! باقی حال دیکھنے کے لائق نہیں ہے ابھی کام چل رہا ہے نافحال ہم اپنی رومینٹک سی لنچ ڈیٹ یہیں پر کریں گے وہ اس کے لیے کرسی گھسیٹتے ہوئے بولا تو وہ حیرت ہی اسے دیکھنے لگی تھی پہلے وہ اس جگہ کی خوبصورتی دیکھ کر پریشان تھی سوات کی پہاڑی کے اوپر کی سائیڈ یہ ہوٹل ابھی زہر تعمیر تھا اتنا تو وہ سمجھ چکی تھی لیکن وہ اسے یہاں کیوں لے کر آیا تھا یہ بات اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔

میں نے ان لوگوں کو کہا بھی تھا کہ میرے آنے سے پہلے حال کی صفائی کر دیں ایک ٹیبل لگائیں اور صفائی سے لگائیں لیکن دیکھا نہ ان لوگوں نے ماشاء اللہ کتنا گند مچا کے رکھا ہے۔ وہ سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اسے بتانے لگا تھا۔ جبکہ آئرش کو کچھ سمجھ میں آ رہا تھا۔ کہ اس نے ایک زیر تعمیر بلڈنگ میں ہی لنچ کا انتظام کیوں کروایا تھا۔

کیا ہوا پسند نہیں آیا کیا اسے حیران اور پریشان دیکھتے ہوئے ازبک نے پوچھا تھا جب کہ وہ فورانفی میں سر ہلا گئی تھی۔

نہیں نہیں خان یہ بہت خوبصورت ہے بہت زیادہ خوبصورت ہے لیکن ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔ مطلب گھر سے اتنا زیادہ دور وہاں راستے میں کتنے سارے ہوٹل تھے نا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی وہ جاننا چاہتی تھی جو وہ سوچ رہی ہے کیا وہ سچ ہے۔

ہاں ہیں نا ہوٹل تو بہت سارے تھے لیکن تمہارے خان کا ہوٹل تو نہیں تھا نا اور میں اپنی خاناں کو وہاں لے کر جاؤں گا جہاں ہر چیز اس کی ملکیت ہو۔

وہ نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے بولا تو ایک چمک سی اس کی آنکھوں میں آگئی تھی۔

کیا خان یہ آپ کا ہوٹل ہے میرا مطلب ہے یہ وہی ہوٹل ہے جس کا خواب آپ نے دیکھا تھا۔ مجھے یاد ہے جب میں میٹرک کے پیپر دے کر آئی تھی تب آپ نے قاسم بابا سے کہا تھا نا کہ آپ کی خواہش ہے کہ آپ سوات میں اپنا ایک ہوٹل بنائیں۔ یہ وہی ہوٹل ہے وہ خوش ہوتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی تھی جب کہ وہ حیران سا اسے دیکھنے لگا وہ بالکل چھوٹی سی تھی تب جب ازبک نے یہ بات سب گھر والوں کے سامنے کہی تھی۔

اور کیسے اسے یہ بات یاد تھی ازبک نے مسکرا کر نرمی سے ہاں میں سر ہلایا تھا جبکہ وہ اب ایکسائٹڈ سی پورا ہوٹل دیکھنے لگی تھی ہاں یہ اس کا خواب تھا جو ابھی پورا نہیں ہوا تھا اور اسے مکمل ہونے میں ابھی بہت وقت درکار تھا۔

ہاں میری جان یہ میرا وہی خواب ہے جو میں نے بہت پہلے دیکھا تھا لیکن اس خواب کے ساتھ میرا ایک خواب اور بھی تھا اور وہی ایک خواب تھا کہ جب میں اس ہوٹل کو تعمیر کرواؤں تب میرے ساتھ تم ہو۔

ہر قدم پر میرے ساتھ میرے قریب چھ مہینے پہلے میں نے اپنا ہر خواب ادھورا چھوڑ دیا تھا۔

مجھے لگتا تھا کہ شاید میرے سارے خواب ہی مجھ سے چھن گئے ہیں لیکن۔۔۔۔۔" اس نے مسکرا کر اپنی بات ادھوری چھوڑتے ہوئے اسے دیکھا تھا اور اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھ کر اس کے قریب آیا۔

آرہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

پھر میں نے سوچا کہ میں اپنا کوئی بھی خواب ادھورا نہیں رہنے دوں گا یہ میرا خواب ہے اور یہ بھی۔۔۔۔۔" وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتا اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا تو آثرہ نے بے اختیار اس کے دل کے مقام پر اپنے لب رکھتے ہوئے خود کو اس کی پناہوں میں چھپا لیا تھا وہ اس انسان کا خواب تھی۔ کاش یہ بات وہ پہلے جان لیتی تو ان کی زندگی کے یہ خوبصورت پل اور بھی زیادہ خوبصورت ہوتے۔

خان ہم آپ کے سارے خواب پورے کریں۔ آثرہ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بولی تو اس نے مسکرا کر اس کے ماتھے پہ اپنے لب رکھے تھے۔

"ازبک درانی کا خواب آثرہ ازبک درانی سے ہے" اس نے کہتے ہوئے اس کا سر اپنے سینے سے نکال کر اس کے لبوں کو چومنا چاہا تھا۔ جب آثرہ نے اچانک ہی اس کے لبوں پر اپنا نازک سا ہاتھ رکھ دیا اس نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

خان یہاں اور بھی لوگ ہیں اس نے جیسے احساس دلانا چاہا تھا۔

تو۔۔۔۔!! آئی برو اچکا کر پوچھا گیا تھا۔

خان لوگ دیکھیں گے وہ اس کی نیلی آنکھوں سے خوف کھاتے اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔

تو۔۔۔۔۔!! اس کا سوال اب بھی وہی تھا۔

تو ٹھیک نہیں لگتا اس طرح۔ یہاں پہ لوگ آپ کو رومینٹک نہیں بلکہ پاگل سمجھیں گے۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی بھی کیونکہ اس کی نگاہیں اب بھی اس کے لبوں سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔ یقیناً وہ اپنے لبوں کی تشنگی اس کے لبوں سے بجھانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

ہاں تو پاگل ہی تو ہوں میں تمہارا جنون سرچڑھ کر بولتا ہے تو پاگل ہو جاتا ہوں تمہارے لیے پاگل ہوں۔ اور ازبک درانی جیسا پاگل پن نہ تو کسی نے سوچا ہوگا اور نہ دیکھا ہوگا۔ اور تم پر فرض ہے اس پاگل پن کو ہینڈل کرنا وہ ایک جھٹکے میں اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتا اس کے بالوں میں انگلیاں الجھاتا اس کے لبوں سے الجھتا تھا۔

تم جب جب مجھے ان لبوں سے دور کرتی ہو میرے پاگل پن میں اضافہ ہوتا ہے۔ اپنی جان ہلکان نہ کیا کرو۔ میں جب بھی پاس بلاؤں تم خود سے آ جایا کرو یقین کرو آسانی رہے گی تمہارے لیے۔ ہو سکتا ہے یہ سوچ کر کہ تم خود میرے قریب آئی ہو میں تم پر تھوڑا سا ترس کھا کر تھوڑا رحم کروں اب کی دفعہ وہ اس کے لبوں پر اپنی گرفت کافی سختی سے جما گیا تھا۔

ہاں اور آپ کو پبلک پلیس پر یہ سب کچھ کرنے دیا کروں اپنے ہونٹوں پر اس کے لبوں کا بھیگا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ ناراضگی سے بولی تھی۔ کون سا پبلک پلیس فحاحی یہ جگہ کسی کے لیے نہیں ہے یہ جگہ صرف آثرہ ازبک درانی کے خان اور ازبک درانی کی خاناں کے لیے ہے۔ اور یہ ناراض مت ہوا کرو مجھ سے اس نے گلدستے سے ایک پھول نکالتے ہوئے اس کی طرف بڑھا کر کہا تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی تھی جب اس نے کندھے اچکائے۔

مجھے منانا نہیں آتا میں تمہیں پھول دیا کروں گا تم مان جایا کرنا پلیز وہ التجا کر رہا تھا۔ جبکہ ناچاہتے ہوئے بھی آثرہ کے لبوں پر بڑی پیاری سی مسکراہٹ کھلی تھی۔

آپ سچ میں پاگل ہیں خان۔ وہ کھل کھلا کر ہنسی تھی جب اس نے ایک جھٹکے میں اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا۔ اور تم میرا پاگل پن وہ اگلے لمحے اسے کچھ بھی سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے لبوں کو ایک دفعہ پھر سے پوری شدت سے چوم کر پیچھے ہٹا تھا جبکہ وہ اسے دیکھ کر رہ گئی جب اگلے ہی لمحے وہ گلدستے سے ایک اور پھول نکال کر اس کی طرف بڑھا گیا تھا۔ ہر بار ایسے نہیں مانوں گی خان۔۔۔۔! وہ پھول لیتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گئی تھی جبکہ اس نے ویٹر کو کھانا لانے کا اشارہ کیا۔ میں تمہیں ہر بار ایسے ہی مناؤں گا۔

آپ مجھے ہر بار منائیں گے۔ وہ بے یقینی سے پوچھنے لگی۔

تمہارے بغیر گزارا نہیں ہے خاناں منانا تو پڑے گا۔ ورنہ دن تو کاٹ ہی لوں گا رات تمہارے بغیر کیسے کٹے گی۔ وہ آنکھ دبا کر بولا تو آثرہ نفی میں سر ہلاتی سر جھکا کر اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

oooooooo

ازبک نے اسے بہت ساری شاپنگ کروائی تھی اور سب کچھ اس نے اپنی مرضی کا ہی لیا تھا آثرہ کو تو اس نے پوچھا بھی نہیں تھا کہ اسے کیا چاہیے اور کیا نہیں بس جو چیز سمجھ میں آرہی تھی اسے خرید رہا تھا اور اب ساری چیزیں گاڑی میں رکھواتے ہوئے اس نے آثرہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا کہ کچھ اور چاہیے کیا۔

اب کیا فائدہ وہاں پر تو مجھ سے کچھ پوچھا نہیں کتنے اشارے کیے تھے آپ کو کہ وہ مجھے واٹ والی ڈریس پسند ہے۔

لیکن نام تک نہیں لینے دیا آپ نے اسی ڈریس میں آپ نے ریڈ کلرک کرا دیا۔ لیکن واٹ کلر کی طرف مجھے دیکھنے تک نہیں دیا اب آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں وہ ناراضگی سے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولی تو وہ دلکشی سے مسکرایا تھا۔

وہ سوگ والے رنگ تمہیں پہننے کی ضرورت نہیں ہے وہ کلر پہنو جو تمہارے شوہر کو تم پہ اچھے لگتے ہیں۔ اور ویسے بھی مجھے واٹ کلب بالکل بھی پسند نہیں ہے۔ اس میں تو کوئی کلر ہی نہیں ہوتا۔ یواؤں والا رنگ جب میں مرجاؤں گا تب شوق سے پہننا ایسے ڈیزائنر واٹس۔

ازبک۔۔۔۔۔" وہ پتہ نہیں کیا کیا کہنے والا تھا جب آڑہ تڑپ کر اونچی آوازیں اسے پکار بیٹھی تھی جبکہ اس کے اس طرح سے بولنے پر اسے اپنے سخت لفظوں کا احساس ہوا تو ہلکا سا مسکرا دیا۔

یار مجھے نہیں پسند وہ کلر تم میری بیوی ہو سہاگ کے رنگ پہنو نا ریڈ پنک پر پیل سارے چمکتے دکتے رنگ پہنو جو تم پہ اچھے لگتے ہیں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھاتے ہوئے بولا تھا جب کہ وہ چہرہ پھیر گئی تھی۔

اچھا یار ایم سوری اس میں رونے والی کون سی بات ہے اسے روتے پا کر وہ پریشان سا اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنے قریب کر گیا تھا جبکہ اس کے سینے پہ سر رکھتے ہوئے اب کی دفعہ وہ زور سے مکا مار کے اس کے کندھے سے لگی رو رہی تھی۔

اگر آج کے بعد آپ نے ایسی فضول بات کی نا تو پھر دیکھیے گا۔۔۔۔۔"

ہاں پھر دیکھوں گا کیسے گنجا کرتی ہے میری بیوی مجھے وہ بے ساختہ اس کے لبوں پر جھکتا ہے ایک جارحانہ جسارت کرتے ہوئے اسے لمحے میں سرخ کر گیا تھا جبکہ وہ اس کے رومینٹک انداز سے تنگ آتی اس کے بالوں کو جھنجھوڑ چکی تھی۔

جب دھیان سامنے سے گزرتی دو لڑکیوں پر گیا تھا اب کی دفعہ چہرہ شرم سے نہیں بلکہ غصے سے سرخ ہوا تھا کیونکہ وہ ازبک کو اشارے بھی کر رہی تھی۔ اس طرح بکھرے بالوں میں وہ پہلے سے زیادہ ہینڈ سم لگ رہا تھا

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdu novelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

<https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI>

بے شرم لڑکی اپنے گھر میں باپ بھائی نہیں ہے کیا جو دوسروں کے مردوں پر نظر رکھتی ہو۔ اگر میرے شوہر کو دیکھنا میں آنکھیں پھوڑ دوں گی۔ جا کر اپنے ماں باپ سے کہو کسی اچھے لڑکے سے تم لوگوں کی شادی کروائیں کم از کم دوسروں کے شوہروں پر نظر رکھنا تو چھوڑو گی نا۔ وہ اتنی زور سے بولی تھی کہ سامنے سے آتی دونوں لڑکیوں کی طرف کافی سارے لوگ متوجہ ہوئے وہ دونوں سر جھکا کر تیزی سے وہاں سے نکلی تھیں جبکہ ازبک اپنے قہقہے کو کنٹرول کرتا جلدی سے گاڑی سٹارٹ کرتا وہاں سے نکلا تھا ورنہ اس کی ڈنجرس بیوی کا کوئی بھروسہ نہیں تھا ممکن تھا کہ ابھی گاڑی سے باہر نکل کر وہ ان دونوں لڑکیوں کی جان عذاب کر دیتی۔

oooooooo

وہ تقریباً ساڑھے سات بجے کے آس پاس حویلی کے اندر داخل ہوا تھا۔ جیٹ ایریا سے ان کا گھر کافی زیادہ فاصلے پر تھا وہ جلدی سے گھر کے اندر داخل ہوتا سیدھا قاسم بابا کے کمرے کی طرف آیا تھا جبکہ سارے ہی ملازم اسے جانتے تھے لیکن کسی لڑکی کو اٹھائے وہ جس طرح اندر داخل ہو رہا تھا سب ہی حیران تھے۔

زارق بیٹا یہ کیا ہے یہ تم کیا کر رہے ہو وہ کنفیوز سے کمرے سے نکلتے اسے دیکھنے لگے تھے۔ جب کہ وہ الوینا کے نازک سے وجود کو اختیاط سے وہیں صوفے پر لیٹا چکا تھا۔

سرپرست قاسم بابا آپ کے پوتے نے آپ کے لیے گفٹ بھیجا ہے۔ آپ کی پوتی مسز الوینہ رائٹ درانی باقی آپ سب کچھ رائٹ سے پوچھ لیجیے گا۔ اسے بتا دیجیے گا کہ میں نے اپنی ذمہ داری پوری کی ہے آپ لوگوں کے ٹوٹے ہوئے خاندان کو جوڑنے کے لیے میں نے جتنا ہو سکے اپنا حصہ ڈال دیا ہے اب چلتا ہوں میں بہت لیٹ ہو رہا ہوں وہ کہہ کر انہیں خدا حافظ کرتا وہاں سے بھاگ نکلا تھا جب کہ وہ کچھ بھی سمجھے بغیر سامنے بے ہوش اس لڑکی کو دیکھنے لگے۔

oooooooo

الوینا کا کہیں کوئی پتہ نہیں چل رہا میں نے تھوڑی دیر پہلے زمش کو فون کیا تو وہ بتا رہی تھی کہ وہ تو چار بجے ہی نکل گئی جبکہ ہسپتال والوں کو فون کیا تو وہ آگے سے کہتے ہیں کہ آج تو الوینہ آئی ہی نہیں پتہ نہیں یہ لڑکی کہاں چلی گئی ہے آپ ذرا پتہ کروائیں نا اس کا فون بھی نہیں لگ رہا ہے امی باہر نکلتے ہوئے بابا جان سے کہنے لگی تھیں۔

تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان نہ ہو جایا کرو آجائے گی واپس کہاں جانا ہے اس نے۔ برلاس نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تھا جبکہ انتظار تو وہ خود بھی کر رہے تھے کیونکہ وہ خلع کے پیپر زبنا کر لائے تھے صرف اس کے سائن کروانا باقی تھے۔

پھر ان پر ایک بہت بڑا کیس بن جانا تھا۔ وہ کسی بھی طریقے سے انہیں طلاق دینے پر مجبور کر دیتے کیونکہ الوینا ہرگز اس رشتے کو نبھانے کے لیے تیار نہ ہوتی۔

مجھے بڑی گھبراہٹ ہو رہی ہے اندھیرا ہو چکا ہے آپ پتہ کروائیں نا وہ ہسپتال بھی نہیں گئی ہے وہ پھر سے کہنے لگیں۔ تو اب کی دفعہ بابا نے فون اٹھا کر اس کے ہسپتال فون کیا تھا۔

لیکن وہاں سے بھی یہی بتایا گیا کہ الوینہ آج ہسپتال آئی ہی نہیں ہے وہ پریشان سے گھر سے نکل گئے تھے ان کا ارادہ الوینہ کے بارے میں پتہ کر کے اس کو واپس گھر لانے کا تھا ویسے بھی آج کل درانی خاندان ان کا دشمن بنا ہوا تھا انہیں کسی بھی طرح الوینا پر رسک نہیں لینا تھا۔

oooooooooooo

وہ اپنے آفس سے باہر نکلتا ہوا تیزی سے گاڑی میں آکر بیٹھا تھا وہ ان لوگوں کے ساتھ اسلام آباد جا رہا تھا۔
تھینک گوڈ سارا کام ختم کر کے آیا ہوں اب سکون ہی سکون ہے اب بتائیں ان لوگوں نے کیا کہا ہے رشتے کے بارے میں وہ گاڑی میں آکر بیٹھتے ہوئے بابا سے پوچھنے لگا تھا جب کہ بابا نے اسے وہاں ہونے والی ساری بات بتادی تھی جس پر اس کا موڈ خراب ہو گیا۔
کیا تین مہینے کا وقت اتنا لمبا وقت کیوں درکار ہے ان لوگوں کو اتنا لمبا انتظار تو نہیں کر سکتے نا ہم بابا آپ ان سے بات کریں نا وہ پریشانی سے ان سے کہنے لگا تھا یہاں آنے سے پہلے وہ لوگ الوینا کے گھر گئے تھے۔

جہاں پر ان لوگوں نے شادی کے متعلق بات کی تو ان لوگوں نے پہلے سیدھے سیدھے ایک سال کا وقت کہہ دیا لیکن المیر صاحب نے شادی جلدی کرنے پر زور دیا تو وہ زیادہ سے زیادہ چھ مہینے تک ائے تھے بڑی مشکل سے وہ انہیں تین مہینے میں شادی پر منا پائے تھے لیکن رائے اس پر بھی خوش نہیں تھا۔

ارے بیٹا ان لوگوں کا کوئی خاندانی مسئلہ ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ سارے مسئلے مسائل حل کرنے کے بعد ہی وہ بچی کی شادی کریں گے اور پھر تین مہینے میں نہ الوینہ کے پیپر ہونے والے ہیں۔

وہ لوگ نہیں چاہتے کہ شادی کے چکروں میں اس کی پڑھائی پر برا اثر پڑے بس اسی لیے پھر میں نے بھی اعتراض نہیں اٹھایا کہ اگر کچھ ہم باتیں اپنی منوائیں گے تو کچھ ان کی بھی تو مانیں گے اخر بیٹی تو انہی کی ہے نا۔

فلحال تو اتنا ہی کافی ہے کہ وہ لوگ شادی کے لیے تیار ہو گئے ہیں باقی ہم مزید تھوڑا وقت کم کروانے کی کوشش کریں گے۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولے تو وہ اوف موڈ کے ساتھ ہاں میں سر ہلا گیا تھا۔

اس کا ارادہ آج شام کی فلائٹ سے واپس اسلام آباد چلے جانے کا تھا وہاں قاسم بابا کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی۔ وہ ایک ہفتہ وہیں پر رہنے والا تھا ویسے بھی یہاں کا تقریباً سارا کام وہ ختم کر چکا تھا۔ اسے قاسم بابا کو منانا بھی تو تھا نا۔ وہ اپنی خوشیوں میں قاسم بابا کو شامل ہر حال میں کرنے والا تھا۔ وہ اپنی خوشیوں پہ سب سے زیادہ حق انہی کا سمجھتا تھا اور ان کی پوتی کا بھی حل وہ وہیں نکالنے والا تھا بس زارق کوئی خبر سنا دے۔ ابھی سوچ ہی رہا تھا جب اسے اپنے موبائل پر نوٹیفکیشن موصول ہوئی۔ اس نے موبائل نکال کر دیکھا تو زارق کا ہی نمبر جگمگا رہا تھا وہ اس کا میسج پڑھ کر زیر لب مسکرایا تھا

بیٹا تم چل ہی رہے ہو تو اس دفعہ اس لڑکی کا معاملہ بھی حل کر دو رائے تم نے اس لڑکی کے ساتھ رشتہ نہیں رکھنا ہے نا اسے صرف قاسم بابا سے ملوانا ہے۔ قاسم بابا چاہتے ہیں کہ ان کی پوتی ان کے پاس رہے بے شک زبردستی ہی سہی ہم نے کیسے بھی ان کی پوتی کو ان کے پاس لے کر آنا ہے اس کے بعد تم اپنی مرضی سے اپنی زندگی گزارو گے کوئی تمہیں روکنے کا حق نہیں رکھے گا۔ تم سے وعدہ کرتا ہوں میں تمہارے ساتھ کسی طرح کی کوئی زبردستی نہیں ہونے دوں گا وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولے تو وہ بھی بالکل ریلیکس ہو گیا۔

○○○○○.○○○

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdu novelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

[https://chat.whatsapp.com/
FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI](https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI)

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک انجان جگہ پر پایا تھا۔ سر میں شدید درد کی ٹھسیں اٹھ رہی تھیں، فلحال اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں ہے یہ ایک بہت بڑا اور بہت ہی خوبصورت کمرہ تھا۔

اس نے ہر طرف نگاہیں گھماتے ہوئے اپنے بے حد قریب بیٹھے بوڑھے شخص کو دیکھا تھا۔ جو دیوار کے ساتھ سر لگائے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کافی بڑی عمر کے لگتے تھے۔ لیکن وہ کون تھے۔۔۔۔۔!! اور وہ اس وقت کہاں تھی۔۔۔!! اس نے اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے یاد کرنے کی کوشش کی تو اسے یاد آیا تھا وہ ایک ٹیکسی میں گھر واپس جا رہی تھی۔ جب اس ٹیکسی والے نے اس سے ایک انتہائی فضول سوال پوچھا تھا۔ جس پر اس نے کافی غصے سے اسے جواب دیتے ہوئے گاڑی سے اترنا چاہا تھا۔ جب اس نے اس کے منہ پر کچھ رکھا تھا اور اس کے بعد اسے کسی چیز کا ہوش نہیں رہا تھا اب جب اسے ہوش آ رہا تھا تب وہ یہاں اس کمرے میں اس شخص کے سامنے موجود تھی۔ جبکہ یہ انسان کون تھا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔۔"

وہ یہاں کیسے آئی تھی یقیناً وہی آدمی اسے یہاں لے کر آیا تھا جس نے اس کو گاڑی میں اغوا کیا تھا۔ تو کیا یہ جو سامنے بیٹھا انسان تھا وہ اس کا اغوا کار تھا۔۔۔۔۔؟ وہ پریشانی سے سوچتے ہوئے ایک نظر پورے کمرے کو دیکھتی وہاں سے اٹھنے لگی تھی۔ جب ہلچل ہونے پر قاسم بابا کی آنکھ کھل گئی وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگے تھے۔

حیران تو وہ بھی بہت تھی ان کو دیکھتے ہوئے۔ بلکہ حیران ہونے کے ساتھ ساتھ وہ انجان بھی تھی۔ جبکہ سامنے بیٹھے انسان کی آنکھوں میں کوئی اجنبیت نہیں تھی۔

کون ہیں آپ اور میں یہاں کیسے آئی مجھے یہاں کون لے کر آیا کسی نے مجھے اغوا کیا تھا کیا آپ نے۔۔۔۔۔!! وہ شکی انداز میں انہیں دیکھنے لگی تھی۔ جبکہ قاسم بابا اس کے انداز پر اتنا تو سمجھ چکے تھے کہ وہ انہیں ہرگز نہیں جانتی ہے انہوں نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا۔ نہیں میری بیچی میری جان۔۔۔۔۔" میں تمہارا دادا ہوں تمہارا قاسم بابا ہوں تم نے مجھے نہیں پہچانا۔ کیسے پہچانو گی جب تم مجھ سے ملی تھی تو تم تھی ہی چھوٹی سی میں تمہیں کیسے یاد رہ سکتا ہوں میں تمہارا دادا ہوں میری جان میں تمہارا قاسم بابا ہوں۔

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اس کے ماتھے پہ لب رکھتے اسے بتا رہے تھے۔ جبکہ وہ حیرت سے ان کی پہچان کو سنتے ہوئے انہیں دیکھ رہی تھی اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے انتہائی بدتمیزی سے ان کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بیڈ کو چھوڑا تھا۔

او تو آپ ہیں قاسم درانی صاحب۔۔۔۔۔؟ آپ مجھے یہاں لے کر آئے ہیں۔۔۔۔۔؟ ہمت کیسے ہوئی آپ کی میرے سامنے آنے کی شرم نام کی کوئی چیز بھی ہے آپ میں اور کس نے کہا آپ سے کہ میں آپ کی پوتی ہوں آپ میرے کچھ نہیں لگتے ہیں کچھ بھی نہیں۔ وہ چلائی تھی۔

بیٹایوں مت کہو میں تمہارا دادا ہوں تم میری اکلوتی پوتی ہو میری جان سے عزیز ہو میں جانتا ہوں تمہارے ماموں اور باقی لوگوں نے تمہیں میرے خلاف کر دیا ہے لیکن۔۔۔۔۔۔۔"

اوپلے خدا کے لیے میرے سامنے یہ ایمو شنل ڈرامہ ہرگز مت کیجئے گا آپ لوگوں کی رگ رگ سے واقف ہوں میں۔ میرے خاندان والوں نے مجھ سے کچھ بھی چھپایا ہوا نہیں ہے آپ لوگوں کے بارے میں۔

سب پتہ ہے مجھے آپ کے بارے میں وہی ہیں نا آپ جس نے ایک ماں سے چھ سال کی بچی کو چھین کر اسے زبردستی اپنے پوتے کے نکاح میں باندھ دیا تھا تاکہ بعد میں آپ لوگ میری ماں سے مجھے چھین سکیں کیونکہ آپ لوگوں نے جو کیس کیا تھا میری ماں پہ وہ آپ لوگ ہار گئے تھے۔ وہی ہیں نا آپ جس کی وجہ سے میری ماں نے سہاگن ہوتے ہوئے بیواؤں جیسی زندگی گزارنی شروع ہوتے ہوئے طلاق یافتہ عورتوں کی طرح زندگی گزارنی۔

آپ ہی ہیں نا جس نے یہ کہہ کر کہ ہماری خاندانی عورتوں کو طلاق نہیں ہوتی میری ماں کی زندگی عذاب کر دی آپ کا وہ بیٹا کہاں ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے ذرا بتائیں تو سہی اس کا بھی دیدار کر لیتی ہوں میں۔ بلکہ پورے خاندان کو اکٹھا کریں میں بھی تو دیکھوں مکار اور مطلب پرست لوگوں کا خاندان کیسا ہے۔

حیرت ہے آپ اتنا سب کچھ کر کے میرے سامنے کس طرح دیدہ دلیری سے کھڑے ہیں حالانکہ اتنا سب کچھ کرنے کے بعد تو آپ کو میرے سامنے آتے ہوئے بھی شرم سے چلو بھر پانی میں ڈوب کر مرجانا چاہیے تھا وہ ادب احترام کے سارے دائرے پھلانگتی انتہائی بدتمیزی سے انہیں مخاطب کر رہی تھی۔

لیکن قاسم بابا نے بالکل بھی برا نہیں منایا تھا کیونکہ اتنا تو وہ جانتے ہی تھے کہ اس کے خاندان والوں نے اسے ان کے خلاف کر دیا ہوگا۔ ابھی وہ کچھ اور بھی کہتی جب اچانک ہی دروازہ کھول کر فارحہ اندر داخل ہوئی تھیں۔

بابا جان لالا اور بھابھی واپس آگئے ہیں۔ ابھی ابھی انہوں نے ایئرپورٹ سے فون کیا ہے کہ وہ اسلام آباد پہنچ چکے ہیں انہوں نے جیسے انفارمیشن دی تھی۔

ہم باہر آتے ہیں انہوں نے ایک نظر الوینا کو دیکھتے ہوئے اپنی بیٹی سے کہا تھا جب کہ وہ غصے سے دروازے کی جانب بڑھتی دروازے سے باہر نکلنے لگی۔

رک جاؤ میری بچی تم کہیں نہیں جا سکتی اب تم نے یہیں رہنا ہے یہی تمہارا گھر ہے تم ہمارے پوتے کی منکوحہ ہو۔ اور اب سے تمہاری پہچان یہی ہے کہ تم یہیں پر اس کے ساتھ رہو گی۔

فکر مت کرو ہم تمہارے ساتھ کوئی زور زبردستی نہیں کریں گے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اب ہم تمہیں کہیں جانے نہیں دیں گے بے شک تم اسے ہماری کم ظرفی کہو یا مطلب پرستی لیکن اب ہم اپنی پوتی کو خود سے دور نہیں جانے دیں گے۔

ہم جانتے ہیں تمہارے خاندان والوں نے تمہارے دل میں ہمارے لیے بہت نفرت بھر دی ہے لیکن ان شاء اللہ وقت کے ساتھ ساتھ جب حقیقت تمہارے سامنے آئے گی تم خود ہی اپنے دل سے ہمارے لیے ہر طرح کی بدگمانی نکال دو گی

وہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے تھے لیکن جاتے جاتے فارخہ کو سخت نگاہوں سے وارن بھی کر گئے تھے۔

oooooooo

میں یہاں نہیں رہوں گی کسی قیمت پر نہیں رہوں گی کوئی میرے ساتھ زور زبردستی نہیں کر سکتا۔ میں یہاں سے جاؤں گی اور ہر قیمت پر جاؤں گی میں دیکھتی ہوں کون روکتا ہے مجھے۔

وہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی ابھی تھوڑی دیر پہلے فارحہ نے اس سے کہا تھا کہ وہ اس گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔
اب وہ اس کے لیے کھانا لانے جا چکی تھی جبکہ وہ فارحہ کے ساتھ بھی خاصی بدتمیزی کر چکی تھی اسے ہرگز امید نہ تھی کہ اس کا کم ظرف دادا اب اس طرح کے کرتوتوں پر اتر آئے گا اس انسان نے اپنے مطلب کے لیے اسے اغوا کر لیا تھا نہ جانے اس کے ماں باپ کا کیا حال ہوگا۔
اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ غصے سے کچھ کر بیٹھے فارحہ تقریباً ایک گھنٹے تک اس کے پاس بیٹھی اسے سمجھاتی رہی تھیں اور صاف الفاظ میں یہ بھی کہہ چکی تھیں کہ اب وہ اس گھر کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتی کیونکہ وہ ان کے پوتے کے نکاح میں ہے۔
نہیں کوئی مجھے زبردستی یہاں نہیں رکھ سکتا۔ اگر میں ان کے پوتے کے نکاح میں ہوں تو میں کسی کی منگیتر بھی ہوں چھ سال کی عمر میں وہ نکاح میری مرضی کے بغیر ہوا تھا لیکن یہ منگنی میری رضا مندی کے ساتھ ہوئی ہے اور میں ہرگز ایسے انسان کو قبول نہیں کروں گی جو زبردستی مجھے کسی تعلق میں باندھ دے گا وہ غصے سے کہتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

oooooooo

کہاں جا رہی ہو تم بیٹا میں تمہارے لیے کھانا لے کر آئی ہوں فارحہ نے اوپر سیڑھیوں کی طرف آتے ہوئے اس سے کہا تھا ان کے ہاتھ میں کھانا تھا جبکہ وہ غصے سے انہیں انگور کرتی آگے بڑھنے لگی تھی۔

میں جا رہی ہوں یہاں سے کوئی مجھے نہیں روک سکتا بس بہت ہو گیا میں کسی طرح کی زور زبردستی برداشت نہیں کروں گی۔ وہ غصے سے ان کو انگور کرتی آگے بڑھ رہی تھی جبکہ قاسم بابا وہیں باہر کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔ وہ انہیں بھی انگور کرتی حویلی کے بڑے سے دروازے سے باہر نکلنے لگی تھی قاسم بابا اس کے پیچھے پیچھے آتے اس کا ہاتھ تھام چکے تھے۔

ہاتھ چھوڑیں میرا مسٹر قاسم خان درانی آپ میرے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کر سکتے میرا آپ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میں آپ کے پوتے کے ساتھ ہوئے اس نکاح کو مانتی ہوں۔

اس وقت میں صرف چھ سال کی تھی مجھے اپنی سمجھ نہیں تھی آپ لوگوں نے میرا نکاح پڑھوا دیا۔

اور اب آپ لوگ چاہتے ہیں کہ میں اس رشتے کو ساری زندگی کے لیے اپنے گلے کا طوق بنا کر اپنے ماتھے پر سجالوں تو ایسا ہرگز نہیں ہوگا میں اپنی مرضی کی زندگی گزاروں گی میری منگنی ہو چکی ہے وہ بھی میری اپنی پسند کے انسان کے ساتھ۔ یہ رہی میری منگنی کی انگوٹھی اور تین مہینے کے بعد میری شادی ہے وہ جیسے ان کے سر پر دھماکہ کر رہی تھی جبکہ وہ حیرت سے اسے سن رہے ہیں تھے۔

ان کے چہرے پر اچانک چھانے والی زردی پر وہ تلخ انداز میں مسکراتی ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ چکی تھی۔
 ائندہ بہتر ہوگا کہ میرے راستے میں کبھی مت آئیے گا آپ سے آپ کے بیٹے سے یا پھر آپ کے پوتے سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے بہت جلد آپ کو
 میری طرف سے خلع کے کاغذات مل جائیں گے وہ اپنی بات مکمل کرتی تیزی سے وہ تین سیڑھیاں اور بڑے سے لان سے نکلنے لگی تھی جب نظر
 حویلی کے گیٹ کی راہداری سے اندر داخل ہوتی گاڑی پر گئی تھی اور پھر فرینٹ سیٹ سے نکلنے والے رائٹ درانی کو دیکھتے ہوئے وہ حیرت کا شکار
 تھی۔

کیا وہ اسے بچانے آیا تھا کیا وہ اس کے بارے میں پتہ کر کے یہاں تک آیا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آئی تھی لیکن اس وقت وہ اپنے لیے اسے ایک
 امید کی کرن ہی لگا تھا وہ تیز تیز قدم اٹھاتی تقریباً بھاگتے ہوئے اس کی طرف گئی تھی۔

oooooooooooo

ایئرپورٹ پر پہنچتے ہی دماغ میں ایک لمحے کے لیے خیال آیا تھا کہ وہ قاسم بابا اور ان کی پوتی کا سامنا کس طرح سے کرے گا۔
 کیوں کہ اتنا تو وہ جانتا ہی تھا۔ قاسم بابا اسے زبردستی یہ رشتہ نبھانے کے لیے ضرور کہیں گے لیکن اس کا ارادہ قاسم بابا کی پوتی کو طلاق دے کر اپنی
 مرضی سے شادی کرنے کا تھا۔

لیکن وہ قاسم بابا کی مرضی کے خلاف بھی کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا وہ اپنی خوشیوں میں اپنے دادا کو شامل رکھنا چاہتا تھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس
 خوشی میں ہرگز اس کے دادا شامل نہیں ہو سکیں گے کیونکہ ان کی خوشی اپنی پوتی میں تھی خیر وہ اب تک اپنی پوتی سے یقیناً مل چکے ہوں گے
 ایئرپورٹ پہ آئے ڈرائیور نے انہیں تھوڑی ہی دیر میں حویلی پہنچا دیا تھا۔

اسے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ وہ لڑکی کون ہوگی یا پھر قاسم بابا کے سامنے کس طرح سے ری ایکٹ کرے گی کیا وہ اپنا اور اس کا رشتہ قبول کرے گی
 وہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ بس وہ ان کے خاندان کا خون تھا اور اسے یہیں پر آنا تھا۔

حویلی کے اندر داخل ہوتے ہوئے اس نے حویلی کے بڑے سے دروازے کے باہر کھڑے اپنے قاسم بابا اور ایک لڑکی کو دیکھا تھا جو انہیں کافی
 بدتمیزی سے کچھ کہتے ہوئے اپنا ہاتھ دکھا رہی تھی۔ اور پھر اس کی طرف دیکھتے ہوئے وہ تقریباً بھاگتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگی تھی۔ جب
 اپنے فون پر آتے میسجز پر نظر پڑتے ہی اس نے زارقی کا وائس میسج کھول کر دیکھا تھا۔

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdu novelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

[https://chat.whatsapp.com/
FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI](https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI)

یاریہ الوینہ بھابھی کے ڈاکو منٹس ہیں سوچا ہو سکتا ہے آگے تجھے ان سب چیزوں کی ضرورت ہو تو میں اپنے موبائل سے ڈیلیٹ کر رہا تھا اسی لیے تجھے سینٹ کر رہا ہوں اس نے زارق کی وائس نوٹ سنی تھی اور ساتھ ہی میں کلج یونیفارم میں موجود الوینا کی تصویر پر ایک سرسری سی نظر پڑی تھی اس کے قدم وہیں رک گئے تھے وہ بے یقینی سے اپنے موبائل کو دیکھ رہا تھا جب دوسری نظر سامنے سے بھاگ کر آتی۔ اس لڑکی کی طرف اٹھی تھی اور لمحے میں جیسے سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔

الوینہ تیزی سے بھاگتی ہوئی ایک امید کے ساتھ اس کے پاس پہنچتی بنا کچھ بھی سوچے سمجھے اس کے سینے سے آ لگی تھی۔
جبکہ یہ سب کچھ اتنا زیادہ اچانک ہو رہا تھا کہ وہ بھی کچھ بھی سمجھنے کی کنڈیشن میں نہیں تھا۔
رائٹ آپ اگتے۔ ان لوگوں نے مجھے کڈنیپ کیا ہے یہ نام نہاد میرے دادا ہیں رائٹ میں نے آپ سے ایک سچائی چھپائی ہے میری فیملی کو لگتا تھا
کہ یہ بات چھپا کر ہم سارا مسئلہ حل کر لیں گے لیکن -----"

وہ پریشانی سے نہ جانے اسے کیا بتا رہی تھی جب کہ وہ حیرت سے کبھی اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا تو کبھی سامنے کھڑے قاسم بابا کو جب کہ زارق کا
وائس نوٹ بھی اس کے کانوں میں دھماکوں کی طرح بج رہا تھا۔

سوری راتک پلیر مجھے یہاں سے لے چلیں یہ بہت خود غرض لوگ ہیں بہت مطلب پرست ہیں یہ مجھے یہاں اپنے مطلب کے لیے لے کر آتے ہیں پلیر مجھے بچا لیجیے میں نے ان کو بتا دیا ہے کہ میری آپ سے منگنی ہو چکی ہے اور یہ منگنی میں نے اپنی پسند سے اپنی مرضی سے کی ہے میں ہرگز ان کے پوتے کے ساتھ اپنی زندگی برباد نہیں کر سکتی۔

اس وقت آپ کیا سوچ رہے ہیں میں نہیں جانتی بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی فی الحال پلیز مجھے یہاں سے لے چلیں ماما بابا بہت پریشان ہو رہے ہوں گے وہ تو جانتے بھی نہیں ہیں کہ یہ کمظرف لوگ مجھے یہاں اٹھا لائے ہیں۔

پلیز آپ مجھے اس طرح سے مت دیکھیں باقی سب کچھ میں آپ کو بعد میں بتاؤں گی فلحال مجھے گھر چھوڑ دیں وہ اس کا ہاتھ تھامے بولے جا رہی تھی جبکہ رائٹ تو بس اسے دیکھ رہا تھا کچھ کہنے سننے کو بچا ہی نہیں تھا پتہ تھا تو صرف اتنا کہ سامنے کھڑی یہ لڑکی اس کی محبت اس کی چاہت اس کی دیوانگی بعد میں تھی قاسم بابا کی پوتی پہلے تھی۔۔۔۔۔"

رائک درانی یہ لڑکی تمہارے نکاح میں ہے۔ اور یہ میرا حکم ہے کہ یہ لڑکی اس گھر سے کہیں نہیں جانی چاہیے قاسم بابا کے الفاظ اس کے کان میں گونجنے لگے۔ جب کہ وہ حیرت سے کبھی پیچھے قاسم بابا کو تو کبھی اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی کیا مطلب تھا ان کی بات کا کیسے سامنے کھڑا یہ انسان ہی اس کا شوہر تھا۔

مطلب اس کی محبت وہ اظہار وہ سب کچھ جھوٹ تھا وہ یہ سب کچھ دکھاوے کے لیے کر رہا تھا اسے اپنی محبت کے فریب میں جال میں پھنسا کر وہ اسے اس کے اپنوں سے دور کرنا چاہتا تھا یہ بھی اس کھیل کا حصہ تھا۔

اور وہ اتنے دنوں سے یہ سوچ کر کہ اس شخص کے ساتھ اس نے ایک نئی زندگی کی شروعات کرنی ہے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے کچھ حد تک پسند کرنے لگی تھی وہ اسے قبول کرنے لگی تھی وہ انے والی زندگی کو اس کے ساتھ سوچنے لگی تھی محبت نہ سہی لیکن ایک اٹچمنٹ ہو گئی تھی اس کے ساتھ۔

لیکن یہ سب دھوکہ تھا سب فریب تھا وہ دھوکہ دے رہا تھا اسے اور وہ کتنی اسانی سے اس کے جال میں پھنستی چلی گئی۔
دھوکہ۔۔۔۔۔ دیا آپ سب۔۔۔۔۔ نے دھوکہ۔۔۔۔۔ دیا مجھے۔۔۔۔۔ آپ سب نے
۔۔۔۔۔ میرے ماں باپ کو۔۔۔۔۔ "وہ کبھی رائٹ کو تو کبھی پیچھے کھڑے اس کے ماں باپ کو دیکھ رہی تھی کتنے فریبی تھے یہ سب لوگ
"۔۔۔۔۔"

کوئی دھوکا نہیں دیا ہے ہم نے تمہارے ماں باپ کو دھوکہ تو انہوں نے دیا ہے جو تمہارے نکاح کو چھپاتے ہوئے تمہاری شادی کسی غیر مرد سے کر رہے تھے۔ ارے کتنے بے غیرت لوگ ہیں انہوں نے ہمیں بتایا ہی نہیں کہ تم۔۔۔۔۔۔ "عما مابیگم تو ہتھے سے اکھر گئی تھیں۔ یہ جان کر کہ جس لڑکی کو وہ اتنا زیادہ پسند کر کے آئی ہیں وہی قاسم بابا کی پوتی اور یلمیر درانی کی بیٹی ہے۔

خبردار جو میرے ماں باپ کے خلاف ایک لفظ بھی کہا۔ آپ لوگوں سے کہیں زیادہ اچھے اور سچے لوگ ہیں وہ۔ کم از کم وہ دھوکے سے کسی کو اغوا کر کے زبردستی نکاح نہیں کرتے اور نہ ہی اس طرح دھوکے سے اغوا کر کے اپنی حویلیوں میں اٹھا کر لاتے ہیں وہ اتنی بدتمیزی سے بولی تھی کہ رائک کو ایک منٹ لگا تھا ساری سچویشن سمجھنے میں اس نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا اور پھر اسی جھٹکے سے وہ اسے گھسیٹتا ہوا حویلی کے اندر کی طرف لے جانے لگا تھا وہ چلا رہی تھی چیخ رہی تھی لیکن اس کی سن کون رہا تھا یہاں کی درو دیوار تو رائک درانی کی ہی اونچی اواز سننے کی عادی تھی۔

شٹ اپ ایک بات کان کھول کر سن لو آج سے ابھی سے تمہاری صرف ایک پہچان ہے کہ تم راتک درانی کی منکوحہ ہو اور بس۔ آج کے بعد زنی خاندان کا ذکر بھی تمہارے لبوں سے نہ سنوں میں۔ ورنہ زبان گدی سے کھینچ لوں گا وہ ایک جھٹکے سے اسے سامنے صوفے پر پھینکتے ہوئے دھاڑا تھا جبکہ اس کے اس طرح سے دھاڑنے پر وہ سہم کر اسے دیکھنے لگی۔

0000000000

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdunovelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

[https://chat.whatsapp.com/
FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI](https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI)

کیسے فریبی لوگ ہیں وہ لڑکی نکاح میں ہے رانک کے، اور کیسے اس کی شادی کروا رہے تھے استغفر اللہ نکاح پہ نکاح اتنا بڑا گناہ کر رہے تھے اور ہمیں بھی گنہگار کر رہے تھے۔

امامہ بیگم تو بولے جا رہی تھیں جب کہ رانک خاموشی سے کھڑا کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ اس وقت وہ سب قاسم بابا کے کمرے میں تھے۔ حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے یہ ہوا کیا تھا کسی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ ایسا کچھ ہو گا یہ تو ان لوگوں کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا رانک جس لڑکی کو پسند کرتا تھا وہی اس کی بچپن کی منکوحہ تھی یہ چیز کسی جھٹکے سے کم نہ تھی کیسا قسمت کا کھیل تھا۔ کہ وہ پلٹ کر اسی کے پاس پہنچ چکا تھا جس سے وہ نفرت کا دعویٰ دار تھا۔

بس کر دو بیگم اگر ان لوگوں نے ہمیں حقیقت نہیں بتائی تو ہم نے کون سا انہیں رانک کے نکاح کے بارے میں بتایا تھا المیر صاحب نے بیچ میں بولتے ہوئے امامہ بیگم کو بات بڑھانے سے روکا۔

ارے مرد تو ایک ساتھ اپنے نکاح میں چار رکھ سکتا ہے لیکن وہ لڑکی کیسے نکاح پر نکاح کر رہی تھی یہ بہت بڑا گناہ ہے ایک عورت اپنے نکاح میں دو مردوں کو نہیں رکھ سکتی۔ اب کی دفعہ انہوں نے کافی لوجیکل بات کی تھی کہنے کو ان کی بات ٹھیک تھی لیکن یہ وقت ٹھیک نہیں تھا ان سب باتوں کا۔

امی اس نے کون سا نکاح پر نکاح کر لیا ہے۔ بس کریں بات کو بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ جیسے تنگ آچکا تھا اس ٹاپک سے۔ اس لیے اکتائے ہوئے انداز میں بولا۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو رانک بات کو بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے میری پوتی ہی وہ لڑکی ہے جس کو تم پسند کرتے ہو جس سے تم شادی کرنا چاہتے تھے دیکھو نا اللہ نے تمہارے نصیب میں اسی لڑکی کا ساتھ لکھا ہے اور پھر کسی کے ساتھ نا انصافی بھی نہیں ہوگی۔ اللہ نے تمہارے دل میں اسی لڑکی کی محبت ڈال دی جو تمہارے نکاح میں ہے یہ تو اس خدا کی کرم نوازی ہے۔ قاسم بابا تو بے حد خوش لگ رہے تھے یہ جان کر کہ ان کا پوتا اسی لڑکی سے محبت کرتا ہے۔

نہیں قاسم بابا میں سب کچھ بھلا سکتا ہوں لیکن یہ بھلا نہیں سکتا کہ وہ زنی خاندان کا خون ہے۔ آپ جانتے ہیں میں ان سے کتنی نفرت کرتا ہوں چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ دشمنوں کی بیٹی ہے۔ رانک ان کی بات کاٹتے ہوئے بولا تو انہوں نے افسوس سے اسے دیکھا۔

وہ دشمنوں کی بیٹی نہیں تمہارے سکے چاچا کی بیٹی ہے۔ کسی دشمن کا خون نہیں تمہارے اپنے خاندان کا خون ہے اب کی دفعہ قاسم بابا غصے سے اپنے سے باہر ہوئے تھے وہ ایک ہی بات بار بار دہرا رہا تھا۔

لیکن قاسم بابا اس کی پرورش تو ان لوگوں نے کی ہے نا۔ اتنے سالوں سے وہ ان کے ساتھ رہی ہے برلاس خان کی بھانجی ہے وہ۔ اور مت بھولیے کے برلاس خان کی وجہ سے یہاں کتنی زندگیاں تباہ ہوئی ہیں۔ وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولا تھا۔

لیکن ان سب زندگیوں کا میری پوتی سے کوئی تعلق نہیں ہے راتک میری بے قصور پوتی کو ان سب چیزوں میں شامل کر کے گنہگار کرنے کی کوشش ہرگز مت کرنا۔ میری پوتی اب یہیں رہے گی میرے پاس رہے گی ساتھ رہے گی۔

وہ جیسے فیصلہ کر چکے تھے جبکہ اس فیصلے پر مہر تو وہ بھی لگا چکا تھا الوینا کو اب کبھی واپس نہیں جانے دینے والا تھا وہ چاہے حالات کچھ بھی کیوں نہ ہو جائیں اب الوینہ کو یہیں رہنا تھا۔

0000000000

کچھ نہیں کھانا مجھے لے جاؤ یہ سب کچھ یہاں سے مجھے میرے گھر واپس جانا ہے مجھے میرے بابا جانی کے پاس جانا ہے۔ کچھ نہیں لگتے ہو تم سب لوگ میرے سب فریبی مکار ہو تم سب ۔۔۔۔۔" جھوٹی محبتوں کا دکھاوا کرتے ہو ارے لعنت ہے تم لوگوں پر۔ جب کچھ اور نہ بن پڑا تو اس طرح اغوا کر کے لے آئے۔

قاسم درانی جہنم میں جاؤ تم تمہاری وجہ سے میری ماں مر گئی تمہاری وجہ سے میرے ماموں نے خودکشی کر لی تمہاری وجہ سے میرے نانا فوت ہو گئے تم ایک مکار انسان ہو۔

اپنے جھوٹے اصولوں اور دوغلے چہرے کے ساتھ صرف فراڈ کرتے ہو نفرت ہے مجھے تم سب سے۔ وہ غصے سے کھانے کی ٹرے فارحہ کے ہاتھ سے چھین کر دور پھینکتے ہوئے چلائی تھی اس کے چلانے کی آواز دوسرے کمرے میں قاسم بابا اور ان سب کے کانوں میں بھی پڑ رہی تھی۔

نہیں راتک وہ بچی ہے اسے کچھ بھی سمجھ نہیں ہے اسے ہمارے خلاف کیا گیا ہے وہ حقیقت سے ناواقف ہے اچانک راتک کو اٹھ کر غیض و غضب سے باہر جاتے دیکھ قاسم بابا نے اس کا راستہ روکا تھا۔

وہ بے شک کچھ نہیں جانتی لیکن میں اپنے بڑوں کی عزت اس کے ہاتھوں برباد نہیں ہونے دوں گا قاسم بابا۔ اس گھر میں اسے میرے مطابق میرے اصولوں پر رہنا ہے۔ فکر نہ کریں آپ کی پوتی کے ساتھ کوئی ضد نہیں ہے مجھے میری اپنی من چاہی بیوی کے لیے بھی میرے اصول یہی ہیں۔ بے فکر رہیں میں اس کی زبان اپنے طریقے سے کنٹرول کروں گا وہ ایک نظر انہیں دیکھتا تیزی سے کمرے سے نکل گیا تھا۔

فارحہ بیگم اسے زبردستی کمرے میں لے کر آئی تھیں لیکن یہاں آنے کے بعد اس نے چپ بیٹھ کر ہرگز ان لوگوں کو شہ نہیں دی تھی بلکہ وہ بولے جا رہی تھی شاید ان کے ضبط کا امتحان لے رہی تھی اس کے الفاظ انتہائی توہین امیز تھے وہ کسی کا لحاظ نہیں کر رہی تھی نہ رشتوں کا نہ ہی عمر کا۔ یہ وہ نفرت تھی جو بچپن سے اس کے دل و دماغ میں بھری گئی تھی۔ درانی خاندان سے نفرت تو اس نے اپنی پیدا ہوتے ہی شروع کر دی تھی۔ تو اب یہ نفرت باہر کیسے نہ آتی وہ غصے سے ہر چیز اٹھا اٹھا کر زمین پر پھینکتی چکنا چور کر رہی تھی جب اچانک وہ اس کے کمرے میں داخل ہوا۔

○○○○○○○○

اسے کمرے میں دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے رکی تھی ایک عجیب سی سنسناہٹ اس کے پورے جسم میں ہوتی تھی۔ رائٹک درانی کی آنکھوں کی وحشت نے اسے ایک لمحے کے لیے ساکت کر دیا تھا

لیکن صرف ایک لمحے کے لیے اس کی نگاہوں سے نگاہیں ہٹاتے ہی وہ غصے سے بیڈ پر پڑا تکیہ اٹھا کر اس کے پیروں میں پھینک گئی تھی۔

پھوپو جان آپ جائیے یہاں سے اس نے ایک نظر فارحان بیگم کو دیکھا تھا جو شاید اتنی بے عزتی اور ذلت کے بعد خاموشی سے ایک سائیڈ ہو کر کھڑی ہو گئی تھیں۔

اس کے کہنے پر وہ فوراً کمرے سے نکل گئی تھیں۔ جب کہ الوینہ بے حد غصے سے رات کو دیکھ رہی تھی۔

جو آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے سامنے آچکا تھا اس نے ایک نظر کمرے کی حالت دیکھی تھی کمرے میں کوئی بھی چیز اس کے اصل مقام پر نہیں تھی جبکہ کونے میں دیوار سے سے نیچے جاتا کھانا زمین پر پڑا تھا یقیناً اس نے اسی دیوار پر ٹرے ماری تھی ایک گہری سانس لیتے ہوئے اس نے آنکھیں موند کر اوپر کی طرف دیکھا تھا جیسے وہ اپنا غصہ کنٹرول کر رہا تھا۔ وہ اس پر غصہ کرنے نہیں آیا تھا۔

اور پھر اگلے ہی لمحے آنکھیں کھولتے ہوئے اس نے سرخ انگار آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے اسے ایک جھٹکے سے پکڑ کر اسے دیوار کے قریب گھسیٹا تھا۔

یہ کھانا کھانے کے لیے لوگ اپنا خون پسینہ ایک کر دیتے ہیں اور تم نے اس رزق کی اس طرح سے بے حرمتی کی ہے۔
کیا تمہارے ماموں اور ماں باپ نے سکھایا نہیں تمہیں رزق کا احترام کس طرح سے کیا جاتا ہے وہ وحشت ناک انداز میں اسے کھانے کی اہمیت سمجھا رہا تھا جب کہ اس کی اس بات پر وہ ایک لمحے کے لیے شرمندہ ہوئی تھی اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے اپنا ہاتھ غصے سے اس کے ہاتھ سے جھٹکا تھا۔

میرے ماں باپ نے مجھے کیا سکھایا ہے اور کیا نہیں یہ مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے رائک درانی تم خود کیا ہو تمہاری اوقات کیا ہے ارے تمہارے ماں باپ نے تمہیں کیا سکھایا ہے۔۔۔۔۔؟؟

اس طرح کسی کو اغوا کر کے اپنے گھر میں لے آنا لوگوں کو اپنی جھوٹی محبت کے فریب میں پھنسانا۔

محبت میں دھوکہ دینا جھوٹے دکھاوے کرنا محبت کے دعوے کرنا جھوٹے اقرار کرنا وہ سب جھوٹ تھا نہ راتک درانی صرف اپنا مکار چہرہ چھپانے کے لیے اپنی گھٹیا حقیقت چھپانے کے لیے تم نے مجھے اپنی محبت کے فریب میں پھنسانا چاہا تاکہ اگر اور کسی بھی طرح تم کامیاب نہ ہو سکے تو اس طرح سے کر کے مجھے اپنے قریب آنے پر مجبور کر دو گے واہ راتک درانی واہ تم تو بڑی پہنچی ہوئی چیز نکلے۔

نفرت ہے مجھے تم سے انتہائی نفرت تم ایک گھٹیا انسان ہو۔ ایک گھٹیا خاندان کے گھٹیا۔۔۔۔۔"

بس۔۔۔۔۔۔"وہ نہ جانے ابھی کیا کیا بولنے والی تھی جب اچانک رائٹک نے اسے دیوار کے ساتھ ٹکاتے ہوئے چلا کر اس کا منہ بند کیا تھا۔

تم بھی اسی خاندان کا خون ہو مسز الوینہ رائک درانی۔ تم بھی انہی لوگوں کی اولاد ہو۔ اپنے نام کے ساتھ زنی لگا لینے سے تم ان کی پہچان اپنا سکتی ہو لیکن ان کے خاندان کا حصہ نہیں بن سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ تمہاری ماں نے ہم سے تمہاری پیدائش چھپائی تھی چھ سال کے بعد میرے دادا کو پتہ چلا تھا کہ ان کی ایک پوتی بھی ہے۔ اس نے ایک چھوٹی سی کوشش کی تھی اسے حقیقت بتانے کی جب کہ اس کی بات سن کر وہ تلخی سے مسکرائی تھی۔

اور پھر تمہارے مہان دادا نے میری غریب لاچار بے بس ماں پر کیس کر دیا تاکہ اس کی بچی کو اس سے چھین سکیں۔ لیکن میری ماں نے ہمت نہیں ہاری اس نے مقابلہ کیا تم لوگوں کا اور کیس جیت گئی لیکن پھر بھی تم لوگوں کو سکون نہیں ملا چھ سال کی چھوٹی سی بچی کو اغوا کر کے زبردستی تمہارے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔

وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی۔ جب کہ رائٹ نے اس کے بدلے کچھ نہیں کہا تھا کیونکہ یہ ایک حقیقت تھی۔

یلیردرانی اپنی بیٹی کی کسٹڈی کا کیس ہار گیا تھا جس کے بنا پر انہوں نے اسے اغوا کر کے اس کا زبردستی نکاح کروایا تھا۔ وہ اسہتزیہ انداز میں بولی وہی نہ ڈارلنگ ہم درانی ہیں جو چیز ہماری ہے وہ ہماری ہی رہتی ہے اگر مرضی سے نہ سہی تو زبردستی ہم درانی اپنی چیزوں سے کبھی دستبردار نہیں ہوتے۔ اور تم اب میری ہو مرضی سے نہ سہی زبردستی ہی سہی تم رائٹ درانی کی ملکیت ہو۔ اور رائٹ درانی اپنی ملکیت سے کبھی دستبردار نہیں ہوتا۔ اب کی دفعہ اس نے قبول کرتے ہوئے اس کا دل مزید جلایا تھا۔

کتنی آسانی سے وہ اپنے اس عمل کو صحیح قرار دے رہا تھا۔ "کتنا مغرور تھا وہ شخص کتنی آسانی سے وہ اسے اپنی ملکیت کہہ رہا تھا۔
نہیں ہوں میں تمہاری ملکیت سنا تم نے کچھ نہیں ہوں میں تمہاری میں ہرگز یہ رشتہ نہیں رہنے دوں گی میں تم سے طلاق لوں گی۔۔۔۔۔۔"

بس۔۔۔۔۔۔" اس نے پوری شدت سے دیوار پر ہاتھ مارا تو الوینہ سہم کر پیچھے ہٹی

ایک لفظ اور نہیں اب اگر طلاق کا نام بھی اپنی زبان سے نکالانہ تو کوئی اور لفظ نکالنے کے قابل نہیں بچوگی راتک درانی کی ملکیت ہو تم اور اب تم قبر تک راتک درانی کی ملکیت رہوگی اور اگر تم نے اپنی پہچان بدلنے کی کوشش کی تو تمہارا جنازہ مجھ پر حلال ہے یہ بات یاد رکھنا۔

وہ ایک جھٹکے سے اس کا چہرہ دبوچتا اس کے منہ پر دھاڑا تھا جبکہ وہ نفرت سے اپنا چہرہ ہی پھیر گئی تھی۔ اور اس کا اس طرح سے چہرہ پھیرنا راتک درانی کو آگ ہی تو لگا گیا تھا۔

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdunovelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

[https://chat.whatsapp.com/
FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI](https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI)

اس نے ایک جھٹکے سے پھر سے اس کے چہرے کو دبوچتے ہوئے اپنے سامنے کیا تھا اس کی آنکھوں میں بے تحاشہ نفرت کے شرارے جل رہے ہیں اس کے چہرے پر دنیا جہان کے اکتاہٹ تھی اتنی نفرت وہ بھی رائے درانی سے۔ اپنے لیے محبت تو اس نے ویسے بھی اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھی تھی لیکن وہ اتنی نفرت کیسے کر سکتی تھی اس سے۔ رائے درانی کی ہو کر وہ رائے درانی سے نفرت کیسے کر سکتی تھی اسے کوئی حق نہیں تھا رائے درانی سے نفرت کرنے کا۔

اور نہ ہی وہ اسے خود سے نفرت کرنے دینے والا تھا اب تو ہرگز نہیں کل تک اسے مطلب نہیں تھا کہ قاسم بابا کی پوتی کون ہے لیکن آج اسے بس یہ پتہ تھا کہ وہ اس کی ہے۔

وہ اس کی محبت اس کی چاہت اس کا جنون اس کی دیوانگی تھی ہاں یہ جان کر کہ وہ زنی خاندان سے ہے اس کے دل میں تھوڑی دھول پڑ چکی تھی۔ کیونکہ اس خاندان کے کسی انسان سے وہ محبت نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن اسے قبول کرنا تھا اور قبول کرنے میں اسے تھوڑا سا وقت درکار تھا۔ وہ اپنی محبت مار نہیں سکتا تھا اس نے زندگی میں پہلی دفعہ کسی کو چاہا تھا۔ اسے بس یہ پتہ تھا کہ وہ اپنے دادا کو کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا اگر اس کے دادا اسے مجبور کرتے تو شاید وہ اپنے دادا کی پوتی سے رشتہ نبھانے پر مجبور ہو بھی جاتا لیکن وہ الوینہ سے پھر بھی کسی قیمت پر دستبردار نہیں ہونے والا تھا کیونکہ وہ اس کی پہلی اور آخری محبت تھی۔

یہ قسمت کا کھیل تھا کہ دادا کی پوتی ہی اس کی محبت نکلی تھی۔ اور اسے یہ قبول کرنے میں کوئی قباحت نہ تھی کہ وہ اپنے دادا کی پوتی سے محبت کرتا تھا۔ اور اس کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھنا اس کے لیے بے حد اذیت ناک تھا۔

لیکن وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ رہا تھا اور سہ رہا تھا جب اچانک دروازے پر دستک دیتے ہوئے فارحہ اندر داخل ہوئیں اس نے ایک جھٹکے سے اسے دھکا دیتے ہوئے خود سے دور کیا اور چہرہ پھیر لیا تھا۔

بیٹا وہ میں الوینا کے لیے کھانا لے کر آئی ہوں یہ تقریباً شام سے یہاں ہے اور اب رات کے دو بجنے والے ہیں اس نے کچھ بھی نہیں کھایا ہے۔ فارحہ بیگم اسے دیکھتے ہوئے بولیں تو رائے درانی نے ایک نظر بے حرمتی سے پڑے کھانے کو دیکھا تھا۔

لے جائیے یہ کھانا پھوپھو جان جن لوگوں کو کھانے کی قدر نہیں ہوتی انہیں اس طرح سے بار بار کھانے کی بے حرمتی کرنے کی اجازت بھی نہیں دینی چاہیے الوینا کو کھانا اب تب ملے گا جب یہ رزق زمین سے اٹھا کر یہ برتن کچن میں رکھے گی اور اس جگہ کو صاف کرے گی کہیں کی مہارانی نہیں ہے یہ جو سب اس کی خدمتوں میں لگ جائیں گے۔ یہ بھی اسی گھر کا فرد ہے اور اسے کسی طرح کا کوئی سپیشل ٹریٹمنٹ نہیں ملے گا۔

مجھے ضرورت بھی نہیں ہے تم لوگوں کے سپیشل ٹریٹمنٹ کی اور نہ ہی تم لوگوں کے دیے ہوئے کھانے کی۔ اتنی گری پڑی نہیں ہوں کہ تم لوگوں کا دیا کھاؤں گی وہ اچانک ایک دفعہ پھر سے بدتمیزی کی انتہا کر گئی تھی جسے رائے درانی نے بڑی مشکل سے مٹھیاں بیچتے ہوئے برداشت کیا تھا اس کے ماتھے پر کئی سلوٹوں کا اضافہ ہو رہا تھا وہ کیسے برداشت کر رہا تھا یہ سب کچھ وہ بھی نہیں جانتا تھا آج تک اس حویلی میں کسی نے اس سے اونچی آوازیں بات نہیں کی تھی اور یہ لڑکی بدتمیزی پر بدتمیزی کرتی جا رہی تھی۔

اس طرح بھاگنے کی کوشش چھوڑو اور میری دلہن بن کر میرے کمرے میں آنے کی تیاریاں شروع کر دو۔ کیونکہ راتک درانی اب تمہیں تمہارا بھی نہیں رہنے دے گا۔ سو اپنی غلط فہمی دور کرو اور ہسپینڈ کو خوش کرنے کے طریقے سیکھو۔ وہ بے باکی سے اس کے سرخ لبوں پر اپنے انگوٹھے کو رگڑ کر اہستہ سے اس کا گال تھپتھپاتا اوپر کی طرف سیڑھیاں چڑھ گیا تھا جب کہ وہ نفرت سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی جب باہر سے اچانک آنے والے کتے کی آواز پر وہ اچھل کر دروازے سے دور ہٹی تھی آواز اتنی خطرناک تھی کہ کو دیکھنے کی خواہش اس کے دل میں ہرگز نہیں جاگی تھی

oooooooo

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdu novelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

[https://chat.whatsapp.com/
FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI](https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI)

رات کے تقریباً ساڑھے 12 بجے کے بعد اس کی واپسی ہوئی تو سب ہی اس کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کسی نے بھی کھانا نہیں کھایا تھا کیونکہ اس نے ارزک کو فون کر کے کہا تھا کہ ڈنر ساتھ کریں گے۔

ہاں اسے لگا تھا اس کی واپسی جلدی ہو جائے گی وہ اتنا زیادہ لیٹ ہو جائے گا اسے ہرگز اندازہ نہ تھا خیر کراچی تو وہ پہلے ہی پہنچ آیا تھا بیچ میں ایک اور کام نکل آیا تھا۔ اور اپنے اس کام کو پٹاتے پٹاتے اسے تھوڑا زیادہ وقت لگ گیا۔

اور اب اسے شرمندگی ہو رہی تھی کہ کیوں اس نے ارزک سے کہا تھا کہ وہ ڈنر پر اس کا انتظار کرے اس وقت تو وہ چاروں ہی بھوکے بیٹھے ہوئے تھے اس کی بیوی تو معصوم تھی کچھ کہتی ہی نہیں تھی۔

لیکن وہ تینوں اس کے انتظار میں بیٹھے اب اسے کافی سخت نگاہوں سے گھور رہے تھے انداز ایسا تھا کہ انہیں بھوکا رکھنے کی سزا کے طور پر وہ تینوں اب اسی کا باربی کیو کر کے کھائیں گے۔

اچھا بابا ٹھیک ہے میری غلطی ہے میں مانتا ہوں اب اس طرح سے گھور کر مزید شرمندہ نہ کرو۔ مجھے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ مجھے اتنا ٹائم لگ جائے گا یقیناً تم لوگوں نے کھانا نہیں کھایا ہوگا۔

وہ ان چاروں کو صوفے پر بیٹھے دیکھ کر بولا تھا وہ تینوں سامنے بڑے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے جب کہ ساتھ سنگل صوفے پر وہ دونوں ٹانگیں اوپر کیے خود کو پوری طرح سے چادر میں چھپائے سمٹی ہوئی بیٹھی تھی۔ اس کا سراپا ان تینوں کے مقابلے کافی دھبلا پتلا سا تھا لیکن یہ چادر اسے اچھی خاصی ظاہر کرتی تھی۔ اس کی لمبی بڑی چادر ہمیشہ کی طرح اس وقت بھی زمین کو سلامی پیش کر رہی تھی جبکہ اس وقت صوفے پر بیٹھی وہ بالکل چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔ یقیناً اسے بھوک بھی لگی ہوئی تھی۔ اس نے تفصیل سے اسے دیکھا تھا۔ وہ اس کے سامنے بھی ڈوپٹہ نہیں اتارتی تھی۔ خیر اچھا ہی کرتی تھی اپنے ساتھ بیڈ پر لیٹی اس نازک جان کو اس نے بنا ڈوپٹے کے سوائے دیکھ کر کافی دفعہ اپنے بے لگام جذبات کا گلا گھونٹا تھا۔ وہ کافی بے باکی سے دیکھ رہا تھا۔ جب تبریز کی آواز آئی۔

ہم نے بھابھی کو بہت کہا کہ وہ کھانا کھالیں لیکن ان کو بھی ہمارے ساتھ بھوکا رہنا تھا اب تو بھوک سے چوہے بھی پیٹ میں کہیں مر مر گئے ہیں۔ اب بھوک سے زیادہ نیند آرہی ہے تبریز اسے دیکھتے ہوئے معصومیت سے بولا تو اسے اس بچے پر ترس آیا تھا بیچارہ اس کے لیے کتنی دیر سے یوں بیٹھا ہوا تھا۔

اور یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا تھا اگر وہ ان کو کہہ دیتا کہ وہ سب ساتھ ڈنر کریں گے تو کوئی بھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ اس وقت بھی وہ ایک دوسرے کے انتظار میں بیٹھے رہتے تھے۔

بہت اچھا کیا تمہاری بھابھی نے کھانا نہیں کھایا کیونکہ تم لوگوں سے زیادہ اس کا فرض ہے میرے کھانے پینے کا خیال رکھنا میرا انتظار کرنا میرے لیے اچھے اچھے کھانے بنانا۔ بیوی کا شوہر کے لیے انتظار کرنا تو اچھی بیوی کی نشانی ہے۔

جاو ویو کھانے کا کوئی انتظام کرو بھوک تو مجھے بھی لگ رہی ہے۔۔۔ وہ ریلیکس انداز میں اس کی چھوڑی ہوئی جگہ پر بیٹھا تو وہ مسکرا کر کچن کی طرف چلی گئی تھی۔

تم دونوں یہاں بیٹھے کیا ہو جاؤ جا کر بھابھی کی ہیلپ کرواؤ کھانا لگانے میں یہاں آ کیا گئی ہے تم لوگوں نے تو صرف کچن کا ہی کر دیا ہے اس کو۔ وہ بھی تم لوگوں کی طرح بھوکی بیٹھی تھی۔ ارزک نے شجر اور تبریز کو کہا تو وہ اگلے ہی لمحے اٹھ گئے تھے۔ جبکہ ارزک اب اس کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا آخر جاننا بھی تو تھا کہ آخر وہ تھا کہاں۔۔۔۔۔"

oooooooooooo

کھانا کھا کر وہ سب لوگ اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے جبکہ ارزک کو اس نے پوری بات نہیں بتائی تھی بس یہی کہا تھا کہ گھر میں کوئی مسئلہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اسے جانا پڑ گیا۔

نہ جانے کیوں وہ اس کے کزن رائک کو پسند نہیں کرتا تھا رائک جب اس کے سامنے آ جاتا تو وہ کہہ دیتا کہ وہ انسان فیک ہے اس کی پر سنیلٹی فیک ہے یہاں تک کہ وہ رائک سے بات تک کرنا پسند نہیں کرتا تھا اکثر رائک اس سے ملنے کے لیے اس کے فلیٹ آتا تھا بلکہ فلیٹ کی ایک ایکسٹرا چابی اس نے ہمیشہ اپنے پاس رکھی ہوئی ہوتی تھی۔

اس چیز پر بھی اس نے اعتراض اٹھایا تھا وہ صاف الفاظ میں کہتا تھا کہ اسے رائک پسند نہیں ہے۔ اور ایک دفعہ غلطی سے شجر نے کہہ دیا تھا کہ رائک کے چہرے کے فیچرز ارزک کے چہرے سے ملتے ہیں اس دن تو اس نے اچھا خاصا شجر کو بھی دھوڑا لایا تھا۔

وہ اتنا ناپسند کیوں کرتا تھا رائک کو زارق نہیں جانتا تھا لیکن یہ بات کلیئر تھی کہ وہ رائک کا نام تک لینا برداشت نہیں کرتا تھا اس کے سامنے اگر غلطی سے وہ رائک کا نام لے کر کوئی بات کر دے تو اس کا موڈ خراب ہو جاتا تھا۔

اس کی اپنی تو رائک کے ساتھ بہت اچھی دوستی تھی۔ وہ تو بچپن سے ہی اس کا بیسٹ فرینڈ تھا۔ اس کے لیے بے حد عزیز تھا اس کی اکلوتی خالہ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ لیکن ارزک اسے پسند نہیں کرتا تھا تو وہ خود بھی رائک کا ذکر اس کے سامنے نہ کرتا ہاں لیکن وجہ ضرور پوچھتا تھا جس پر وہ کہتا تھا کہ بس وہ پسند نہیں ہے اسے اس کی پر سنیلٹی فیک لگتی ہے۔

اور پھر جب سے اسے یہ پتہ چلا تھا کہ رائک کافی زیادہ امیر انسان ہے تب سے اس نے کہہ دیا تھا کہ کوئی بھی امیر انسان اچھا نہیں ہوتا سوائے اس کے دوست زارق کے۔ اس کا یہ لاجب بھی بالکل بے فضول اور بے بنیاد تھا لیکن وہ اسی لاجب کو دیتے ہوئے اپنی ناپسندیدگی کو صحیح کہتا تھا خیر جو بھی تھا یہ اس کا رائک کا پرسنل میٹر تھا۔

بلکہ رائک اور اس کا کچھ بھی پرسنل تھا ہی نہیں رائک نے تو کبھی بھی اس کی طرف سے ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا تھا بلکہ اس کے تینوں دوستوں سے مل کر وہ ان کی کافی تعریف بھی کر گیا تھا لیکن اپنے اس دوست کے منہ سے اس نے اپنے کزن کے لیے تعریف نہیں ہمیشہ برائی ہی سنی تھی وہ جتنا میچور اور سینسیبل قسم کا بندہ تھا رائک کے معاملے میں وہ اتنا ہی بچہ بن جاتا تھا۔

اور اس کے منہ سے وہ رائٹ کی طرح تعریف نہیں سن سکتا تھا سو ان ساری چیزوں کا مطلب اس نے یہی نکالا تھا کہ وہ رائٹ کو اس لیے پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ زارق کا اور کوئی بھی بیسٹ فرینڈ ہو۔ وہ اس کی بیسٹ فرینڈ کی پوسٹ پر صرف خود کو دیکھتا تھا۔

oooooooo

آپ کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہیں زارق آپ آرام کریں۔ میں نے سب سے چائے کا پوچھا ہے لیکن اس وقت کوئی بھی چائے نہیں پینا چاہتا تبریز کو میں نے زبردستی دودھ پلا کر سونے کے لیے بھیجا ہے۔

آپ کہیں تو آپ کے لیے چائے بنا لوں۔۔۔؟ وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی تو اس کے خالص بیویوں والے انداز پر وہ مسکرا دیا تھا۔ چائے کی بجائے کسی اور چیز کی طلب ہو تو۔۔۔۔۔؟ وہ اس کے معصوم چہرے کو دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

کسی اور چیز کی طلب۔۔۔۔۔" بتائیں نا آپ کو کیا چاہیے میں ابھی لے آتی ہوں۔ وہ فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی جب کہ اس نے سر سے پیر تک اس کے نازک سے سراپے کو دیکھا تھا۔ اندر روم کے اس نے بڑی چادر اتار کر چھوٹا سوٹ کے ساتھ والا ڈوپٹہ لے لیا تھا۔ جو وہ رات کو لے کر ہی سوتی تھی۔ لیکن زارق رات میں اتار کے ایک سائیڈ کر دیتا تھا۔ وہ زارق سے پہلے جاگتی تھی سو وہ۔ نہیں جانتا تھا کہ اس چیز کو وہ نوٹ کرتی ہے یا نہیں۔

یہ ابھی تک تم نے پرانے کپڑے کیوں پہن رکھے ہیں کل جو کپڑے ہم خرید کر لائے ہیں وہ پہننا۔ سارے کلر میں نے اپنی پسند سے خریدے ہیں۔ اب تک یہ بوڑھی عورتوں والے رنگوں میں کیا کر رہی ہو تم۔۔۔۔۔؟

یا میری خریدی ہوئی چیزیں تمہیں پسند نہیں ہیں وہ بڑی بے باکی اور باریک بینی سے اس کے سراپے کو نگاہوں میں رکھے ہوئے تھا اس کے اس طرح سے دیکھنے پر پہلے تو وہ اچھی خاصی پزل ہو گئی پھر اچانک ہی بیٹھ گئی تھی اس کے دیکھنے کا انداز خاصہ بے باک سا تھا جبکہ اس کے یوں اچانک بیٹھنے پر وہ اپنی مسکراہٹ دبا گیا۔

ہاں وہ زارق خان درانی تھا۔ وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں سامنے والے کو فنا کرنے کا ہنر رکھتا تھا تو اس کی بیوی اس کی نگاہوں کو کیسے محسوس نا کرے۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ اپنی بیوی کو دشمن کی نظر سے نہیں دیکھ رہا تھا۔ ہاں لیکن جس نظر سے دیکھ رہا تھا اس کا چھپنا ہی بنتا تھا۔ محترمہ ابھی تو صرف دیکھ رہا ہوں تو تمہاری یہ حالت ہو رہی ہے جب میں تمہاری دھڑکنوں پر اپنا نام لکھوں گا تمہاری رگ میں اتر کر تمہیں اپنی ملکیت ہونے کا احساس دلاؤں گا۔ جب تم سے سود سمیت اپنے حقوق لوں گا تب کیا حال ہوگا تمہارا اس نے مزید بے باکی دکھاتے ہوئے اس سے سوال کیا تو اچانک ہی پریر کے گال سرخی سے دھکنے لگے تھے۔

اللہ اللہ یہ شرم و حیا تو دیکھو لڑکی مجھے نہیں لگتا کہ تم اس شرم و حیا کے ساتھ میرے جیسے بے شرم بندے کا مقابلہ کر پاؤ گی۔ وہ اٹھ کر ایک جھٹکے میں اس کا بازو تھام کر اسے اپنی طرف کھینچتا اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بناتے ہوئے اسے اپنے اوپر گرا چکا تھا۔

اور اس کی بے باک حرکت پر پریر کی دھڑکنوں نے ایسا شور مچایا کہ آواز شاید نہیں یقیناً زارق اپنے کانوں میں بھی سن رہا تھا۔
لڑکی ریلیکس ہو جاؤ اتنی دھڑکنیں تیز ہو رہی ہیں تمہاری کہیں میری شدتیں سہنے سے پہلے انہیں ختم نہ کر لینا۔ بڑا بے لگام بندہ ہوں نہ جانے کیسے
خود پر قابو کر کے بیٹھا ہوا ہوں۔

ابھی صبر رکھویوں شرما کر گھبرا کر اس طرح نازک سی گڑیا بن کر میرے آگے پیچھے گھومو گی تو یقین کرو ساری رسیاں توڑ کر ہر انتہا پار کر جاؤں گا
بری مشکل سے اپنے جذبات کو سمیٹ کے رکھا ہے تم صرف میرے جذبات بڑھا رہی ہو اور کچھ بھی نہیں وہ اس کی کمر پر اپنا حصار مضبوط
کرتے ہوئے اس کے دھکتے ہوئے گال کو اپنے دانتوں میں دبا گیا۔

وہ سسک کر اس سے دور ہٹنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی تھی لیکن جس انداز میں اس نے اسے پکڑ رکھا تھا اس سے دور جانا تو ایک ناممکن سی بات تھی جب کہ جس طرح وہ اس کی پناہوں میں کانپ رہی تھی وہ اپنے سارے جذبات کو ہاتھ سے نکلتے محسوس کرنے لگا تھا۔

زارق۔۔۔۔۔" اس کا ہاتھ بے لگام اس کی کمر پر گردش کر رہا تھا جب کہ وہ بری طرح سے اس کی باہوں میں کانپ رہی تھی۔

بڑی قاتل ادائیں ہیں تمہاری ویسے ماننا پڑے گا میرے صبر کا امتحان لے رہی ہو تم یہ ظالم ادائیں دکھا کر جس طرح تم میرے جذبات بڑکاتی ہو یقین کرو میں بہت براپیش اوں گا جب تم سے اپنے حقوق لوں گا نائیں کسی طرح کا ترس نہیں کھاؤں گا تم پر وہ بے باکی سے اپنا ہاتھ اس کے بالوں میں پھنساتا اس کے بالوں کی لیٹوں کو اپنے انگلیوں سے مسل رہا تھا۔

وہ اس کے کانوں میں اپنے جذبات کو اڈھیل رہا تھا جب کہ اس نے بڑی مشکل سے نگاہیں اٹھا کر اس کی نگاہوں میں دیکھا تھا اسے لگا اس کا دل اس کی نگاہوں میں ہی کہیں گم ہو جائے گا وہ اگلے ہی لمحے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی تھی۔

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdu novelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

[https://chat.whatsapp.com/
FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI](https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI)

یار مجھے لگا نہیں تھا کہ میں اتنا بے صبر اقسام کا بندہ ہوں۔ اپنے آپ کو بہت سخت قسم کا انسان سمجھتا تھا لیکن تمہیں دیکھتے ہی تمہارا ہو گیا ہے یہ زارق خان درانی۔ اسے ایک دفعہ پھر سے اپنی کمر پر اس کی سرسراتی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا تو وہ ایک دفعہ پھر سے پھڑپھڑا کر رہ گئی تھی۔ وہ کیسے بھی اس کی بے باک پناہوں سے نکل جانا چاہتی تھی۔

اس طرح پھڑپھڑا کیوں رہی ہو جانے من یہ سہمی نظریہ کم سن عمر یہ یہ دلکشی سب کچھ میری ہی تو ہے۔ وہ اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتا اس کی انکھوں میں انکھیں ڈالے سوال کر رہا تھا جب کہ اس کے اس طرح سے دیکھنے پر پریرز کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی سانسوں کی بہکی لہر کی ہو۔ اس کی دھڑکنیں رک رک کر شور مچا رہی تھیں۔ جب اچانک وہ اسے بیڈ پر گراتا اس کے اوپر سایہ فگن ہوا تھا۔

بہت ہی بری حرکت لگتی ہے مجھے یہ تمہاری جب میں بات کرتا ہوں میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب کیوں نہیں دیتی ہو اس طرح سے مزاحمت کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔۔" اس طرح سے پھڑپھڑا کیوں رہی ہو جیسے اپنی بیوی کے پاس نہیں کسی غیر لڑکی کے پاس ہوں۔

ہمارے رشتے کے تمام تر تقاضے سمجھ کر آئی ہونا یہاں پہ۔۔۔۔۔!! اب کی دفعہ وہ سختی سے پوچھ رہا تھا وہ یہ چیز بہت زیادہ نوٹ کرتا تھا کہ وہ شرماتی تھی لیکن جس طرح وہ کانپتی تھی سہمتی تھی اس سے ڈرتی تھی۔ اسے اچھا نہیں لگتا تھا اس کا شرمایا گھبرایا روپ وہ اپنے دل میں کہیں محفوظ کر لینا چاہتا تھا لیکن پھر بھی جس طرح وہ سہم کر اس کی قربت کے لمحات سے نکلنے کے بعد بھی کانپتی رہتی تھی۔ وہ اپنے آپ میں گلٹ سا محسوس کرنے لگتا تھا۔

وہ اپنے شوہر کی قربت کو اپنے چہرے سے چھپا نہیں سکتی تھی اس کا چہرہ اس کے دل کا حال بیان کر دیتا تھا۔

ٹھیک ہے آج کے بعد میں اس طرح تمہارے پاس نہیں آؤں گا شاید مجھے خود ہی فلحال یہ فاصلے مٹانے نہیں چاہیے میں سوچ رہا تھا کہ جب تک ہم یہ رشتہ شروع کرتے ہیں میں تمہیں اپنے ساتھ کنفرٹیبل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

لیکن نہیں تم شاید ایسا چاہتی ہی نہیں ہو خیر شاید میں اس زبردستی کے رشتے کو لے کر کچھ زیادہ ہی سیریس ہو گیا ہوں۔ وہ اچانک سے اس کے قریب سے اٹھ کر کھڑا ہوا تو پریزر نے اگلے ہی لمحے اس کا بازو تھام لیا تھا۔

نہیں۔۔۔۔۔ زارق۔۔۔۔۔ ایسا تو نہیں۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔ وہ میں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔"

کیا میں وہ یہ۔۔۔۔۔!! سیدھی اور کلیتہً بات کیا کرو پری مجھے یہ کانپتے لہجے میں بات کرتی لڑکیاں پسند نہیں ہیں مجھے تھوڑی بولڈ اور بے باک قسم کی لڑکیاں پسند ہیں کم سے کم اپنے دل کی بات تو اپنے شوہر کے سامنے کر سکیں نا۔

اس طرح سے بکری کی طرح میں میں کرنے والی لڑکی جو اپنے ہی ہمسفر کے سامنے اپنی کوئی بات مکمل نہ کر سکے ایسی لڑکی کم از کم میری پسند نہیں ہے وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ پجاری مزید شرمندہ ہو گئی تھی۔ جبکہ اب زارق اس کے رونے جیسی شکل دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ وہ صرف اسے یہ سمجھانا چاہتا تھا کہ وہ اس سے ہر طرح کی بات کھل کر کر سکتی ہے لیکن اس نے تو رونی صورت بنالی تھی۔

کم آن یا رتم کھل کر مجھ سے اپنی کوئی بھی بات کر سکتی ہو وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پھر سے بولا۔ جبکہ پری چہرہ جھکا گئی تھی۔ جبکہ اس کا یوں چہرہ جھکا کر انسو بہانا زارق کو بالکل اچھا نہیں لگا تھا وہ اسے کیا سمجھا رہا تھا اور وہ بے وقوف لڑکی کیا سمجھ رہی تھی

میں۔۔۔۔۔ بے باک اور۔۔۔۔۔ بولڈ بن۔۔۔۔۔ جاؤں گی۔۔۔۔۔ آپ کے لیے۔۔۔۔۔ زارق۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ کو۔۔۔۔۔ میرے جیسی لڑکی۔۔۔۔۔

نہیں پسند۔۔۔۔۔ میں کوشش کروں گی۔۔۔۔۔ کہ آپ کو شکایت۔۔۔۔۔ کا موقع نادوں۔۔۔۔۔ وہ اپنی نازک مرمریں انگلیوں سے اپنی حسین آنکھیں رگڑتی اسے اس کا ہاتھ تھامنے پر مجبور کر گئی تھی۔ وہ ایک جھٹکے میں اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتا اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر گیا تھا۔

وہ اس لحاظ سے بے باک اور بولڈ لڑکی کی بات کر رہا تھا جو اپنے شوہر کے سامنے اپنی پرابلم بیان کر سکے۔ اور یہ لڑکی کیا سمجھی تھی اسے ہرگز اندازہ نہیں تھا ہاں لیکن اسے اپنی بے باک اور بولڈ بیوی دیکھنے کا اچانک ہی شوق چڑھ گیا تھا۔

بے باک اور بولڈ لڑکیاں شوہر کی طلب کو پورا کرنے میں اس کا ساتھ دیتی ہیں تمہاری طرح بھاگتی نہیں ہیں اس کی پناہوں سے۔۔۔۔۔ "وہ جو اس کے ہونٹوں کو اپنے لبوں میں قید کرتا اس کے لبوں سے میٹھا جام پی رہا تھا اس کے پھر سے مزاحمت کرنے پر اس کے لبوں کو آزادی بخشتے ہوئے جیسے اسے سمجھاتے ہوئے بولا تھا وہ اپنی دھڑکنوں میں بوچھال محسوس کرتی ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے اچانک ہی اس کا چہرہ تھا میں اس کے لبوں پر جھک گئی تھی انداز ایسا تھا جیسے وہ اس کے لبوں کو کبھی چھوڑنے کا ارادہ نہ رکھتی ہو جبکہ زارق خود بھی شوکد کی کیفیت میں اپنے ہونٹوں پر اس کے گداز لبوں کا لمس محسوس کر رہا تھا وہ بس اپنے ہونٹوں کو اس کی ہونٹوں پر کافی شدت سے رکھے ہوئے تھی یقیناً یہ اس کا پہلا کسنگ ایکسپیرینس تھا جو کہ بہت ہی خراب تھا۔ اس نے اسے پوری طرح سے اپنی پکڑ میں قید کیا تھا لیکن اب کی دفعہ بھی اس نے اس کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ نہ ہٹائے۔ شاید وہ آج ہی اپنے آپ کو اس دنیا کی سب سے بے باک اور بولڈ لڑکی ثابت کرنا چاہتی تھی۔

لیکن اس کا یہ انداز بالکل بچوں جیسا تھا جیسے کوئی بچہ ضد پکڑ لیتا ہے کہ وہ ایک کام کر کے رہے گا بے شک اس کام میں وہ پوری طرح سے اناڑی ہی کیوں نہ ہو وہ اس کے لبوں پر اپنے لب جمائے ہوئے تھی نہ اسے کس کرنے دے رہی تھی اور نہ ہی اپنے ہونٹ ہٹا رہی تھی۔

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdu novelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

<https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI>

پری کافی زیادہ ہمت دکھا چکی تھی وہ حیران بھی تھا۔ اور پریشان بھی تھا۔ جب کہ اندر ہی اندر وہ کافی خوش بھی تھا اپنی معصوم بیوی کی اس دلیری پر۔۔۔۔۔

دیکھا۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ کتنی بولڈ ہوں۔۔۔۔۔!! وہ لمبی لمبی سانسیں لیتی پیچھے ہٹتے ہوئے کہہ رہی تھی جب اچانک ہی زارق نے اسے تھام کر اپنے سینے سے لگایا تھا۔

میں اس۔۔۔۔۔ سے بھی۔۔۔۔۔ زیادہ بولڈ۔۔۔۔۔ ہوں۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ تو کچھ۔۔۔۔۔ بھی۔۔۔۔۔ نہیں ابھی۔۔۔۔۔" وہ اس کے سینے سے لگی دبی دبی آوازیں بولی تو زارق نے اپنے قہقہے کو بڑی مشکل سے کنٹرول کیا تھا۔

بس بس۔۔۔۔۔ بس بس۔۔۔۔۔" میرا بچہ ریلیکس مجھے پتہ چل گیا تم بہت بہت زیادہ بولڈ ہو۔ اتنی بولڈنس کہاں سے سیکھی ہے تم نے۔۔۔۔۔!! وہ اسے اپنے سینے میں چھپائے اس کے کانپتے وجود کو بہت اچھے سے محسوس کر رہا تھا۔ اس کے دل کی دھک دھک اسے اپنے کانوں میں صاف سنائی دے رہی تھی۔

مجھے خود۔۔۔۔۔ آتی ہے۔۔۔۔۔" وہ بڑی بہادری سے بولی تھی۔

ویری گڈ یار تم تو ہر چیز میں ایکسپرٹ ہو بلکہ تم نے تو مجھے خوش کر دیا ہے۔ میں مزید تمہاری بولڈنس کے ایسے نظارے دیکھنا چاہوں گا صرف اس چیز میں بولڈ ہو یا باقی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

مجھے سب۔۔۔۔۔ کچھ آتا ہے۔۔۔۔۔" وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے اس کے سینے سے سر ہٹاتی ہے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جبکہ اپنا سرخ لہو رنگ ہو رہا تھا زارق نے حیرانگی کا اظہار کیا تھا۔

مجھے اتنی ہی بولڈ اور بے باک بیوی چاہیے تھی۔ مجھے تمہاری بولڈنس کے سارے نظارے دیکھنے ہیں۔ وہ مسکراہٹ دبائے بولا تھا جب کہ اس کے چہرے کی اڑتی ہوائیاں اسے قہقہے لگانے پر مجبور کر رہی تھیں یہ تو صرف وہ جانتا تھا کہ اس نے خود کو کیسے کنٹرول کر رکھا تھا۔

ہاں تو۔۔۔۔۔!!۔۔۔۔۔ اب تو آپ کے پاس ہی رہوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نادود دیکھتے رہیے۔۔۔۔۔ گا سارے نظارے۔۔۔۔۔ میری بے باکی کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے اپنے لہجے کو مضبوط بناتے ہوئے بولی تو زارق نے امپریسڈ ہونے والے انداز میں گردن ہلائی تھی۔

واؤ امیزنگ میں بے چین ہوں سارے نظارے دیکھنے کے لیے اب تم مزید کوئی نظارہ دکھانا چاہتی ہو کیا۔۔۔۔۔" اس نے دوبارہ سے پوچھا تو اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔

اب سوتے ہیں۔۔۔۔۔ بہت وقت ہو۔۔۔۔۔ گیا ہے۔۔۔۔۔ وہ جگہ چھوڑتے ہوئے فوراً اب بیڈ پر اپنی سائیڈ پر آتی کروٹ بدل گئی تھی۔

ہاں بہت وقت ہو گیا ہے لیکن بولڈ اور بے باک بیویاں اس طرح سے تو نہیں سوتی وہ اچانک سے بولا تو وہ جو کروٹ بدل کر اپنے سہمے ہوئے دل کو تھپک رہی تھی اگلے ہی لمحے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

ہاں اس وقت ذہن پر صرف ایک ہی چیز سوار تھی کہ اس کے شوہر کو بے باک اور بولڈ بیوی پسند ہے یعنی کہ اس کے جیسی لڑکیاں اسے پسند نہیں ہیں اور وہ ہرگز نہیں چاہتی تھی کہ کوئی بے باک اور بولڈ چڑیل ان کی زندگی میں آئے۔

وہ ہرگز اپنے شوہر کو کہیں نہیں جانے دے سکتی تھی آخر اس کا تو واحد سہارا ہی وہی تھا بس وہ ویسی بن جائے گی جیسی زارق چاہتا تھا۔ اور اس کے لیے اسے بے شک کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔

کیسے۔۔۔ سوتی ہیں۔۔۔؟ اس نے سہمے ہوئے انداز میں پوچھا تو زارق کو اس پر ترس آیا تھا۔

یہ اتنے لمبے لمبے تھان لپیٹ کر نہیں سوتی۔ ہاٹ سی کوئی ناٹھی۔۔۔"

وہ تو۔۔ ہم نے۔۔۔ لی ہی نہیں۔۔۔۔۔ تھی۔۔۔۔۔ "اس نے شکر پڑھتے ہوئے ہنس کر کہا جب کہ اس کی مسکراہٹ پر اسے اپنا دل غوتے کھاتا محسوس ہوا تھا۔

اوو وہاں وہ تو ہم نے لی ہی نہیں تھی خیر کوئی بات نہیں۔ کل لے آئیں گے تمہاری بولڈنس اور بے باکی کے سامنے وہ بھی کیا ہی چیز ہوگی نا۔۔۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو اس نے ڈرے ہوئے انداز میں بڑی مشکل سے تھوگ نکل کر ہاں میں سر ہلایا تھا۔

وہیے تمہیں کیا لگا تھا مجھے تمہارے جیسی۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے شرمیلی اور یہ سہمی سہمی بیوی پسند ہے۔ اسی لیے تم نے نہیں لی تھی نا اس دن اور اس کو بے ہودا کہہ دیا تھا وہ مزید اس کے پاس لیٹتے ہوئے پوچھنے لگا تو اس نے سر ہلایا تھا

وہ کافی مہنگی بھی تھی نا تو اس لیے میں نے نہیں لی۔ میں نے سوچا آپ کیا سوچیں گے۔۔۔۔۔ ابھی بیوی آئی نہیں۔۔۔ اور اتنے خرچے کروا رہی ہے۔۔۔۔۔ ورنہ میرا ارادہ تھا لینے کا۔ وہ اپنے ناخن چپاتی بولتی جا رہی تھی جبکہ اپنی باتوں کی گہرائی کا اندازہ شاید اسے بھی نہیں تھا۔

ایسی بولڈ اور بے باک بیوی پر میں اپنی ساری دولت لٹا دوں بے بی۔۔۔۔" تم بس حکم دیا کرو کل خود تمہارے لیے وہ بے ہودا نائٹیز میرا مطلب ہے بولڈ نائٹیز لے کے آؤں گا۔ تمہاری مزید بولڈنس کا دیدار کرنے کے لیے وہ پھر سے بولا تو اس نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔ لیکن اس کی مسکراہٹ کتنی نقلی تھی یہ اس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا چہرے پر پھیلی انتہائی سرخی اور دھکتے گال اس کے جذبات کو بڑھا رہے تھے جس کو اس نے بڑی مشکل سے کنٹرول کر رکھا تھا۔

ایسی بولڈ اور بے باک بیویاں اتنا دور ہو کر نہیں سوتی اس نے لب دبا کر کہا تھا وہ اچھا خاصا فاصلہ بنائے ہوئے تھی اس کی بات سن کر اگلے ہی لمحے اس کے سینے میں آگھسی تھی۔

یا اللہ تیرا شکر ہے ایسی بے باک اور بولڈ بیوی دینے کے لیے وہ اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بناتا اس کے دوپٹے کو نکال کر پیچھے گرا چکا تھا اب کی دفعہ پریزر کی دھڑکنیں پھر سے شور مچانے لگی تھیں۔

میں بہت زیادہ بولڈ ہوں۔۔۔۔۔" وہ اس کے سینے میں دبی دبی آواز سے بولی۔

ہاں میری جان بہت بہت زیادہ ایکسٹریم بولڈ ہو تم وہ اسے خود میں سچتے ہوئے بولا تھا۔ وہ کیسے بھی اسے یقین دلانا چاہتی تھی کہ وہ بہت بولڈ ہے۔ بے شک وہ اس کی بولڈنس اور بے باکی پر دل و جان سے یقین کر چکا تھا۔

ویسے تم اتنی بولڈ اور بے باک ہو کیوں۔۔۔۔؟ اسے تھوڑی دیر کے بعد اپنے کانوں پر اس کے لبوں کا لمس محسوس ہوا تو جسم میں عجیب سی سنسناہٹ ہونے لگی تھی وہ اس کے کان سے پیچھے والے حصے پر اپنے لب پر رکھتا گھنی مونچھوں کی چبن سے اسے روشناس کروا رہا تھا۔ کیوں کہ۔۔۔۔۔"آپ میرے ہیں نا۔ وہ اس کے سینے میں سر دیے پھر سے بولی تو زارق کو کچھ عجیب سا لگا تھا اس بات کا کیا مطلب تھا بھلا۔۔۔۔۔!!

میں سمجھا نہیں۔۔۔" وہ چہرہ اس کی گردن سے ہٹاتے ہوئے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔ مطلب اور کوئی نہیں ہے میرا ماں باپ مر گئے۔ بہن بھائی ہیں نہیں رشتہ دار جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں صرف آپ ہی تو ہیں میرے۔ اور آپ جیسا چاہیں گے ویسے ہی بن جاؤں گی۔ مجھے بس آپ کے پاس رہنا ہے۔ آپ کے ساتھ رہنا ہے۔ آپ کی بن کر رہنا ہے اور آپ کو اپنا بنانا ہے۔

میں اس لیے بولڈ ہوں تاکہ آپ کسی اور بولڈ چڑیل کے اسیر نہ ہو جائیں۔ میں آپ کو کبھی کسی اور کے پاس نہیں جانے دوں گی۔ وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھے اس کی دھڑکنوں سے بھی زیادہ قریب اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولے جا رہی تھی جب کہ زارق ایک لمحے میں سمجھ گیا تھا کہ وہ ساری کشتیاں جلا کر آئی ہے اس کے لیے اس کی دھوپ چھاؤں زمین آسمان سب کچھ زارق کی ہے۔ وہ اسے لے کر ان سکیور تھی۔۔۔۔۔"

میری اپنی بیوی اتنی بولڈ اور بے باک ہے مجھے کیا ضرورت ہے کسی اور چڑیل کے پاس جانے کی۔ میں اپنی چڑیل سے میرا مطلب ہے پری سے خوش ہوں۔ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے وہ اسے اپنے سینے میں چھپا گیا تھا۔

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdu novelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

<https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI>

جب کہ زارق کو آج پہلی دفعہ احساس ہوا تھا کہ وہ کسی کی سچی اور معصوم محبتوں کا اکلوتا حقدار ہے۔

oooooooo

الوینہ کہاں چلی گئی تھی کسی کو کچھ بھی پتہ نہیں چل رہا تھا وہ ساری رات سے غائب پھر صبح ہوتے ہی پولیس نے رپورٹ لکھ لی تھی کیونکہ پولیس کا کہنا تھا جب تک بچی کو غائب ہوئے پورے 12 گھنٹے نہ ہو جائیں تب تک رپورٹ درج نہیں کی جا سکتی۔ وہ اپنی طرف سے اسے ڈھونڈ رہے تھے لیکن الوینہ کو نہ ملنا تھا وہ نہ ملی تھی۔ جب صبح 10 بجے خان صاحب کو اپنے فون پر ایک کال آئی تھی یہ نمبر کس کا تھا وہ بہت اچھے طریقے سے جانتے تھے۔ لیکن سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ رائٹ کو کیا جواب دیں گے کیونکہ رائٹ شاید ان سے شادی کے ریلیٹڈ ہی کچھ پوچھنا چاہتا تھا انہوں نے بہت سوچتے سمجھتے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ رائٹ کو الوینہ کی نکاح کے بارے میں بتا دیں گے۔ السلام علیکم انکل کیسے ہیں آپ میں امید کرتا ہوں کہ آپ بہتر ہوں گے۔ اس نے کافی عزت اور احترام سے انہیں مخاطب کیا تھا۔ جی و علیکم السلام بیٹا میں ٹھیک ہوں آپ سنائیں۔ انہوں نے اپنی طرف سے یہ معاملہ کنٹرول کرنا چاہا تھا لیکن دوسری طرف سے رائٹ کے جواب نے انہیں جھٹکا دے دیا تھا۔

جی انکل میں ٹھیک ہوں اور آپ کی بیٹی بھی بالکل ٹھیک ہے اور فکر نہ کریں میرے ساتھ رہے گی تو ٹھیک ہی رہے گی اسے ڈھونڈنے میں ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ اس وقت اپنے شوہر یعنی رائٹ خان درانی کے پاس ہے۔ میں آپ کے گھر رشتہ لے کر آیا تھا تب اس بارے میں مجھے خود بھی پتہ نہیں تھا لیکن میں ہرگز آپ کو کسی طرح کے دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتا تھا آپ کی بیٹی سوری میرے چچا یلیر درانی کی بیٹی جو کہ میرے نکاح میں ہے اس وقت میرے گھر میں میرے ساتھ ہے۔ آپ اسے ڈھونڈتے ہوئے ہلکان ہرگز نہ ہوں یہی سمجھ لیجیے کہ آپ نے اپنی بیٹی کی رخصتی کر دی ہے اب وہ واپس کبھی آپ لوگوں کے پاس نہیں آئے گی باقی اگر آپ اس کے عزیز بن کر آئیں گے تو میں ضرور آپ کی ملاقات اس سے کرواؤں گا لیکن اگر آپ دشمن بن کر آئیں گے تو یاد رکھیے گا درانی خاندان والے دشمنیاں نبھانے میں ماہر ہیں۔

باقی اس طرح سے آپ کی بیٹی کی رخصتی کرنی پڑی اس کے لیے میں کافی شرمندہ ہوں مجھے آپ سے کوئی گلا نہیں ہے آپ ایک اچھے انسان ہیں اور سچ میں آپ نے اپنی بیٹی کی پرورش بھی بہت اچھے طریقے سے کی ہے۔ میں اور یلیر درانی آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولیں گے باقی وہ ہماری تھی ہم نے لے لی۔ اس بات کو قبول کرتے ہوئے یہ معاملہ یہیں پر ختم کر دیجئے گا اور اگر برلاس خان دشمنی نبھانا چاہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں بیکاریں کورٹ کچہریوں کے دھکے کھا کر آپ کو اس عمر میں اپنی طبیعت خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

باقی یہ دشمنی ہماری اور برلاس خان کی ہے آپ سچ میں نہ ایں تو آپ اپنی بیٹی سے مل سکتے ہیں۔ جلد ہی بہت بڑے پیمانے پر ولیمہ رکھا جائے گا ہم آپ کو انوائٹ کریں گے ان شاء اللہ اب وہیں پر ملاقات ہوگی۔

اپنی بکو اس بند کرو رائک خان درانی تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کو اغوا کرنے کی وہ غصے سے دھاڑے تھے جبکہ رائک اسی طرح کے کسی ری ایشن کی امید رکھتا تھا۔

ارے ارے خان صاحب آپ تو اس طرح سے چلا رہے ہیں جیسے آپ کی کسی چیز کو اٹھا لیا ہو۔۔۔۔۔" کہنا ہماری تھی ہم نے لے لی۔ اور پلیر اپنا بی پی ہائی کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو آپ جب چاہیں اپنی بیٹی سے مل سکتے ہیں۔

وہ تم سے طلاق چاہتی ہے۔۔۔۔۔" وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے پھر سے غصے اور تیش سے غرائے تھے۔

بچی ہے خان صاحب۔۔۔۔۔" اور آپ جانتے ہیں آپ کی بچی کتنی ضدی ہے فکر نہ کریں میں آپ کی بچی کو تیر کی طرح سیدھا کر دوں گا طلاق کا نام تو دور کی بات خیال تک اپنے دماغ میں نہیں لائے گی خیر ملاقات ہوگی۔ میں ذرا آپ کی ضدی بچی کو دیکھ لوں۔

خدا حافظ اس نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا جب کہ دوسری طرف خان صاحب مٹھیاں بیچ کر رہ گئے تھے۔

0000000000

رات کو کمرے میں آنے کے بعد وہ بھوکھی ہی سو گئی تھی نہ تو اسے بھوک لگی تھی اور نہ ہی اس گھر سے کچھ کھانے کی تمنائی تھی۔ بس وہ یہی سوچ رہی تھی کہ اس کے ماں باپ کس حال میں ہوں گے کیا ان لوگوں کو پتہ چل گیا ہوگا کہ یہ لوگ اسے یہاں اٹھا لائے ہیں۔ کیا وہ لوگ اس تک پہنچ پائیں گے۔

یہ لوگ تو اسے یہاں سے جانے ہی نہیں دینے والے تھے اور اوپر سے رائٹ کی بے باک حرکتیں وہ تو اس پر پورا پورا اپنا حق جتا رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں ا رہا تھا وہ کیا کرے۔ یہاں سے نکلنا ہرگز آسان نہیں تھا یہ لوگ تو اسے یہاں قید کر لینا چاہتے تھے۔ انہی سوچوں کے ساتھ وہ گہری نیند میں اتر چکی تھی اب اس کی آنکھ کھلی تو کوئی اور بے حد نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔

اس نے اپنے سامنے بیٹھے اس آدمی کو دیکھا تھا وہ پوری طرح سے انجان تھی یہ شخص کون تھا وہ نہیں جانتی تھی۔ اس کی آنکھوں میں اس کے لیے بے تحاشہ محبت تھی۔

وہ ایک لمحے میں اٹھ کر بیٹھ گئی تھی نگاہیں اب بھی اس انسان کے چہرے پر مرکوز تھیں جو اس کے بے حد قریب بیڈ پر بیٹھا مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے پہچاننے کی کوشش کی تھی لیکن نہیں وہ اسے نہیں جانتی تھی۔

کون ہے آپ۔۔۔۔؟ اس نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا تو وہ آدمی مسکرایا تھا۔

میں تمہارا بد قسمت باپ ہوں میری بچی میں یلیر درانی ہوں انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے بتانا چاہا تھا۔ لہجے میں دکھ تھا۔ جبکہ وہ تو جیسے ان کا نام سن کر شاکڈ رہ گئی تھی۔ وہ ایک جھٹکے میں بیڈ سے اٹھتی ان سے اچھا خاصا فاصلہ بنا گئی۔

ہمت کیسے ہوئی میرے سامنے آنے کی مجھے لگ رہا تھا کہ آپ اب تک میرے سامنے نہیں آئے شاید آپ میں تھوڑی شرم باقی ہے لیکن نہیں
آپ تو -----"

میں حیران ہوں۔ مجھے لگا تھا کہ آپ زندگی میں کبھی میرا سامنا نہیں کر پائیں گے زندگی میں کبھی مجھے اپنی صورت نہیں دکھائیں گے کبھی میرے سامنے آنے کی ہمت نہیں ہوگی آپ میں لیکن آپ تو۔۔۔۔۔ہاں آپ تو درانی ہیں۔ درانی خاندان والے تو اپنی غلطیوں کو فخر سے بیان کرتے ہیں۔

تو آپ کو بھی فخر ہوگا نا میری ماں کی زندگی برباد کرنے پر۔۔۔۔۔؟ میری زندگی برباد کرنے پر۔۔۔۔۔" آپ کی وجہ سے کتنی زندگیاں تباہ ہوئی ہیں اندازہ تو ہوگا ہی نا آپ کو۔۔۔۔۔" اور خود کو میرا باپ کہہ رہے ہیں یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آرہی آپ کو۔۔۔۔۔؟ وہ انہیں دیکھتے ہوئے انہیں شرم دلانے والے انداز میں بولی تھی جبکہ اس کی باتوں کا برا منائے بغیر وہ نگاہیں چراگئے تھے ہاں اس کے سوالوں کے جواب نہیں تھے یلمیر درانی کے پاس۔

تم بالکل صحیح ہو میری بچی تمہاری ناراضگی بجائے میں غلط ہوں ہر جگہ غلطی میری ہے تمہارا ناراض ہونا بنتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

بس کریں یلیردرانی صاحب میں آپ سے ناراض نہیں ہوں میں آپ سے نفرت کرتی ہوں آپ کی شکل تک نہیں دیکھنی مجھے آپ کو لگتا ہے میں آپ سے ناراضگی کا اظہار کروں گی ناراضگی کا اظہار وہاں کیا جاتا ہے جہاں کوئی تعلق ہو اور آپ نے تو میری ماں سے ہر تعلق اس وقت ختم کیا تھا جب میں اس کے پیٹ میں تھی ۔

میری معصوم لاچار ماں اپنے بھائی اور باپ کے جنازے پر رونے کے لیے آپ کی اجازت کی طلب گار تھی اور آپ نے اسے اپنے بھائی اور باپ کی موت پر رونے کے لیے ہر تعلق ختم کرنے کی دھمکی دی۔

آپ چاہتے ہیں میں اس بات پر آپ سے ناراضگی کا اظہار کروں ارے لعنت ہے آپ جیسے باپ پر۔۔۔۔۔" میرے ماموں کہتے ہیں میں فضا کی طرح دکھتی ہوں۔ سچ سچ بتائیے اس شکل کو دیکھتے ہوئے آپ کو اپنے گھٹیا کرتوت یاد نہیں آرہے دیکھیے یہی شکل تھی۔ اس عورت کی جسے آپ نے لوٹا تھا۔

شراب کے نشے میں ایک عورت کے ساتھ زیادتی کی اور پھر اسے اپنا نام دے کر مہان بن گئے آپ۔ کبھی سوچا تھا آپ نے اسی شکل کی ایک بیٹی ہوگی آپ کی وہ اچانک ان کے پاس آتی ان کے گریبان کو جھنجھوڑتے ہوئے بولی تو یلیر درانی سے نگاہیں نہ اٹھائی گئی تھیں ہاں وہ گناہ جو انہوں نے آج سے 28 سال پہلے کیا تھا وہ بلایا نہیں جاسکتا تھا 28 سال پہلے اپنے گھر کے کچن میں کام کرتی اس معصوم لڑکی کو نشے کی حالت میں برباد کیا تھا انہوں نے۔

تب وہ نہیں جانتے تھے کہ اس کی شکل کی ایک بیٹی بھی ان کی زندگی میں آئے گی جو ان میں اپنی بیٹی کا چہرہ دیکھنے کی ہمت ختم کر دے گی۔

وہ رکنا چاہتے تھے وہاں اپنی بیٹی سے بات کرنا چاہتے تھے اسے اپنے سینے سے لگانا چاہتے تھے لیکن اس کے الفاظ اتنے تلخ تھے کہ ان سے اپنے پیروں پر کھڑے رہنا مشکل ہو گیا وہ اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتے کرے سے نکل گئے تھے۔ جبکہ الوینہ غصے سے سر جھٹک کر واپس وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی تھی غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سب کچھ تباہ کر دے۔

oooooooo

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdu novelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

[https://chat.whatsapp.com/
FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI](https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI)

گڈ مورنگ مائی بے باک اور بولڈ بیوی۔۔۔۔۔ "صبح صبح شوہر کو وش کیا جاتا ہے پھر روم سے نکلا جاتا ہے۔ وہ اچانک کچن میں آتا اسے تھام کر خود میں قید کر چکا تھا۔ جبکہ پری کی تو سانس ہی مانورک گئی تھی اس کے اچانک آنے پر۔

وہ۔۔۔۔۔ وہ میں۔۔۔۔۔ گڈ مورنگ۔۔۔۔۔ "وہ بڑی مشکل سے کچھ بولنے کے قابل ہوئی تو زارق مسکرا دیا۔

بے باک اور بولڈ بیویاں یوں گڈ مارنگ وش نہیں کرتی۔ اتنی بولڈ ہو تم اتنا بھی نہیں پتہ وہ شکوہ کن انداز میں اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ معصوم پریشان ہو گئی تھی۔

کیا ہوا اتنی پریشان کیوں ہو گئی کیا تمہیں نہیں پتہ کہ بولڈ اور بے باک بیویاں کس طرح گڈ مارنگ بولتی ہیں اس نے اس کے چہرے کی اڑتی رنگت دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ارے کیوں نہیں۔۔۔۔۔ پتہ سب پتہ۔۔۔۔۔ ہے مجھے۔۔۔۔۔ ابھی کوئی بھی آ۔۔۔۔۔ جائے گا نا۔۔۔۔۔ تو بولڈ اور۔۔۔۔۔ بے باک تو میں۔۔۔۔۔ کمرے میں ہوں۔۔۔۔۔ کمرے سے۔۔۔۔۔ باہر تو میں۔۔۔۔۔ سب کی بھابھی۔۔۔۔۔ ہوں نا۔۔۔۔۔ تو مجھے ویسے۔۔۔۔۔ بھی پسند نہیں ہے۔۔۔۔۔ روم کی باتیں باہر لانا۔۔۔۔۔ "اس نے تھوڑا بولڈ انداز میں جواب دیا تھا لیکن لہجہ کانپ رہا تھا۔

اوہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو ویری سمارٹ تمہاری بولڈ نیس تو صرف میرے لیے ہے نا۔ لیکن اس وقت تو یہاں کوئی نہیں ہے ایٹ لیسٹ ایک چھوٹی سی کس تو مل سکتی ہے نا گڈ مارنگ کی وہ اسے یوں ہی تھامیں اس کے کان پہ اپنے لب رکھے سرگوشی نما اواز میں بولا تھا جب اچانک ہی کچن سے باہر ارزک کے گلا کھنکارنے کی اواز سنائی دی۔

میرا موڈ۔۔۔۔۔ تو تھا۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ "وہ اچانک سے بولی تو اس نے حیرت سے پری کو دیکھا تھا جو کتنے مزے سے سارا الزام ارزک کے آنے پر لگا گئی تھی۔

اس کمینے کی تو ایسی کی تیسری بیوی کا موڈ خراب کر دیا وہ دانت پیستا کچن سے باہر نکلا تھا جہاں وہ مزے سے کھڑا ہر تھوڑی دیر کے بعد گلا کھنکار رہا تھا۔

شادی شدہ لوگوں سے گوازش ہے اپنا رومینس بیڈ روم۔ کی حد تک رکھیں باہر الٹرا پرو میکس کنوارے گھوم رہے ہیں۔ اور اس طرح کھلے عام رومینس کر کے کنوروں کا دل۔ جلانا گناہ کبیرہ ہے۔ وہ مزے سے کہتا کچن میں چلا گیا تھا جبکہ زارق ہاتھ پر ہاتھ مارتا روم میں چلا گیا تھا۔

oooooooo

یہ کتنی خوبصورت جگہ ہے خان۔۔۔۔۔ "یہاں سے واپس جانے کا دل ہی نہیں کر رہا وہ اونچی لمبی پہاڑیوں کو اپنے چاروں اور دیکھتے ہوئے بولی تو ازبک مسکرایا تھا۔ اس کا مسکرانا جیسے نظاروں کو مزید رنگ بخش گیا تھا۔

وہ اسے لے کر ایک بے حد خوب صورت جگہ پر آیا تھا

یہ سوات کا بے حد حسین علاقہ تھا جہاں پر بڑے بڑے اونچے اونچے پہاڑوں کے بیچ خوبصورت سی آبشار بہہ رہی تھی۔ وہ اس آبشار کے قریب بیٹھی تھی جبکہ ازبک وہیں پر ہر موبائل لیے سروس تلاش کر رہا تھا۔ تین دن سے اس کا موبائل بے کار ہوا پڑا تھا۔ اور وہ آگے 11 دن مزید یہیں تھے۔

اس نے اپنے اور اس کے لیے اسپیشل کوٹج بک کروا کے رکھا تھا۔ اور اتفاق کی بات یہ تھی کہ یہ کوٹج بھی پہاڑوں کے اوپر تھا یہاں پر ایک کوئی بہت بڑا ہوٹل نہیں بنایا گیا تھا جس میں ہزاروں کمرے ہوں بلکہ یہاں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر خوبصورت کاٹج بنائے گئے تھے تاکہ پرائیویسی کا خاص خیال رکھا جائے۔

اگرچاہیں تو ٹینجمنٹ ان کے لیے ہر چیز پرووائڈ کر دیتی تھی اور اگر وہ زیادہ پرائیویسی چاہیں تو کاٹج کے اندر ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ ایک بیڈروم ساتھ ایٹج واش روم اور چھوٹا سا کچن بس اتنا کافی تھا ایک ہنی مون کپل کے لیے۔ اور ازبک کو تو ویسے بھی خاض پرائیویسی چاہیے ہوتی تھی۔ کیونکہ اس کا رومینٹک موڈ کبھی بھی کہیں بھی آن ہو جاتا تھا۔

جتنی خوبصورت یہ جگہ تھی۔ آئروہ کا تو دل ہی نہیں چاہ رہا تھا یہاں سے واپس جانے کا۔

خان کہیں یہ وہی علاقہ تو نہیں جہاں پریاں اترتی ہیں وہ اونچی پہاڑی پر بیٹھی ہوئی تھی ان کا کوٹج یہاں سے بے حد نزدیک تھا۔ اس نے اندر کاٹج سے ہی ایک چادر لا کر وہاں زمین پر بچھائی تھی اور اس پر بیٹھتے ہوئے اس نے اپنے ساتھ لائی باسکٹ سے اسپل نکالتے ہوئے کاٹنا شروع کیے تھے جبکہ ازبک کچھ تصویریں بنا کر واپس اس کے پاس آکر بیٹھا کیا اس کی گود میں آکر لیٹا تو وہ اس سے باتیں کرنے لگی۔

پہلے کا تو پتہ نہیں جانے من آج یہاں پر ایک پیاری سی مگر صرف ازبک درانی کی پری ضرور اتری ہے اس نے ایک نظر اس کے حسین چہرے کو دیکھا تھا۔ اور پھر اگلے ہی لمحے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس کا چہرہ تھام کر اس کے لبوں پر ایک جاندار جسارت سرانجام دیتے ہوئے کھلے دل سے اس کی تعریف کی تھی۔

اور دوبارہ سے اس کی گود میں لیٹ گیا تھا وہ ایک لمحے کے لیے اس کی حرکت پر بوکھلا سی گئی تھی۔

رومانس تو اس شخص کے نام سے شروع اور اسی کے نام پر ختم ہوتا تھا۔ پینک کلر کی لونگ شرٹ کے ساتھ پینک کلر کا ہی ٹراؤزر پہنے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی کندھے پہ ہم رنگ دوپٹہ تھا۔ اس کے چہرے پر شادابی کھلتی جا رہی تھی دن بہ دن حسین سے وہ حسین تر ہوتی جا رہی تھی جیسے ان نظاروں کا سارا حسن اس نے چرا لیا ہو۔

جب کہ اس کے یوں اچانک پری کہنے پر وہ مسکرا کر نگاہیں چرا لگئی تھی۔ ہاں وہ باتوں ہی باتوں میں سامنے والے کو ساتویں آسمان پر پہنچا دیتا تھا۔ بے شک وہ باتوں کا کھلاڑی تھا اس سے کوئی جیت نہیں سکتا تھا۔

خان مجھے پتہ نہیں تھا آپ اتنے رومینٹک ہوں گے آپ تو بچپن سے بہت کھڑوس قسم کے لگتے ہیں۔

اس کے منہ میں اسپل کا چھوٹا سا سلائس ڈالتے ہوئے وہ بولی تو اس نے منہ بنایا تھا اسے سیب کھانا پسند نہیں تھا یہ بات وہ ہمیشہ سے جانتی تھی لیکن وہ پیار سے کھلا رہی تھی۔ تو وہ اب بھی خاموشی سے کھا گیا تھا۔

اچھا تو میں تمہیں رو مینٹک نہیں لگتا تھا تو پھر تمہیں کیا لگتا تھا میں کیسا ہوں۔۔۔۔۔؟ ازبک اس کا چہرہ اپنے چہرے پر جھکاتے ہوئے سوال کرنے لگا۔

بہت ہی سڑو اور کھڑوس قسم کے خیر وہ تو آپ ہیں لیکن سڑو اور کھڑوس ہونے کے ساتھ ساتھ اتنے رو مینٹک بھی ہیں بلکہ رو مینٹک نہیں اور رو مینٹک آپ کا دل ہی نہیں بھرتا۔ ہر وقت رو مینس رو مینس رو مینس کا کیڑا آپ کا کبھی سوتا نہیں ہے کیا۔۔۔۔۔؟ وہ زبردستی ایک اور سلائس اس کے منہ میں ڈال گئی تھی۔

جس چیز سے محبت ہو اس سے کبھی دل نہیں بھرتا اثرہ بیگم اور میں تمہیں کھڑوس اور سڑو لگتا تھا بلکہ لگتا تھا نہیں لگتا ہوں وہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے غصے سے اسے گھورتے ہوئے سوال کرنے لگا۔

نہیں وہ میرا وہ مطلب نہیں تھا خان آپ غلط سمجھ رہے ہیں اس کے چہرے پر طیش اور غصہ دیکھتے ہوئے وہ فوراً اپنی بات سے مکر نے لگی تھی جب اچانک ازبک نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کیا۔

لڑکی تم کب سے مجھے میری ناپسندیدہ چیز کھلائے جا رہی ہو میرے اچھے خاصے رو مینٹک موڈ کو اس رو مینٹک ماحول میں خراب کر رہی ہو بلکہ میرے منہ کا ذائقہ بھی بگاڑ دیا ہے تم نے اور اب تم مجھے کھڑوس اور سڑو بھی کہہ رہی ہو وہ اس کے چہرے پر اپنی سانسوں کا لمس چھوڑتا اس سے سوال کر رہا تھا باتیں کرتے ہوئے اس کے لب اس کے چہرے کے اتنے قریب تھے کہ آثرہ کو اس کی سانسیں اپنے چہرے پر بکھرتی محسوس ہو رہی تھیں۔

نہیں کھلاؤں گی خان سوری۔۔۔۔۔" وہ کھڑوس سڑو والا تو مذاق کر رہی ہوں۔ آپ کی ہیلتھ کے لیے بس آپ کو کھلا رہی تھی اسپل اچھے ہوتے ہیں نا۔ اور آپ اپنا رو مینٹک موڈ خراب نہ کریں آپ کا کیا ہے جب چاہیں آپ موڈ رو مینٹک کر لیں گے اس نے دانت دکھاتے ہوئے کہا تو ازبک کو اس کی بات ٹھیک لگی تھی۔

ہاں بالکل موڈ تو میں کبھی بھی رو مینٹک کر سکتا ہوں بلکہ کر چکا ہوں تم نے مجھے کھڑوس کہا سڑو کہا اس کی سزا تمہیں ملے گی اور کیا کہہ رہی تھی اسپل صحت کے لیے اچھے ہوتے ہیں تو کھلاؤ ذرا مجھے اسپل لیکن اپنے ہاتھوں سے نہیں "لبوں سے"۔ وہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے اچانک فرمائشی انداز میں بولا تو آثرہ کی مانو اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی تھی۔

ہم گھر پہ نہیں ہیں خان ہم پہاڑ کے بیچ بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ اس کے چہرے سے فاصلہ بناتے ہوئے ذرا سا پیچھے ہٹی تو وہ اسے دونوں بازوؤں سے تھام کر اپنے قریب کر گیا تھا

یہاں کوئی نہیں ہے جو ہمیں دیکھ پائے بالکل بے فکر ہو وہ اس کے انداز میں بولا تو اب کی دفعہ آثرہ کو کوئی جواب نہ ملا تھا آگے سے۔

جب کہ وہ اس کا بازو چھوڑتے ہوئے سامنے پلیٹ میں کٹے اپیل کا ایک سلائس اٹھا کر اس کے منہ میں ڈالنے لگا۔

میرے تو فیورٹ ہیں خان میں کھاتی ہوں آپ کھائیں آپ کی صحت کے لیے بھی اچھے ہیں وہ پیچھے ہٹتے ہوئے بولی تو وہ اس کا دوسرا بازو بھی چھوڑتا اس کے چہرے پر اپنے ہاتھوں کا دباؤ ڈالتے ہوئے اس کا منہ کھول کر اس کے دانتوں میں اپیل کا سلائس پھنسا چکا تھا۔
میں ہی کھاؤں گا ڈارلنگ ڈونٹ وری آج کے بعد یہ تمہارے فیورٹ نہیں رہیں گے وہ کہتے ہوئے اچانک ہی اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے اس کے منہ سے آدھا سلائس توڑ چکا تھا۔

واقعی یاریہ اتنا بھی برا نہیں ہوتا یا تمہارے لبوں کا ذائقہ شامل ہو کر زیادہ مزے کا لگ رہا ہے۔ یہ سچ میں اتنا برا نہیں ہے جتنا مجھے لگتا تھا وہ اس کے لبوں سے بھرپور انداز میں بوسہ لیتا پیچھے ہٹتے ہوئے شوخی سے بولا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی تھی۔

جبکہ ازبک نے اس کی گھوری کو نظر انداز کیا تھا کیونکہ اس کا موڈ ابھی اور کھانے کا تھا۔ اس نے ایک اور سلائس اٹھا کر اس کے لبوں میں دبایا وہ انکار کرنا چاہتی تھی لیکن اس سے پہلے ہی وہ اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔

وہ سسک کر پیچھے ہٹنے لگی تھی لیکن ازبک کی گرفت کافی سخت تھی پیچھے ہٹنے کے بجائے وہ چادر پر گرتی پوری طرح اس کی قید میں آچکی تھی۔ ازبک کی اس کے لبوں پر گرفت کافی تیز تھی۔

خان آپ بہت بُرے ہیں۔ ہم یہاں انجوائے کرنے آئے تھے۔ وہ اسے یاد دلا رہی تھی۔

میں تو انجوائے ہی کر رہا ہوں ڈارلنگ میری انجوائمنٹ یہی ہے وہ اس کی گردن پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس بکھیرتا اسے ساری سوچوں سے آزاد کرنے لگا تھا۔

خان۔۔۔۔۔"اس کے لبوں کے بعد داڑھی کی چبن پر وہ بے حال ہوتی اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی اسے اونچا کر چکی تھی جبکہ وہ مسکراتے ہوئے اس کی گردن میں اپنا منہ دیتا بالکل پرسکون ہو گیا تھا۔

جب کہ وہ آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتی ان حسین لمحات کو محسوس کر رہی تھی اس کے دل سے ہر طرح کا وہم و ڈر نکل چکا تھا۔ وہ بدلہ نہیں تھا شاید وہ اسے دل سے معاف کر چکا تھا تبھی تو اس نے کبھی اسے کسی بات کا طعنہ تک نہ دیا تھا وہ بالکل بدل گیا تھا جیسے صرف اور صرف اس کا ہو گیا ہو خیر تھا تو وہ پہلے بھی صرف اسی کا۔

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdu novelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

<https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI>

ہنتم۔۔۔۔۔ وہ یوں ہی اس کے کندھے پر سر رکھے لیٹا تھا

کیوں میرے ساتھ یہاں خوش نہیں ہو جو ان سب کی یاد ستانے لگی ہے وہ اچانک سرد مہری سے بولا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

ہاں کیوں نہیں تمہیں بہت شوق ہے وہاں جانے کا تو جاؤ اور رہو وہیں پر ایسا کرتا ہوں کل ہی تمہیں بھجوا دیتا ہوں یہاں سے وہیں رہو جہاں تم خوش رہتی ہو بہت اچانک غصے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا جبکہ آثرہ کو اس کا غصہ سمجھ نہیں آیا تھا۔

دیکھو آثرہ میری بات کان کھول کر سن لو تمہاری زندگی میں سب سے اہم تمہارے شوہر کی ذات ہونی چاہیے یعنی کہ میں اور میری زندگی میں تم کتنی اہم ہو یہ تم خود بھی جانتی ہو مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔

تو ایسا کہیں ناکہ ابھی جانا ممکن نہیں ہے میں بھی نہ بغیر سچویشن کو سمجھے کچھ بھی کہہ دیتی ہوں اگر آپ مجھے پہلے بتا دیتے کہ فلحال آپ کہیں نہیں جاسکتے تو میں یہ بات ہی نہیں کرتی۔ چلیں اب آپ غصہ نہ ہوں۔ وہ مسکرا کر بولی تو ازبک واپس اسے لیے چادر پر بیٹھ گیا۔

مجھے نہیں کھلانے آپ کو اپیل آپ کو پسند نہیں ہے اب مجھے بھی پسند نہیں ہے وہ اپیل اٹھا کر باسکٹ میں ڈالتے ہوئے بولی جبکہ ازبک قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

کس الو کے پٹھے نے کہا کہ مجھے پسند نہیں ہے اب سے تو یہ ایپل میرا فیورٹ ہو گیا ہے لیکن تمہارا کھلانے کا موڈ نہیں ہے تو میں تمہیں تنگ نہیں کروں گا کیونکہ جو کام میں نے کرنا ہے

○○○○○○○○○○

ہاں لیکن تب تک تم ایسا کرو کہ کوئی اچھا سا ڈیزائنر بن کر لو اپنی ڈریس کے لیے اپنی پسند کا ڈریس تیار کروا لو امی آپ اپنی ڈیزائنر سے رابطہ کروائیں اس کا وہ اچھے ڈیزائن بناتی ہے۔ میں نے بھی ویڈنگ اور گنائز کو بلوایا ہے آج وہ بے فکر انداز میں اب امامہ بیگم سے مخاطب ہوا تھا جبکہ وہ حیران اور پریشان انہیں سن رہی تھی کیا مطلب تھا اس کی کا کہ گھریں ویسے کی تیاریاں بھی شروع ہو چکی تھیں۔ اور وہ بالکل بے بس تھی کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

oooooooo

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdunovelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

[https://chat.whatsapp.com/
FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI](https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI)

میری بچی کب تک ضد کروگی اب بس کرو کھانا تو کھا لو نا، اس طرح سے کب تک بھوکی رہوگی، وہ واپس کمرے میں آگئی تھی۔ صبح رات کی فضول باتیں سن کر اس نے آگے سے کوئی جواب نہیں دیا تھا بلکہ خاموشی سے کمرے میں واپس آگئی تھی اس کے بعد ایک خاموشی سی چھا گئی تھی۔

شاید گھر کے سب مرد حضرات کہیں جا چکے تھے۔ جب کہ فارخہ بیگم ہر تھوڑی دیر کے بعد آکر اس کی منٹیں کرتیں کہ وہ کچھ کھالے اور کچھ نہ صحیح کم سے کم پانی ہی پی لے وہ جب سے یہاں آئی تھی اس نے پانی کا ایک قطرہ اپنے حلق سے نہ اتارا تھا۔ اس کے ماں باپ کو پتہ تھا وہ یہاں پر ہے۔ لیکن وہ اسے بچانے کی کوشش نہیں کر رہے تھے۔

کوئی اس کے لیے یہاں نہیں آ رہا تھا آخر کیوں۔۔۔۔۔؟ کیا وہ لوگ ہمت ہار گئے تھے یا شاید اتنے امیر لوگوں کا مقابلہ کرنا ان کے بس سے باہر تھا۔ لیکن برلاس ماموں۔۔۔۔۔ وہ تو کر سکتے تھے اس کے لیے کچھ۔۔۔۔۔" یا شاید وہ بھی اس کے نکاح کی وجہ سے بے بس تھے۔ لیکن وہ خود اپنی زندگی تباہ نہیں کر سکتی تھی وہ رات درانی کے ساتھ کبھی یہ رشتہ نہیں نبھا سکتی تھی رات درانی سے محبت اسے کبھی بھی نہیں تھی اور اب تو محبت ہونے کے کوئی چانسز بھی نہیں تھے آخر اس نے اسے دھوکہ دیا تھا اسے دھوکے میں رکھ کر جھوٹی محبت کا دکھاوا کیا تھا ڈرامے کیے تھے اس کے سامنے صرف اور صرف اسے پھنسانے کے لیے۔

اسے یقین نہیں آتا تھا کل تک اپنی محبت کی قسمیں کھانے والا ادھی آدھی رات کو آکر اسے اپنی محبت کا یقین دلانے والا انسان ایسا بھی ہو سکتا ہے کیسے کر سکتا تھا وہ اس کے ساتھ ایسا وہ تو اس پر اعتبار کرنے لگی تھی وہ یہ سوچ کر کہ اس کا شوہر اپنی ہونے والی بیوی سے کچھ امیدیں رکھتا ہے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنی ڈریسنگ بہتر کرنے کی کوشش کرے گی۔

اس شخص کی محبت کی خاطر وہ کچھ حد تک اپنے آپ کو بدلنے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔ اس کے ماں باپ نے کبھی اسے منع نہیں کیا تھا لیکن اس کی امی نے اسے سمجھایا تھا۔

کہ شوہر کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنی پڑتی ہے اور زیادہ تر مردوں کی سوچ یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی عورت کو دنیا سے چھپا کے رکھیں تو وہ بھی اس چیز کو قبول کر چکی تھی۔

اس دن رات کا اتنا غصہ دیکھنے کے بعد جب وہ رشتہ لے کر آیا تو اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنے آپ میں بدلاؤ لائے گی اگر وہ اپنی محبت کے لیے اتنا جھک سکتا تھا تو وہ بھی تھوڑا بہت اپنے آپ میں بدلاؤ لا سکتی تھی اس کے ماں باپ کو یہ رشتہ پسند تھا وہ یہ شادی کروانا چاہتے تھے اور اپنے ماں باپ کی خوشی کے لیے وہ بھی اس شادی پر راضی ہو گئی تھی۔

ہاں وہ رات درانی کی محبت پر ایمان لے آئی تھی لیکن اب اسے رات درانی سے نفرت ہو رہی تھی جس نے اس کے سامنے اتنے ڈرامے کیے تھے۔ اور اس کے ماں باپ بھی کس طرح سے انہیں گمراہ کر رہے تھے۔

اسے رہ رہ کے خود پر غصہ آرہا تھا وہ کیسے ان لوگوں کی باتوں پر یقین کرنے لگی تھی اس نے رائے کی انگوٹھی ہاتھ سے اتارنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن یہ انگوٹھی اس کے ہاتھ سے اترنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اس نے اپنی انگلی پر زخم تک کر دیا تھا لیکن اس انگوٹھی نے نہ اترنا تھا وہ نہ اتری تھی۔

اسے راتک درانی سے محبت نہیں تھی لیکن پھر بھی یہ دھوکہ اس کے دل پر لگا تھا وہ چاہ کر بھی اسے کبھی معاف نہیں کر سکتی تھی اور اس سے شادی تو بہت دور کی بات تھی فارخانیگم چو تھی دفعہ اس کی منتیں کر کر کے واپس جا چکی تھیں۔ جب کہ وہ اپنی ضد پر قائم تھی۔

0000000000

بس بہت ہو گیا اب میں بھی کنوارا نہیں رہوں گا یہ سب کچھ میری آنکھوں کے سامنے میں برداشت نہیں کر سکتا وہ اس کے ساتھ کلج جاتے ہوئے کہہ رہا تھا جب کہ زارق نے غصے سے اسے گھورا تھا ایک تو صبح صبح اس کے اچھے حاضے رو مینٹنگ موڈ کا اس نے بیڑا غرق کر دیا تھا اور اب اسے ہی باتیں سنا رہا تھا۔

تو کیا ارادہ ہے جناب کا کہیں پروپوز تو کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے مس زمش صاحبہ کو اگر ایسا ارادہ ہے تو کان کھول کر سن لے اس کی ایگزام سرپر ہیں۔

اور تیری لاڈلی کیمسٹری میں بہت اچھی نہیں ہے اس نے جیسے وارن کیا تھا۔
لیکن تم تو کہہ رہے ہو کہ اچھی خاصی لائق بچی ہے وہ وہ اسے گھور کر دیکھنے لگا تھا۔

نوڈاؤٹ یا بہت ذہین بچی ہے لیکن پھر بھی کیمسٹری میں اتنی بھی اچھی نہیں ہے تھرڈ یہ ہے دو سٹوڈنٹ اس سے کافی زیادہ بہتر ہیں۔ باقی سارے سبجیکٹ میں وہ نمبر ون جا رہی ہیں لیکن کیمسٹری میں نہیں۔ میرا نہیں خیال کہ یہ کیمسٹری میں فل مارکس لے پائے گی محنت بہت کرتی ہے لیکن پھر بھی ممکن نہیں ہے اس کے لیے میرے خیال میں کیمسٹری میں اسے پرا بلیم ہو رہی ہے وہ گاڑی چلاتے ہوئے اسے تفصیل بتا رہا تھا۔

تو فوکس کرنا اس پہ۔ تھوڑا اپریشیٹ کر اسے تعریف کی بھوکی ہے دو تین دن تعریف کرے گا چوتھے دن اپنے آپ نمبر ون پہ آجائے گی گارنٹی دے کے کہتا ہوں اس نے فوراً اسے مشورہ دیا تو زارق کھل کر ہنسا تھا۔

اتنا بڑا فرق میں نہیں کر سکتا باقی سٹوڈنٹس کے ساتھ اور ویسے بھی مجھے پتہ ہے تیرا سارا فوکس اسی کی طرف ہے باقی سٹوڈنٹس پر بھی دھیان دے۔ ہم نے بہت بڑی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لی ہے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو از رک ذرا چور سا ہو گیا تھا ہاں اس کلاس میں تو اس کا سارا فوکس ہی وہ لڑکی چرا کر لے جاتی تھی کسی اور پر فوکس کیسے کرتا وہ'

یار میرا دل کرتا ہے میں اسے اپنے دل کی ہر بات کہہ دوں۔ اسے بتا دوں میرے دل میں اس کیلئے کیا فیملنگز ہیں سب کچھ کھول کر اس کے سامنے رکھ دوں پھر۔۔۔۔۔"

ہاں کیوں نہیں پھر تو پورے کالج میں مشہور ہو جائے گا کہ تو نے ایک سٹوڈنٹ کو پروپوز کر دیا ہے اور سٹوڈنٹ بھی وہ جس کو صرف یہ پتہ ہے کہ زیادہ نمبر کس طرح سے لینے ہیں۔

تو کیا کروں اپنی لو سٹوری لٹکا کر رکھوں اور تیرا رومینس دیکھتا رہوں۔ مجھے بھی شادی کرنی ہے مجھے بھی رومانس کرنا ہے وہ بھی صبح صبح کچن میں کھڑے ہو کر اس نے ایک دفعہ پھر سے اس پر ٹونٹ مارا تو وہ اسے گھور کر رہ گیا۔

کمینے تو نے صبح مجھے کچن میں کوئی رومانس نہیں کرنے دیا ہے ٹھیک ہے نا۔ اسی لیے بار بار ایک ہی بات کے پیچھے پڑنے کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی جس لڑکی سے تو شادی کرنا چاہتا ہے نا پہلے اسے شادی کے قابل بنانا ہوگا اسے پال پوس کر بڑا کرنا ہوگا۔ کیونکہ وہ ایک سٹوڈنٹ ہے ایک بچی ہے اسے دنیا جہان کی کوئی سمجھ نہیں ہے جبکہ میری بیوی مینٹلی طور پر اس نکاح کو قبول کر کے یہاں آئی ہے۔

اتنے وقت سے وہ محبت کرتی ہے مجھ سے اس کے دل و دماغ پر صرف اور صرف میرا قبضہ ہے اور اگر تو بھی میری طرح اپنی لائف سیٹ کرنا چاہتا ہے نا تو پہلے تجھے زمش کے دل میں اپنے لیے فیلنگز جگانی ہوں گی۔

زمش ایک بچکانہ دماغ کی مالک ہے اسے دنیا کی اتنی ہی سمجھ ہے جتنی دنیا اس نے دیکھی ہے۔ میری بات سمجھ کر دماغ کے اندر ہی اس پروپوز والی بات کو تالا مار دے۔ اور اگر تو پروپوز کرنا چاہتا ہے نا تو پہلے اپنی فیلنگز اسے سمجھا۔

یار آج کل کے زمانے میں کوئی اتنا بھی بچہ نہیں ہوتا کہ کسی کی فیلنگز کو نہ سمجھ سکے آج کل پیار محبت تو ایک عام سی چیز ہے اتنی سمجھ تو وہ بھی رکھتی ہی ہوگی نا۔ کیا نام ہے اس کی اس سہیلی زندہ اس کا کلاس میں ایئر چل رہا ہے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔

ٹھیک ہے بھائی تو دیکھ لے لیکن جتنا مجھے سمجھ میں آ رہا ہے زمش زندہ یا پھر اس کی باقی دو سہیلیوں سے بہت الگ ہے۔ وہ اپنے آپ کو بہت سمارٹ سمجھتی ہے اسے لگتا ہے وہ بہت ہی زیادہ عقلمند ہے لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ گاڑی کالج روڈ کے باہر روکتے ہوئے بولا تھا جب کے زارک خاموشی سے گاڑی سے نکل گیا۔

oooooooo

یہ کیا کر رہی ہو تم لڑکی کھانا کیوں نہیں کھا رہی ہو۔۔۔۔۔؟ اتنی دفعہ فارخہ یہاں سے ہو کر گئی ہے ملازمہ ہزار بار پوچھ چکی ہے آخر تم نے کھانا نہ کھا کر کیا ثابت کرنا ہے۔۔۔۔۔؟

امامہ بیگم کمرے میں آتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگی تھیں ان کے ہاتھ میں ایک موٹی سی بک تھی۔

وہ ان کے منہ ہرگز نہیں لگنا چاہتی تھی اسی لیے یوں ہی کھڑکی کے قریب باہر دیکھتی رہی تھی جب انہوں نے وہ بک اٹھا کر اس کے ساتھ ٹیبل پر رکھی۔

یہ میری فیورٹ ڈیزائنر کے اس ماہ کے ڈیزائنز ہیں میں نے سپیشل تمہارے لیے برائیدل ڈیزائنز منگوائے ہیں تمہیں جو سب سے زیادہ ڈیزائن پسند آ رہا ہے وہ ارڈر کر لو اور کلر جو تمہیں پسند ہوگا ہم وہی ڈیزائن کروالیں گے۔

بہت خوش قسمت ہو تم الوینہ جو تمہارا شوہر تمہیں چاہتا ہے تمہیں پسند کرتا ہے تم اس خاندان کی خاندانی لڑکی ہو اس خاندان میں ہمیشہ سے خاندانی عورتوں کو ہی بہا کر لانے کا رواج تھا یا تو شادی ہوگی تو خاندانی عورت کے ساتھ ہوگی یا پھر اس سے ہوگی جسے خاندان چاہے گا۔ صاف الفاظ میں میں تمہیں بتاؤں تو یہاں پر لو میر جرنہیں ہوتی ہیں۔ تو نہ ہی ان خاندانوں میں یہ چیزیں پسند کی جاتی ہیں۔ تمہیں یہ بات سن کر بہت عجیب لگ رہا ہوگا لیکن یہ حقیقت ہے رائک کے بابا کو ان کے یونیورسٹی میں کوئی لڑکی پسند آگئی تھی لیکن میرا نکاح ان سے تب ہوا تھا جب میں 11 برس کی تھی۔

یعنی کہ میں ان کی خاندانی بیوی تھی مجھے انہیں لے کر کسی طرح کی ان سکیورٹی نہیں تھی۔ کیونکہ میں جانتی تھی چاہے کتنی بھی لڑکیاں ان کی زندگی میں کیوں نہ آجائیں لیکن میرا جو مقام ہے وہ مجھ سے کوئی بھی چھین نہیں سکتا۔ انہیں ہر حال میں میرے پاس ہی لوٹ کر آنا تھا اسی لیے میں بالکل بے فکر تھی لیکن میں نہیں جانتی تھی کہ وہ کسی سے دیوانوں کی حد تک محبت کرنے لگیں گے۔ وہ چہرے پر تلخ مسکراہٹ سجائے اسے بتانے لگیں وہ حیرت سے اس عورت کو دیکھ رہی تھی جو اپنے شوہر کی محبت کے داستانیں اسے سنا رہی تھیں۔

مطلب آپ سے نکاح ہونے کے باوجود بھی؟ اس نے حیرت سے پوچھا تھا بخانے کیوں وہ یہ جاننے سے خود کو روک نہیں پائی تھی کہ آخر اس خاندان کے مردوں نے نکاح کو سمجھ کے کیا رکھا ہے۔

ہاں بالکل مجھ سے نکاح ہونے کے باوجود وہ کسی سے دیوانوں کی طرح محبت کرنے لگے ان کی دیوانگی کی حد یہ تھی کہ مجھ سے نکاح کرنے کے لیے قاسم بابا کو انہیں جائیداد سے بے دخل کرنے کی دھمکی دینی پڑی۔ قاسم بابا نے مجھے گھر دینے کے لیے چھت دینے کے لیے شوہر کا ساتھ دینے کے لیے اس گھر میں بہو کا رتبہ دینے کے لیے اپنے بیٹے کے خلاف جنگ لڑی تھی۔ میں ان کی خاندانی بیوی ہوں بے شک میں ان کے دل میں کوئی مقام حاصل نہ کر پائی لیکن اس خاندان میں میرا ایک مقام ہے میں نے ان کے وارث کو پیدا کیا ہے وہ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی محبت اس خاندان کے رسم و رواجوں پر قربان کی ہے۔

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdu novelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

<https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI>

تم تو خوش قسمت ہو میری جان کہ تمہیں ایسا شوہر ملا ہے جو تمہیں دیوانوں کی طرح چاہتا ہے تمہیں بٹا ہوا مرد نہیں ملا۔ جو زندگی میں نے گزاری ہے وہ تم نہیں گزارو گی۔ تم خاندانی بیوی ہونے کے ساتھ ساتھ من چاہی بیوی بھی ہو۔ یاد رکھنا من چاہی بیوی کبھی اپنا حق اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔

خیر تمہیں کون سا رنگ پسند ہے ویسے میں سوچ رہی تھی کہ پیچ کلر کی ڈریس بنواتی ہوں ولیمے کی تھیم کے حساب سے سوٹ کرے گی وہ اپنی بات بدل گئیں جب کہ وہ حیرت سے اس عورت کو دیکھ رہی تھی جس کا شوہر اس سے محبت نہیں کرتا تھا۔ کوئی ولیمہ نہیں ہوگا کوئی ولیمہ نہیں ہوگا چاہے کچھ بھی ہو جائے میں یہ شادی نہیں ہونے دوں گی اب ہوگی تو صرف طلاق ہوگی وہ ایک دفعہ پھر سے بلند آواز میں چلائی تھی۔

اس خاندان کے مرد بہت ضدی ہیں میری بچی خود کے لیے کوئی گھڑا مت کھودو بہت نقصان اٹھاؤ گی تم۔ میرا راتک سب سے الگ ہے۔ وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا محبت جو بہت کرتا ہے تم سے وہ نرمی سے اس کا گال چھوتے ہوئے بولی تھیں جب کہ وہ آہستہ سے ان کا ہاتھ اپنے گال سے ہٹا گئی۔ وہ کوئی بات نہیں سمجھنا چاہتی تھی۔

oooooooo

وہ شام کو گھر واپس آیا تو بالکل ریلیکس تھا وہ کراچی سے ایک دفعہ پھر سے اپنا کام یہیں پر ٹرانسفر کر چکا تھا۔ ایک دفعہ پھر سے اس نے ساری ذمہ داری ارحم مرزا کے کندھوں پر ڈال دی تھی۔

کیسا گزرا آپ کی لاڈلی پوتی کے ساتھ آپ کا دن وہ خوشگوار موڈ میں ان کے روم میں داخل ہوا تو اسے وہ اداس سے نظر آئے۔ کیا ہوا قاسم بابا آپ ٹھیک نہیں لگ رہے طبیعت ٹھیک ہے نا کہ وہ پریشانی سے ان کے پاس بیٹھتا پوچھنے لگا تھا۔

میری پوتی نے صبح سے ایک نوالہ نہیں کھایا ہے یہاں تک کہ پانی کا ایک قطرہ اس کے جسم میں نہیں گیا ہے وہ ضد کی پکی ہے اخر یلیر درانی کی بیٹی ہے۔ ازبک درانی کی بہن ہے وہ ضد کیسے نہیں کرے گی خون میں ضد ہے۔ اس کے اور تم شادی کی تیاریاں شروع کر چکے ہو تمہیں ہماری پوتی کا احساس بھی ہے وہ اب ناراضگی سے اس سے کہنے لگے تو وہ سر جھکا گیا تھا۔

کیا چاہتے ہیں جا کر آپ کی پوتی کو کھانا کھلاؤں۔ اس نے اب کی دفعہ انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ اسے گھور کر رہ گئے تھے۔

وہ کھانا نہیں کھائے گی وہ اپنی ضد پر قائم ہے راتک تم سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے ہو وہ نہیں مان رہی ہے اس شادی کے لیے۔ آپ فکر نہ کریں میں ہوں نہ۔۔۔۔۔" سب کچھ سنبھال لوں گا وہ انہیں سمجھاتے ہوئے دلا سے دینے لگا۔

تم ہو اسی بات کی تو فکر ہے۔ راتک درانی غصہ تمہاری ناک پر رہتا ہے ہماری پوتی کو دیکھتے ہی آنکھوں سے شرارے ٹپکنے لگتے ہیں تمہارے پیار سے تم ہینڈل نہیں کر سکتے اس کو۔۔۔۔۔" وہ پھر سے بولے تو وہ انہیں دیکھ کر رہ گیا تھا اپنی پوتی کی حرکتیں انہیں نظر نہیں آرہی تھیں اس کا غصہ نظر آرہا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے آپ کی پوتی کو پیار سے جا کر ہینڈل کرتا ہوں بلکہ اپنے ہاتھوں سے محبت سے کھانا کھلا کے آتا ہوں خوش ہو جائیں وہ ان سے کہتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا تھا جب کہ اس کے پیار والی بات پر وہ سر جھٹک گئے تھے وہ کتنا پیار دکھائے گا ان کی پوتی کو یہ تو وہ اچھے سے جانتے تھے

oooooooo

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے روم میں آنے کی۔۔۔۔۔؟ رائٹ کو دیکھ کر وہ بے حد غصے سے بولی تھی جو ہاتھوں میں کھانے کے پلیٹ لیے اندر داخل ہوا تھا وہ اس کی بات کا جواب دیے بغیر کھانا بیڈ پر رکھتا اس کا بازو پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے بیڈ پر بٹھا چکا تھا۔
ہمت تو بہت کچھ کرنے کی ہے افرارول شوہر ہوں تمہارا لیکن فی الحال صرف تمہیں کھانا کھلانے آیا ہوں۔ ویسے تمہیں پتہ ہے مجھے تمہاری سب سے بری بات کیا لگ رہی ہے۔۔۔۔۔؟

یہ جو تم "تم" کہتی ہونا یہ چبتا ہے تمہارا "تم"۔۔۔۔۔"خیر اس وقت میں تم پر بالکل بھی غصہ کرنے نہیں آیا۔
تو تمہارے اس "تم" کا حساب میں بعد میں کروں گا فلحال کھانا کھا لو۔

کیونکہ میں نے اپنے قاسم بابا کو کہا ہے کہ میں پیار سے تمہیں کھانا کھلاؤں گا وہ آہستہ سے نوالہ بناتا اس کے منہ کی طرف لے جانے لگا تو اس نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جیسے وہ کھلائے گا اور وہ کھالے گی۔

اس نے منہ نہیں کھولا تھا جب کہ ہونٹ پانی کی کمی سے سوکھ رہے تھے رائٹ کو اس پر ترس آیا۔
سو تم اب بھی نخرے دکھانے کے موڈ میں ہو وہ آئی برو اچکا کر پوچھنے لگا۔

یار میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تم کیوں چاہتی ہو کہ میں تم پر فضول میں سختی کروں یقین کرو میں کوئی ظالم جابر ٹائپ شوہر نہیں بننا چاہتا میں تو ایک بہت ہی اچھا اور رومینٹک سا شوہر بننا چاہتا ہوں۔ چلو شاباش منہ کھولو اور کھانا کھا لو وہ پیار سے بولا تھا جب وہ غصے سے بیڈ سے اٹھنے لگی اور پھر اس کے صبر کی انتہا یہی تھی وہ ایک جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کر اسے واپس بٹھاتا اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ دبوچتے ہوئے زبردستی کھانے کا نوالہ اس کے منہ میں گھسا چکا تھا۔

نکالنا مت کھاؤ ورنہ جس انداز میں میں کھلاؤں گا تم سب سے چہرہ چھپاتے پھر وگی اور تمہیں میرا انداز ویسے بھی پسند نہیں ہے۔ اور میں رخصتی سے پہلے اس طرح کی کوئی حرکت نہیں کرنا چاہتا وہ اپنے طریقے سے اسے دھمکا رہا تھا جب کہ زبردستی منہ سے پانی کا گلاس لگانے پر اس کا دل تو چاہتا تھا کہ وہ گلاس کے ساتھ ساتھ اس کا منہ بھی توڑ دے۔

لیکن نہیں وہ کوئی تماشہ افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔ کیونکہ اس کی مزاحمت اسے فضول میں شے دے رہی تھی وہ کل رات اپنی بے باکیاں اس پر بہت اچھے طریقے سے واضح کر چکا تھا۔ وہ اس کی قربت بالکل بھی برداشت کرنے کے موڈ میں نہ تھی۔

اسے یہاں سے نکلنا تھا نہ جانے کیا سوچ کر اس نے اپنا منہ کھولا تھا جب کہ اس کی ضد کے سامنے ہارتے پا کر رائٹ پر سکون ہو کر اسے کھانا کھلانے لگا تھا۔

اتنی بھی بے وقوف نہیں ہو جتنی مجھے لگ رہی تھی اب اچھے بچوں کی طرح کھانا کھاؤ اور انسانوں کی طرح اس گھر میں رہو جلد ہی ہماری شادی ہو جائے گی اور پھر سب کچھ نارمل ہو جائے گا مزید ایک ڈیڑھ ہفتے میں تم اپنے ازبک لالا سے ملو گی وہ تمہیں مل کر کتنا خوش ہو گا یہ اندازہ نہیں لگا سکتا میں اسے اپنی زندگی میں پہلا دکھ دینے والا تھا لیکن مجھے خوشی ہے کہ میں اپنے یار کا دل نہیں دکھاؤں گا وہ سکون سے اسے کھانا کھلانے کے بعد اب اٹھتے ہوئے اس سے کہہ رہا تھا جب کہ وہ حیرت سے اسے سن رہی تھی۔ اس کا لالا آ رہا تھا ایک ڈیڑھ ہفتے میں یعنی اس کا سگا بھائی اس کا خون کا رشتہ۔ وہ انسان جو اس کی نظر میں بے گناہ تھا۔ کیا وہ اس کا ساتھ دے گا کیا وہ اس کی مدد کرے گا کیا وہ خون کا یہ رشتہ نبھائے گا۔

oooooooooooo

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdunovelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

[https://chat.whatsapp.com/
FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI](https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI)

الوینہ نہیں جانتی تھی کہ ازبک لالا کے آنے سے اسے کوئی فائدہ ہوگا یا نہیں اسے بس یہ پتہ تھا کہ وہ انسان اس کی آخری امید ہے۔

اس کا سگا بڑا بھائی اس کا واحد خون کا رشتہ وہ انسان جو شاید اس کی تکلیف سمجھ سکتا تھا۔

ہاں اسے تو بچپن سے ہی اس کی ماں سے الگ کر دیا گیا تھا۔ نہ جانے اس کے دل میں ان لوگوں نے زنی خاندان کے لیے کتنی نفرت بھر رکھی ہوگی۔

شاید وہ بھی اس کے نانا ماموں اور باقی رشتوں سے نفرت کرتا ہوگا نہ جانے اس کی ماں کے لیے اس کے دل میں ان لوگوں نے کیا بھر رکھا ہوگا۔

اسے نہیں پتہ تھا وہ اس کی مدد کرے گا یا نہیں ہاں لیکن وہ اس کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی اس سے ملنا چاہتی تھی۔

ایک وہی تو رشتہ تھا اس کا جس کے بارے میں اس نے کبھی کچھ غلط نہیں سوچا تھا۔ اسے بس یہ پتہ تھا کہ اس کا ایک بھائی ہے ایک سگا رشتہ ہے جو اس سے دور ہے۔ لیکن کبھی نہ کبھی وہ رشتہ اس سے ملے گا۔

وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ جب وہ اپنے اس رشتے سے ملے گی تب اس سے کتنے صدیوں کے فاصلے پر ہوگی۔ لیکن وہ اس سے ملنے کے لیے بے قرار تھی۔

وہیڈ سے اٹھتے ہوئے کھڑکی کے پاس آرکی تھی ذہن پر بس یہ سوار تھا۔ کہ وہ اس شادی کو کیسے روکے گی۔۔۔۔۔"

وہ اپنے ساتھ کسی طرح کی کوئی زبردستی نہیں ہونے دے سکتی تھی۔ یہ تو وہ کلیرلی سوچ کے بیٹھی تھی۔ باہر اندھیرا چھا رہا تھا اور اس اندھیرے میں اس نے باہر لون میں ٹہلتے بڑے بڑے خطرناک کتوں کو دیکھا تھا۔ شاید یہ وہی کتے تھے جس کا ذکر کل رائٹ کر رہا تھا اس نے کہا تھا یہ کتے سوائے ازبک درانی کے اور کسی کی نہیں سنتے اور جتنے خون خوار وہ لگ رہے تھے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ وہ رات کے اندھیرے میں حویلی سے باہر نکلے۔

وہ کھڑکی چھوڑ کر واپس بیڈ پر آ بیٹھی تھی اس کا دماغ بالکل کام نہیں کر رہا تھا۔ نہ اس کے پاس موبائل فون تھا اور نہ ہی اس کمرے میں اس طرح کی کوئی سہولت تھی ہاں لیکن باہر لان میں اس نے لینڈ لائن لگا دیکھا تھا۔

اس کے ذہن میں اچانک ایک دھماکہ سا ہوا تھا۔ اس نے ایک نظر سامنے لگی گھڑی کی طرف دیکھا تھا ابھی زیادہ وقت نہیں ہوا تھا اسے رات ہونے کا انتظار کرنا تھا جب سب لوگ سو جاتے تب وہ اپنا کام کافی آسانی سے کر سکتی تھی۔

اپنے گھر والوں کو فون کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا وہ سمجھ چکی تھی کہ اس دفعہ جس طرح وہ پھنسی ہے اس کے گھر والے اسے بچا نہیں سکیں گے۔ نکاح کے نام پر وہ اس کے گھر والوں کو بے بس کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔

لیکن پولیس تو بچا سکتی تھی اسے۔۔۔۔۔"ہاں پولیس تو اس کی سننے کی وہ کوئی چھوٹی چھ سال کی بچی نہ تھی جس کی باتیں کسی کے لیے کوئی اہمیت نہ رکھتی ہوں وہ 20 سال کی ہونے والی تھی وہ ایک بالغ لڑکی تھی جو اپنی زندگی کے فیصلے خود لے سکتی تھی۔

oooooooo

ارے یاریہ لوگ جاتے ہی ہمیں ذلیل کروانے کے لیے ہیں۔ پھر سے ہار رہے ہیں۔ جیت تو جیسے اب ہمارے مقدر میں ہی نہیں ہے۔ وہ چاروں بیٹھے تبصرہ کر رہے تھے سامنے ٹی وی پر انڈیا اور پاکستان کا میچ چل رہا تھا۔ جو ان چاروں کو مینی ہارٹ اٹیک دے رہا تھا۔ اتنا جنون وہ بھی کرکٹ کا پری تو دیکھ دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی۔

وہ کبھی اتنا شور مچاتے کہ حد نہیں اور کبھی اس طرح سے بیٹھ جاتے جیسے اداسیاں ان پر ختم ہیں۔

وہ روٹیاں پکاتے ہوئے بار بار ان کے شور مچانے پر باہر آرہی تھی جب کہ آج تو وہ چاروں اتنے مصروف تھے کہ کوئی بھی اس کی مدد نہیں کر رہا تھا۔ ایسے غرق تھے وہ لوگ کرکٹ میں جیسے کبھی باہر ہی نہیں نکلیں گے۔

یار مجھے نا بہت نیگیٹو فیلنگز آرہی ہیں میں نہیں دیکھ رہا شجر نے صوفے سے تکیہ اٹھا کر اپنے چہرے پر رکھا۔ تو پاس بیٹھے ارزک نے زورداراں اس کی کمر پر جھاڑی تھی۔

تو شکل سے منہ سے ہی منحوس ہے۔ تیری منحوسیت کی وجہ سے ہم ہار جائیں گے۔ اچھا خاصا بنایا میچ خود تحفے کے طور پر سجا کر دے رہے ہیں پلیٹ میں۔

کوئی سمجھاؤ ان کو ان کو نہیں چاہیے جیت فی الحال ہمیں ضرورت ہے۔ لیکن نہیں۔ ارزک دکھ کی انتہا پر پہنچ چکا تھا۔

یا اللہ ہمیں کپ نہیں جیتنا ہمیں بس آج کا میچ جیتا دیں کپ پاکستان میں بہت ہیں ہم چائے پی لیں گے۔ تبریز کی دہائی پر پری کی ہنسی نکل گئی تھی۔

کھانا تیار ہے آکر کھا لیجیے۔ اس نے اعلان کیا تھا جبکہ کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی تھی۔

اگر آپ نے ساری رات یہاں بیٹھنا ہے تو بتا دیجیے میں کھانا کھا کے اندر سونے چلی جاؤں۔ کھانا ٹھنڈا ہوتے دیکھ وہ پریشانی سے بولی تھی۔

اور پھر یہ سلسلہ چلتا ہی چلا گیا وہ چار دفعہ ان لوگوں کو کہہ چکی تھی لیکن مجال تھی جو کوئی بھی اس کی بات کو کوئی اہمیت دے رہا ہو۔

یہ کیا طریقہ ہے آپ لوگوں کا کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے اور آپ لوگ۔۔۔۔۔"

بھابھی پلیز یار بعد میں۔۔۔۔۔" وہ تینوں ایک آواز میں بولے تو وہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگی تھی۔ شاید وہ لوگ نوٹ نہیں کر پائے تھے لیکن وہ کافی سختی اور روڈی بیہیو کر گئے تھے۔ ان شارٹ اپنے کرکٹ کا غصہ شاید وہ اس پر اتار چکے تھے۔ اور انہیں احساس تک نہ ہوا تھا لیکن کتنی دیر احساس نہ ہوتا وہیں صوفے پر تھوڑے فاصلے پر بیٹھ کر پری نے زار و قطار رونا شروع کر دیا تھا

اور وہ چاروں بوکھلا گئے تھے۔ جبکہ زارق تو بے قرار سا اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کا یوں رونا اسے بے چین کر گیا تھا۔
 بھا بھی۔۔۔۔۔" ارزک نے پریشانی سے اسے روتے دیکھ کر پکارا تھا۔ جب کہ شجر اور تبریز سمیت زارق بھی پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

مجھے نہیں رہنا یہاں پہ مجھے واپس جانا یہاں میری کوئی قدر ہی نہیں ہے ہر کوئی مجھے ڈانٹتا ہے وہ بھی ان کرکٹرز کی وجہ سے جو جیتنے بھی نہیں ہیں ہر دفعہ ہار کر آتے ہیں۔

ان کی وجہ سے مجھے ڈانٹ رہے تھے مجھ پر غصہ کر رہے ہیں۔۔۔" اتنا روڈ آپ لوگوں کا احساس کر رہی ہوں کھانا لگا گیا تھا ٹھنڈا ہو رہا تھا۔ لیکن مجھے کیا پتہ تھا کہ ان کرکٹرز کی وجہ سے جو کبھی آپ لوگوں کو کوئی خوشی نہیں دیتے آپ مجھے ڈانٹیں گے مجھے یہاں نہیں رہنا ہے۔
 اب انہی کرکٹرز سے کھانے بنوا کر کھانا آپ لوگ۔ میری تو کوئی قدر ہی نہیں ہے وہ غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کر اندر کمرے میں جانے لگی تھی جب تبریز بھاگ کر اس سے لپٹا۔

سوری بھا بھی سوری۔۔۔۔۔" غلطی ہو گئی وہ معافی مانگنے لگا تھا جبکہ شجر اور ارزک بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آچکے تھے۔ کرکٹ کا تو ہوش ہی نہیں رہا تھا۔

آئی ایم ریلی سوری بھا بھی ہمارا دماغ خراب ہو گیا ہے جب یہ میچ لگتے ہیں نا تب ایسے ہی ہماری سٹی گھوم جاتی ہے معاف کر دیجیے۔ آپ کا دل دکھانے کا ہرگز ہمارا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ شجر تو اس کے رونے پر باقاعدہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

ہاں گڑیا معاف کر دو یار ہمیں احساس ہی نہیں ہوا۔ ارزک کان پکڑ کر اس سے سوری بول رہا تھا۔ جب اچانک زارق نے پیچھے سے شور مچاتے ہوئے کہا تھا کہ ایک اور کھلاڑی آؤٹ ہو چکا ہے اور پھر اگلے ہی لمحے ارزک نے سامنے لگی ایل سی ڈی کو اٹھا کر زور سے زمین پر پٹکا تھا جو تھوڑی ہی دیر میں ٹوٹے ٹوٹے ہو چکی تھی۔

یہ آپ نے کیا کر دیا ارزک لالا میں ڈرامہ کیسے دیکھوں گی۔۔۔۔۔؟ پری کو نیا دکھ کھانے لگا تھا۔ اپنے غصے میں وہ اس کا نقصان کر چکے تھے۔
 جب کہ اس نے صبح نئی ایل سی ڈی کا وعدہ کرتے ہوئے آج کے بعد کرکٹ نہ دیکھنے کی قسم کھائی تھی لیکن وہ اس قسم کو کتنے دن تک پورا کرنے والے تھے۔ یہ اسے ڈاننگ ٹیبل پر پتہ چلا تھا جہاں اگلے میچ میں کس طرح سے پاکستان کا ورلڈ کپ میں ٹکے رہنے کا تبصرہ چھڑ چکا تھا۔

اور پھر یہ تبصرہ ختم اس بات پر ہوا تھا کہ "خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو کرکٹ نہیں دیکھتے۔ کم سے کم اس دکھ سے تو آزاد ہیں۔ جو دیکھتے ہیں وہ تو ہر بال اور ہر ہٹ پر منی ہارٹ اٹیک جھیلے ہیں"

یہ سب کچھ مجھے نہیں پتہ لالا بس یہ پتہ ہے کہ صبح 11 بجے میرا ڈرامہ شروع ہونے سے پہلے یہ ٹھیک ہو جانا چاہیے

ورنہ کسی کے لیے بھی اچھا نہیں ہوگا اس نے اعلانیہ کہا تھا۔ جب کہ فی الحال وہ چاروں ہی پاکستان کے ہارنے کا دکھ منا رہے تھے اور بہت برے طریقے سے منا رہے تھے۔

ooooooo

ازبک فون لیے کبھی صوفے پر تو کبھی ٹیبل پر چڑھ رہا تھا لیکن سروس کہیں پہ نہیں آرہی تھی آئرش کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔
خاناں تم ہنسنا بند کرو گی یا اب میں تمہاری ہنسی کو اپنے انداز میں روکوں۔۔۔۔؟ ازبک ٹیبل پر کھڑا موبائل اونچا کیے اسے ہنستے دیکھ کر اگلے ہی لمحے اس کے لبوں کو اپنی دو انگلیوں میں پکڑتے ہوئے اس پر جھکا تھا۔
پیچھے ہٹیں خان انتہائی کوئی بے شرم انسان ہیں اپنی سروس ڈھونڈیں آپ۔۔۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے ہٹاتے ہوئے بولی تھی۔ جب اچانک ہی ازبک نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے لاک کیا تھا۔۔۔"
اس کے ہاتھوں میں اس کا نازک سا چہرہ تھا جس پر اس کی انگلیوں کے نشان پڑ چکے تھے کیونکہ اس نے اس کے لبوں کو کافی سختی سے قید کر رکھا تھا۔

یہ کیا خاناں دن بدن بہت نازک ہوتی جا رہی ہو اتنی نازکی ازبک درانی کی قربت جھیلنے ہوئے کہیں تمہیں مشکل میں نہ ڈال دے۔ وہ اس کے لبوں پر اپنے دانتوں سے ہلکا سا کٹ لگاتا اب کی دفعہ پوری شدت سے چومتے ہوئے موبائل کی طرف متوجہ ہوا تھا۔
اور پھر اگلے ہی لمحے جیسے ہر چیز سے بے نیاز ہوتے ہوئے رائٹ کا میسج سننے لگا تھا۔ جہاں بڑی مشکل سے جانے کون سی سروس نکل کر آئی تھی اور اس کا وائس نوٹ اس تک پہنچ گیا تھا۔
"چھوٹے لالا جلدی سے گھر واپس آ جاؤ تمہارے لیے بہت بڑی خوشخبری ہے۔ اور ہاں تمہارا بڑا لالا تمہیں کوئی دکھ نہیں دے گا کبھی نہیں دے گا۔ تمہارے یار کی طرف سے تمہیں وہ تکلیف نہیں ملے گی جس کے لیے تم اتنے سالوں سے پریشان ہو" اس نے وائس نوٹ سنا تھا پھر الجھ گیا اس نے ہر ممکن کوشش کر ڈالی تھی رائٹ کو فون کرنے کی۔

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdu novelscollection.com

یا ہمارے وائس ایپ گروپ کو جوائن کریں

<https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI>

میرے پاس ایک بہتر اینڈیا ہے خان۔۔۔۔۔" وہ سرخ چہرہ لیے اسے اپنی طرف متوجہ کرنے لگی تھی۔

ہم واپس چلتے ہیں وہاں پر تو سروس ہے نا۔ کوئی بات نہیں ہم پھر کبھی آجائیں گے یہاں آثرہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا جب کہ وہ الجھا ہوا تھا رائک کے لفظوں پر وہ اسے تکلیف نہیں دے گا وہ تو اسے بس ایک ہی تکلیف دینے والا تھا اس کی بہن کو طلاق دے کر تو کیا وہ اپنا فیصلہ بدل چکا تھا۔ وہ سب کچھ جاننا چاہتا تھا پھر آثرہ کے الفاظ پر اسے دیکھنے لگا۔

تم پر میری ہزار خوشیاں قربان میری خاناں۔ میں یہاں تمہیں خوش رکھنے کے لیے آیا ہوں تمہارے ساتھ وقت گزارنے کے لیے آیا ہوں بے شک رائک کی طرف سے دی گئی خوشی میرے لیے بہت بڑی خوشی ہے۔ لیکن اس کے لیے میں تمہاری خوشیاں نظر انداز نہیں کر سکتا۔ کل کو پھر میرے بچوں کو شکایت لگاتی پھر وگی تم کہ تم لوگوں کے باپ نے ٹھیک سے ہنی مون بھی نہیں منانے دیا۔ وہ اس کے گال کھینچتے ہوئے بولا کہ اس کی بات پر وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

بچے۔۔۔۔۔" تو کیا وہ اس ناجائز گند سے اپنی نسل پروان چڑھائے گا۔ وہ تو بس اتنے پر ہی خوش تھی کہ اس نے اپنا رویہ بدل لیا تھا۔ ہاں تو کیا ساری زندگی تمہیں ہنیمون پر لے کر گھومتا رہوں گا۔ بچوں کی فوج نہ صحیح لیکن چار بیٹیاں کافی ہیں میرے لیے وہ آنکھ دبا کر بولا تھا۔ جب کہ وہ بس اسے دیکھے جا رہی تھی۔

بہت زیادہ پنڈ سم لگ رہا ہوں کیا میں وہ جھک کر اس سے پوچھنے لگا تھا جبکہ اس کی آنکھوں میں آثرہ کا دل ڈوب سا گیا۔ لگتا ہے بہت زیادہ پنڈ سم لگ رہا ہوں۔ چلو اسی بات پر ایک ڈیپ رو مینٹک کس بنتا ہے وہ کود کر نیچے آتے ہوئے اس سے کہنے لگا تو آثرہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا اور اس کی گھوریوں کی پرواہ کیے بغیر اب کی دفعہ وہ اس پر اس طرح سے جھکا تھا کہ اس کے ہوش ٹھکانے لگا کر ہی پیچھے ہٹنے کا ارادہ تھا۔

ازبک اس کے بے حد قریب آتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا بے باکی سے اسے کھینچ کر اپنے قریب کر چکا تھا وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ ازبک کی سانسیں وہ اپنے چہرے پر بکھرتے محسوس کر رہی تھی اس کے گال سرخ آنار ہو رہے تھے اس کے ہونٹ بڑی بے باکی سے اس کے ہونٹوں پر رکھے وہ اس کی سانسیں چرا رہا تھا۔ جبکہ آثرہ اس کی شرٹ پر اپنے ہاتھوں کی گرفت بڑھاتی اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی اس کی گہری گرم سانسیں اس کے گلاب کی پنکھڑیوں سے ہونٹوں پر بکھر رہی تھیں۔ ازبک کی طلب بڑھنے لگی تھی وہ ایک جھٹکے سے اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا اپنے بیڈ روم کی طرف لے جانے لگا تھا۔

خان۔۔۔۔۔ ہوٹل والے کاٹج صاف کر رہے ہیں وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ اس وقت کاٹج میں ہوٹل مینجمنٹ کی طرف سے دو ملازموں کو بھیجا گیا تھا کاٹج سروسز کے لیے جبکہ وہ بنا اس کی کسی بھی بات کا اثر لیے اسے یوں ہی اپنے کندھے پہ اٹھائے بیڈ روم میں لے آیا تھا۔ تو میں کیا کروں ملازم ہیں تو کیا اپنی بیوی کے پاس نہیں آسکتا میں وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا شرٹ کو پیچھے پھینکتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگا تھا۔

اچھا لگتا ہے اس طرح ملازموں کے سامنے یہ سب کچھ کرتے۔۔۔۔۔" وہ سمجھاتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی تھی ایسا بے باک اور بے شرم انسان تو شاید صدیوں میں پیدا ہوتا تھا۔

خاناں وہ میرے ملازم ہیں میں ان کا ملازم نہیں ہوں جو ان کے اچھے یا برے لگنے کا خیال کروں گا اس کی گردن سے دوپٹہ نکال کر پیچھے پھینکتے ہوئے اب کی دفعہ وہ اس کے ہاتھوں کو دبوچتے بیڈ پر اس کے ساتھ گرا تھا۔

تھوڑا صبر کر لیں رات بھی تو آنی ہی ہے نا وہ اپنی گردن پر اس کے دانتوں کی چبن محسوس کرتے سسکی تھی۔

کیا فی الحال فضول بکو اس چھوڑ کر صرف مجھے سوچ سکتی ہو اس وقت مجھے تمہارے لبوں سے کسی ملازم کی سوچیں یا پھر باتیں سننے میں انٹرسٹ نہیں ہے۔ اگر تم نے کچھ کہنا ہی ہے تو اپنے خان کا نام لو۔ اس کی ہر شدت پر ہر بے باکی پر اسی کو سوچو اسے اپنا جنگلی بلی والا روپ دکھایا کرو۔

اپنے کندھوں پر تمہارے ناخنوں کی جلن "بھی سکون دیتی ہے تمہارے خان کو، وہ اس کے ابائی لب کو شدت سے چومتے ہوئے اپنی سانسوں کو اس کی سانسوں سے مہکاتے ہوئے اپنی پیاس بجھا رہا تھا اس کے جنونی لمس پر آثرہ تڑپ اٹھی تھی۔

آج اس کا انداز روز کی بانسبت بہت الگ تھا شاید آج آثرہ نے اپنے خان کو غصہ دلا دیا تھا۔

آج کے بعد جب میں تمہارے پاس آؤں تو مجھے ٹوکنا مت روکنا مت میں دن میں تمہیں اپنی چاہتوں سے گلنار کروں

یا رات میں اپنی شدتوں سے بے حال کروں تمہارا فرض ہے صرف اور صرف مجھے میرا حق دینا۔ وہ اپنی آنکھوں میں عجیب سا نشہ لیے اسے وارن کر رہا تھا جب کہ اپنے بالوں پر اس کے ہاتھوں کی گرفت سخت ہوتی محسوس کر کے وہ اس کی قربت میں قطرہ قطرہ جلنے لگی تھی۔

اس کی بڑھتی ہوئی شدتوں نے اس کا برا حال کر دیا تھا وہ بری طرح سے اس کی باہوں میں تڑپ اٹھی تھی اس کی شدتیں سہنے کی جیسے طاقت ہی ختم ہو گئی تھی آج ازبک پر یقیناً کوئی جن سوار تھا۔

ازبک نے ہلکے سے مسکرا کر اس کے یوں سسکنے پر اس کی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا تھا۔

خان آپ کی آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں۔ کچھ چلا گیا ہے کیا آپ کی آنکھوں میں وہ بے چینی سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے اس سے سوال کرنے لگی تو وہ دلکشی سے مسکرا دیا تھا۔

ازبک درانی اپنی خاناں کے نشے کا عادی ہو گیا ہے جب یہ نشہ رگ رگ میں اترتا ہے ناتب ایسے ہی حاوی ہو جاتا ہے۔ آنکھوں پر بھی اور روح پر بھی۔ آثرہ درانی مجھے تمہارے نشے کی عادت ہوتی چلی جا رہی ہے اب اگر مجھے میرا نشہ وقت پر نہ ملانا تو میں دنیا کو آگ لگا دوں گا۔ اس کے وجود کو اپنی جان لیوا جلستی قربت سے خاکسار کرتے ہوئے وہ اس پر اس کی اہمیت واضح کرنے لگا تھا ہاں وہ اسے صاف الفاظ میں بتانے لگا تھا کہ اب وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔
اور آثرہ اسے یہ سمجھانا چاہتی تھی کہ اس کی جان لیوا قربت میں رہنا اس کے لیے آسان نہیں تھا۔

ooooooo

مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.urdunovelscollection.com

یا ہمارے واٹس ایپ گروپ کو جوائن کریں

[https://chat.whatsapp.com/
FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI](https://chat.whatsapp.com/FJ9nzxM1Xb0HzuRPJTjZJI)